خمینی اپنی کتاب حکومۃ اسلامیہ میں لکھتا ہے

اماموں کا رتبہ ہر نبی اور ہر فرشتے سے بلند ہے (نعوذ باللہ)۔ ﴿حکومت اسلامیہ، ص ۵۲۔ طبع ایران﴾

عدم امكان تشكيل تلك الحكومة ، فالولاية لا تسقط ، لان الفقهاء قد ولاهم الله ، فيجب على الفقيه ان يعمل بموجب ولايته قدر المستطاع ، فعليه ان يأخذ الزكاة والخمس والخراج والجزية ان استطاع ، لينفق كل ذلك في مصالح المسلمين وعليه ان استطاع ان يقيم حدود الله • وليس العجز المؤقت عن تشكيل الحكومة القوية المتكاملة يعني بأي وجه ان ننزوي بل ان التصدي لحوائج المسلمين ، وتطبيق ما تيسر تطبيقه فيهم من الاحكام ، كل ذلك واجب بالقدر المستطاع •

الولايـة التكوينيـة :

وثبوت الولاية والحاكمية للامام (ع) لا تعني تجرده عن منزلته التي هي له عند الله ، ولا تجعله مثل من عداه من الحكام • فان للامام مقاما محمودا ودرجة سامية وخلافة تكوينية تخضع لولايتها وسيطرتها جميع ذرات هذا الكون • وان من ضروريات مذهبنا ان لائمتنا مقاما لا يبلغه ملك مقرب ، ولا نبي مرسل • وبموجب ما لدينا من الروايات والاحاديث فان الرسول الاعظم (ص) والائمة (ع) كانوا قبل هذا العالم انوارا فجعلهم الله بعرشه محدقين ، وجعل لهم من المنزلة والزلفى ما لا يعلمه الا الله • وقد قال جبرئيل ـ كما ورد في روايات المعراج ـ : لو دنوت انملة لاحترقت • وقد ورد عنهم (ع) : ان لنا مع الله حالات لا يسعها ملك مقرب ولا نبي مرسل • ومثل هذه المنزلة

الحركة الاسلامية في ايران



الحكومة الاسلامية

المرجع الديني الأعلى

الامام المجاهد السيد روح الله الخميني

کر رہا ہے۔

اسلام کی پیروی، قرآن سے وسیلہ جوئی اور عترت سے وابستگی ہمارے لئے قابلِ فخر ہے

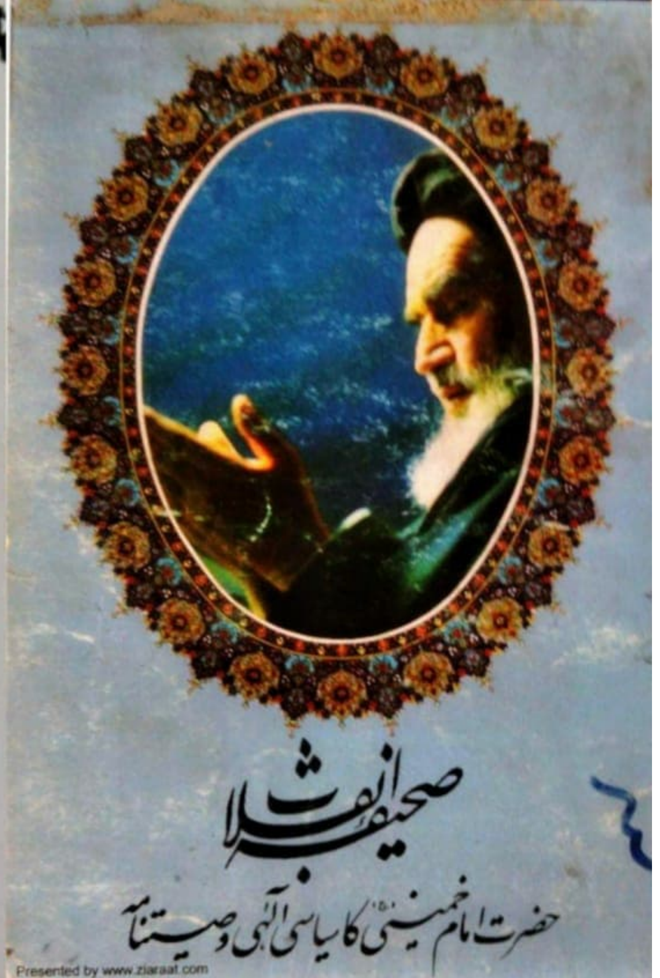
ہمیں اور ہماری قوم کو فخر ہے جو سرتاپا اسلام اور قرآن سے وابستہ ہے کہ وہ ایک ایسے مذہب کی پیرو ہے جو یہ چاہتا ہے کہ ان حقائق قرآنی کو جو سراسر وحدتِ مسلمین بلکہ وحدتِ انسانیت کے علمبردار ہیں، مقبروں اور قبرستانوں سے نجات دے کر انسانیت کے عظیم ترین نجات دہندہ کی حیثیت سے، اُسے اُن تمام بندشوں سے رہائی دلائے جو اس کے ہاتھ پاؤں اور قلب و عقل پر مسلط ہیں اور اسے فنا، نیستی، غلامی اور طاغوتیوں کی بندگی کی طرف کھینچے لئے جاتی ہیں۔ ہمیں فخر ہے کہ ہم ایسے مذہب کے پیرو ہیں جس کی بنیاد خدا کے حکم پر رسول کریمؐ نے رکھی تھی اور امیرالمومنین علی ابن ابی طالب (ع) جیسا تمام قیود سے آزاد بندۂ خدا، انسانوں کو تمام زنجیروں اور غلامیوں سے رہائی دلانے پر مامور ہے۔

ہمیں فخر ہے کہ کتاب نہج البلاغہ جو قرآن کے بعد مادی و روحانی زندگی کا عظیم ترین دستور، انسانیت کو آزادی عطا کرنے والی بلند ترین کتاب ہے اور جس کے روحانی اور حکومتی احکام سب سے بڑی راہِ نجات ہیں وہ ہمارے امامِ معصومؑ کا کلام ہے۔

ہمیں فخر ہے کہ تمام ائمہ معصومین حضرت علی ابن ابی طالب (ع) سے لے کر انسانیت کے نجات دہندہ حضرت مہدی صاحب الزمان علیہم الاف التحیۃ والسلام تک جو قادرِ مطلق کی قدرت سے زندہ اور ہمارے تمام امور کے شاہد ہیں، ہمارے امام ہیں۔

ہمیں فخر ہے کہ زندگی بخش دعائیں جنہیں "قرآن صاعد" (آسمان کی طرف اُٹھنے والا قرآن) کہتے ہیں، ہمارے ائمہ معصومینؑ کی ہیں۔ ائمہ کی "مناجات شعبانیہ"، حضرت حسین بن علی علیہما السلام کی "دعائے عرفات"، "صحیفۂ سجادیہ" جو آل محمدؐ کی زبور ہے اور "صحیفۂ فاطمیہ" جو حضرت زہراؑ مرضیہ (ع) پر خدا کی طرف سے القاء اور الہام شدہ ہے، یہ سب ہماری ہیں اور ہمارے لئے باعثِ افتخار ہیں۔

ہمیں فخر ہے کہ باقر العلومؑ ہمارے ہیں جو تاریخ کی عظیم ترین شخصیت ہیں اور خدا، رسول محمد



حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت فاطمۃ الزہراؓ پر نازل ہونے والا "صحیفہ فاطمیہ" نامی نیا قرآن ہمارے لیے باعثِ افتخار ہے۔ خمینی کی وصیت

خمینی ملعون و مردود بھونکتا ہے کہ عائشہ زبیر طلحہ اور معاویہ کتوں اور خنزیروں سے زیادہ ناپاک ہیں،
(معاذاللہ ثم معاذاللہ نقل کفر کفر نباشد)

كتاب الطهارة

المجلد الثالث

موسیٰ سید

تأليف

الفقيه المحقق آية الله العظمى

الإمام الخميني

مؤسسة تنظيم ونشر آثار الإمام الخميني

ثمّ إنّ المتيقّن من الإجماع هو كفر النواصب والخوارج؛ أي الطائفتين المعروفتين، وهم الذين نصبوا للأئمّة عليهم السلام أو لأحدهم بعنوان التديّن به؛ وأنّ ذلك وظيفة دينيّة لهم، أو خرجوا على أحدهم كذلك، كالخوارج المعروفة.

والظاهر أنّ «الناصب» الوارد في الروايات -كموثّقة ابن أبي يعفور المتقدّمة- أيضاً يراد به ذلك؛ فإنّ النواصب كانوا طائفة معهودة في تلك الأعصار، كما يظهر من الموثّقة أيضاً، حيث نهي فيها عن الاغتسال في غسالة الحمّام التي يغتسل فيها الطوائف الثلاث والناصب، وليس المراد منه المعنى الاشتقاقي الصادق على كلّ من نصب بأيّ عنوان كان، بل المراد هو الطائفة المعروفة، وهم النصّاب الذين كانوا يتديّنون بالنصب، ولعلّهم من شعب الخوارج.

طهارة الناصب والخارج لغرض دنيوي ونحوه

وأمّا سائر الطوائف من النصّاب بل الخوارج، فلا دليل على نجاستهم وإن

وأمّا سائر الطوائف من النصّاب بل الخوارج، فلا دليل على نجاستهم وإن كانوا أشدّ عذاباً من الكفّار، فلو خرج سلطان على أمير المؤمنين عليه السلام لا بعنوان التديّن، بل للمعارضة في الملك، أو غرض آخر، كعائشة والزبير وطلحة ومعاوية وأشباههم، أو نصب أحد عداوة له أو لأحد من الأئمّة عليهم السلام لا بعنوان التديّن، بل لعداوة قريش، أو بني هاشم، أو العرب، أو لأجل كونه قاتل ولده أو أبيه، أو غير ذلك، لا يوجب -ظاهراً- شيء منها نجاسة ظاهريّة وإن كانوا أخبث من الكلاب والخنازير؛ لعدم دليل من إجماع أو أخبار عليه.

الله عليه وآله وسلم -كأصحاب الجمل وصفّين وأهل الشام وكثير من أهالي الحرمين الشريفين- كانوا مبغضين لأمير المؤمنين وأهل بيته الطاهرين صلوات الله عليهم وتجاهروا فيه، ولم ينقل مجانبة أمير المؤمنين وأولاده المعصومين عليهم السلام وشيعته

ملت جعفریہ کا عقیدہ ابو جہل اور عمار بن یاسر دونوں کافر تھے

شیعہ مفسر فیض کاشانی اپنی تفسیر کی کتاب تفسیر الصافی میں قرآن کی ایک سورہ انعام کی آیت كَذَٰلِكَ زُيِّنَ لِلْكَافِرِينَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ (۱۲۲) کی تفسیر میں لکھتا ہے کہ امام باقرؒ نے فرمایا کہ یہ آیت عمار بن یاسر اور ابو جہل کے لیے نازل ہوئی تھی

الظلمات يعني ولاية غير الأئمة عليهم السلام .

وفي الكافي عن الصادق عليه السلام في حديث قال الله تعالى يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ فالحيّ المؤمن الذي يخرج طينته من طينة الكافر والميّت الذي يخرج من الحيّ هو الكافر الذي يخرج من طينة المؤمن فالحي المؤمن والميّت الكافر وذلك قوله عزّ وجلّ أو من كان ميتاً فأحييناه فكان موته اختلاط طينته مع طينة الكافر وكان حيوته حين فرق الله بينهما بكلمته كذلك يخرج الله عزّ وجلّ المؤمن في الميلاد من الظلمة بعد دخوله فيها إلى النور ويخرج الكافر من النور الى الظلمة بعد دخوله الى النور وذلك قوله عزّ وجلّ لينذر من كان حيّاً وَيَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَى الْكَافِرِينَ كَذَٰلِكَ زُيِّنَ لِلْكَافِرِينَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ .

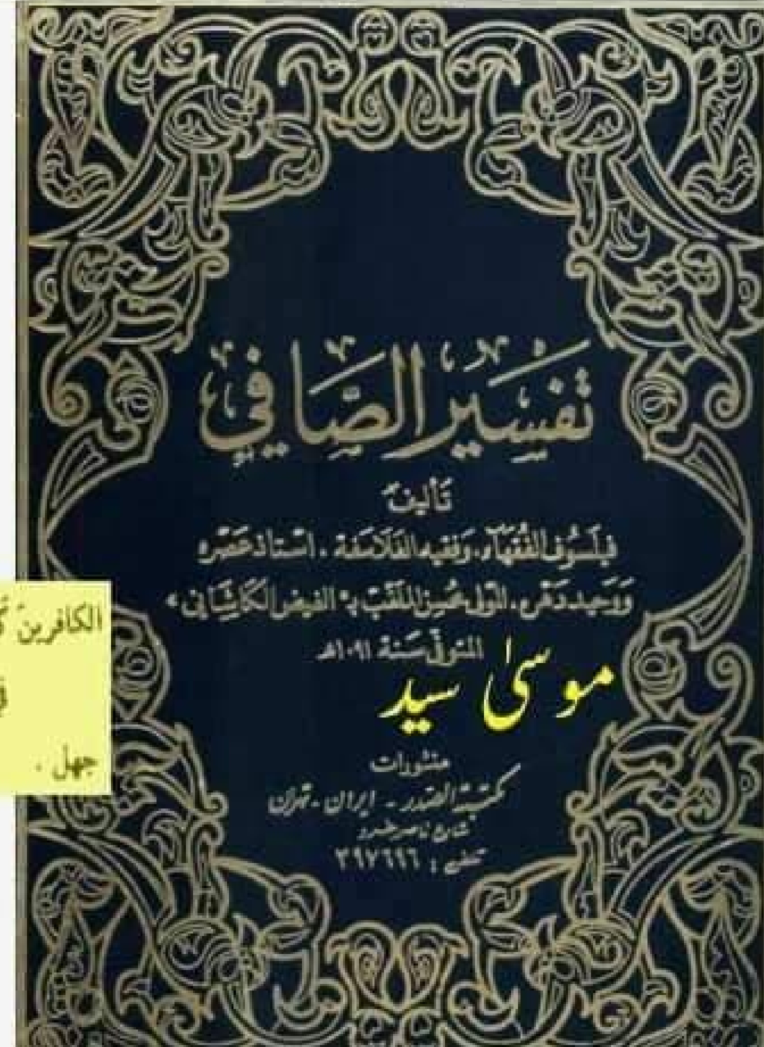
في الجمع عن الباقر عليه السلام أنّ الآية نزلت في عمّار بن ياسر وأبي جهل .

(١٢٣) وَكَذَٰلِكَ جَعَلْنَا فِي كُلِّ قَرْيَةٍ أَكَابِرَ مُجْرِمِيهَا لِيَمْكُرُوا فِيهَا أي كما ...

الكافرين كَذَٰلِكَ زُيِّنَ لِلْكَافِرِينَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ .

في الجمع عن الباقر عليه السلام أنّ الآية نزلت في عمّار بن ياسر وأبي جهل .

يأتينا وحي كما يأتيه فنزلت ونحوه قوله عزّ وجلّ بل يريد كل امرىء منهم أن يؤتى



٢٨٩ - الحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الأَشْعَرِيُّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ غَزْوَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بُنَانٍ، عَنْ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قَالَ أَبِي يَوْماً وَعِنْدَهُ أَصْحَابُهُ: مَنْ مِنْكُمْ تَطِيبُ نَفْسُهُ أَنْ يَأْخُذَ جَمْرَةً فِي كَفِّهِ فَيُمْسِكَهَا حَتَّى تَطْفَأَ؟ قَالَ فَكَاعَ النَّاسُ كُلُّهُمْ وَنَكَلُوا، فَقُمْتُ وَقُلْتُ: يَا أَبَهْ أَتَأْمُرُ أَنْ أَفْعَلَ؟ فَقَالَ: لَيْسَ إِيَّاكَ عَنَيْتُ، إِنَّمَا أَنْتَ مِنِّي وَأَنَا مِنْكَ، بَلْ إِيَّاهُمْ أَرَدْتُ، قَالَ: وَكَرَّرَهَا ثَلَاثاً، ثُمَّ قَالَ: مَا أَكْثَرَ الْوَصْفَ وَأَقَلَّ الْفِعْلَ، إِنَّ أَهْلَ الْفِعْلِ قَلِيلٌ إِنَّ أَهْلَ الْفِعْلِ قَلِيلٌ، أَلَا وَإِنَّا لَنَعْرِفُ أَهْلَ الْفِعْلِ وَالْوَصْفِ مَعاً، وَمَا كَانَ هَذَا مِنَّا تَعَامِياً عَلَيْكُمْ بَلْ لِنَبْلُوَ أَخْبَارَكُمْ وَنَكْتُبَ آثَارَكُمْ، فَقَالَ: وَاللَّهِ لَكَأَنَّمَا مَادَتْ بِهِمُ الأَرْضُ حَيَاءً مِمَّا قَالَ: حَتَّى إِنِّي لَأَنْظُرُ إِلَى الرَّجُلِ مِنْهُمْ يَرْفَضُّ عَرَقاً مَا يَرْفَعُ عَيْنَيْهِ مِنَ الأَرْضِ، فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ مِنْهُمْ قَالَ: رَحِمَكُمُ اللَّهُ، فَمَا أَرَدْتُ إِلَّا خَيْراً، إِنَّ الْجَنَّةَ دَرَجَاتٌ، فَدَرَجَةُ أَهْلِ الْفِعْلِ لَا يُدْرِكُهَا أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ الْقَوْلِ، وَدَرَجَةُ أَهْلِ الْقَوْلِ لَا يُدْرِكُهَا غَيْرُهُمْ، قَالَ: فَوَاللَّهِ لَكَأَنَّمَا نَشِطُوا مِنْ عِقَالٍ.

٢٩٠ - وَبِهَذَا الإِسْنَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الصُّوفِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ بَكْرٍ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: قَالَ لِي أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام: لَوْ مَيَّزْتُ شِيعَتِي لَمْ أَجِدْهُمْ إِلَّا وَاصِفَةً، وَلَوِ امْتَحَنْتُهُمْ لَمَا وَجَدْتُهُمْ إِلَّا مُرْتَدِّينَ، وَلَوْ تَمَحَّصْتُهُمْ لَمَا خَلَصَ مِنَ الأَلْفِ وَاحِدٌ، وَلَوْ غَرْبَلْتُهُمْ غَرْبَلَةً لَمْ يَبْقَ مِنْهُمْ إِلَّا مَا كَانَ لِي، إِنَّهُمْ طَالَ مَا اتَّكَوْا عَلَى الأَرَائِكِ فَقَالُوا: نَحْنُ شِيعَةُ عَلِيٍّ، إِنَّمَا شِيعَةُ عَلِيٍّ مَنْ صَدَّقَ قَوْلَهُ فِعْلُهُ.

شیعہ کتاب اصول کافی میں روایت ہے کہ سیدنا علیؓ نے فرمایا

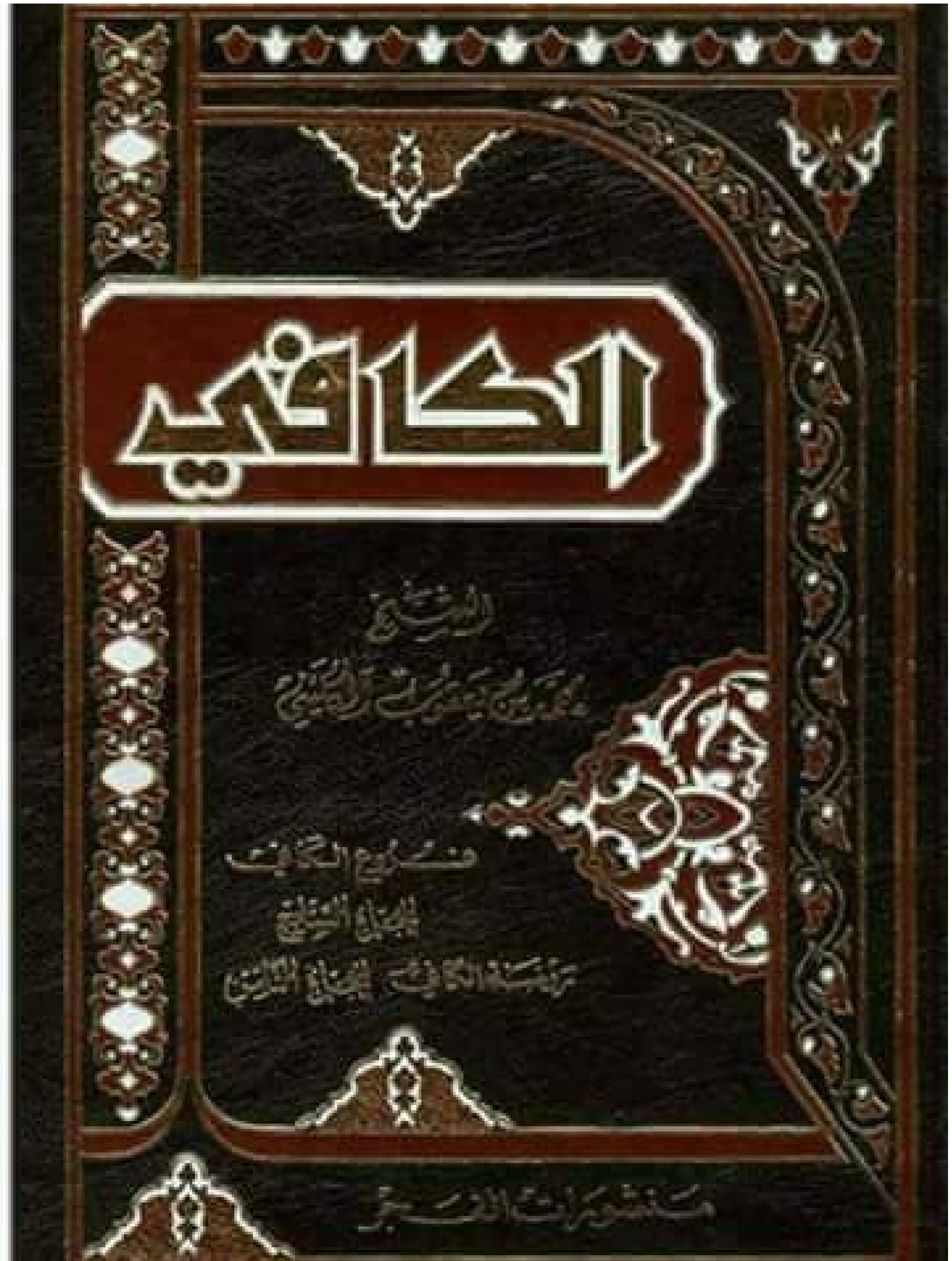
"اگر میں اپنے شیعہ کو دیگر لوگوں سے الگ کروں تو میں انہیں صرف باتیں بنانے والا پاؤں گا،

اگر میں ان کا امتحان لوں تو یہ مرتد نکلیں گے،

اور اگر میں نے ان کا جائزہ لیا تو ہزار میں سے صرف ایک شخص نکلے گا،

اور اگر میں نے انہیں قتل کرنا شروع کر دیا تو صرف میرے افراد ہی بچیں گے۔

بیشک یہ مسندوں پر بیٹھ کر نعرے مارتے ہیں کہ ہم شیعان علی ہیں۔"



خمینی کی اللہ تعالیٰ کی شان میں بدترین توہین

خمینی اپنی کتاب کشف اسرار میں لکھتا ہے کہ ہم ایسے خدا کی پرستش کرتے ہیں اور اسی کو مانتے ہیں جس کے سارے کام عقل و حکمت کے مطابق ہوں ہم ایسے خدا کو نہیں مانتے جو خدا پرستی اور عدالت و دینداری کی ایک عالی شان عمارت تیار کرائے اور خود ہی اس کی بربادی کی کوشش کرے اور یزید، معاویہؓ، عثمانؓ جیسے ظالموں بدقماشوں کو امارات اور حکومت سپرد کردے

کشف اسرار صفحہ نمبر ۱۰۲

«۱۰۷»

اگراین حکومت وآئین بود ونبودش یکسان بود چرا پیغمبر فرستادی ویك کتاب
باآنهمه تشریفات نازل کردی البته خدای جهان را ازبی ارج شمردن عدالت وتوحید
برای بعدازپیغمبر باید دستوری برای استوار بودن این
کلیف ومملکت وآئین را دستخوش اغراض یك مشت
نکند پیغمبری که برای رفتن مستراح وخلوت کردن با
ندین حکم خدائی وفرمان آسمانی آورده وبرای هیچ
مگر اینکه تکلیف معین کرده اگر برای یك همچو موضوعی
که بقاء اساس دعوت ونبوت براواست واستوار ماندن پایه های توحید وعدالت پیوند
باواست هیچ کلمه درتمام عمر نگوید ودین وآئین الهی را دستخوش اغراض مشتی
جاولچی هرزه کند که پس ازمردنش برای ریاست چند روزه خود آنهمه کارها که
همه میدانید ودر کتابهای سنی وشیعه وتواریخ جهان ذکر شده کنند چنین پیغمبری
را دانشمندان جهان مورد اعتراض ونکوهش قراردهند واورا پیغمبری وعدل و
داد نشناسند پیغمبریکه میگوید کسی که بدون وصیت بمیرد مثل کسی استکه در
زمان جاهلیت مرده یعنی مثل کافر مرده وبرای وصیت خدا باوامر میکند وآیات
قرآن فرومیفرستد دریك همچو کاری که مهمترین اموراست وبرای وصیت ازهر
چیز اولی ودینارمند تر است اگر هیچ کلمهٔ نگوید وخود بقول خدا وخود عمل نکند
برای چنین پیغمبر چه ارج میتوان قائل شد ماخدائیرا پرستش میکنیم ومیشناسیم
که کارهایش براساس خرد پایدار وبخلاف گفته های عقل هیچ کاری نکند نه آنخدائی
که بنائی مرتفع ازخداپرستی وعدالت ودینداری بنا کند وخود بخرابی آن بکوشد
و یزید ومعاویه وعثمان وازاین قبیل چپاولچی های دیگر را بمردم امارت دهد و
تکلیف ملت را پس ازپیغمبر خود برای همیشه معین نکند تادر تأسیس بنای جوروستمکاری کمك کار نباشد

یك رئیس خانه که پنجاه نفر کارمند دارد یك سرپرست عائله که ده نفر افراد

برای چنین پیغمبر چه ارج میتوان قائل شد ماخدائیرا پرستش میکنیم ومیشناسیم
که کارهایش براساس خرد پایدار وبخلاف گفته های عقل هیچ کاری نکند نه آنخدائی
که بنائی مرتفع ازخداپرستی وعدالت ودینداری بنا کند وخود بخرابی آن بکوشد
و یزید ومعاویه وعثمان وازاین قبیل چپاولچی های دیگر را بمردم امارت دهد و

کشف اسرار

محمد عمیر

Efiha.co.uk

ته آیت الله خم

مسلمان شیعوں کے بارہویں امام پر کیوں لعنت کرتے ہیں

یہ میرے جد بزرگ رسول ﷺ کی قبر ہے لوگ کہیں گے ہاں اے محمد و آلِ محمد حضرت پھر فرمائیں گے یہ کون ہیں جو اُن کے پاس دفن کئے گئے ہیں لوگ کہیں گے کہ اُن کے مصاحب اور ہمخواب **خلیفہ اول و دوم** ہیں حضرت لوگوں کے سامنے مصلحتہً پوچھیں گے کے اول کون ہیں اور دوم کون ہیں اور کس سبب سے تمام خلائق میں سے اِن کو میرے جد کے پاس دفن کیا گیا ممکن ہے کوئی دوسرے ہوں جو اِس جگہ دفن کئے گئے ہوں لوگ کہیں گے اے محمد و آلِ محمد اُن کے سوا کوئی اِس جگہ نہیں دفن ہوا ہے اُن کو اس لیے اِس جگہ دفن کیا گیا کہ رسول ﷺ کے خلیفہ اور اُن کی بیویوں کے باپ تھے۔۔۔۔۔ پھر تین روز کے بعد حکم دیں گے دیوار کو توڑ دو اور دونوں کو قبر سے باہر نکالو غرض دونوں کو تازہ بدن کے ساتھ اِسی شکل و صورت سے جو رکھتے ہوں گے باہر نکالیں گے پھر حضرت فرمائیں گے اُن کے کفن علیحدہ کر دیئے جائیں تو اُن کے کفن کھینچ لیے جائیں گے پھر اُن کو ایک خشک درخت پر لٹکا دیں گے اِس وقت اِمتحان خلق کے لیے وہ درخت سبز ہو جائے گا

ملا باقر مجلسی حق الیقین جلد 2 صفحہ 34

وہ اپنے جدِ بزرگوار کی قبر کے پاس پہنچیں گے تو کہیں گے اے لوگو! یہ میرے جدِ بزرگوار رسولِ خدا کی قبر ہے۔ لوگ کہیں گے کہ ہاں اے مہدیٔ آلِ محمدؐ۔ حضرت پھر فرمائیں گے کہ یہ کون ہیں جو اُن کے پاس دفن کئے گئے ہیں۔ لوگ کہیں گے کہ ان کے مصاحب اور ہمخواب خلیفہ اوّل و دوم ہیں۔ حضرت لوگوں کے سامنے مصلحتہً پوچھیں گے کہ اوّل کون ہیں اور دوم کون ہیں اور کس سبب سے تمام خلائق میں سے ان کو میرے جد کے پاس دفن کیا گیا۔ ممکن ہے کوئی دوسرے ہوں جو اس جگہ دفن کئے گئے ہوں۔ لوگ کہیں گے کہ اے مہدیٔ آلِ محمدؐ ان کے سوا کوئی اس جگہ نہیں دفن ہوا ہے۔ ان کو اس لیے اس جگہ دفن کیا گیا ہے کہ رسولِ خداؐ کے خلیفہ اور ان کی بیویوں کے باپ تھے۔ تو حضرت فرمائیں گے کیا کوئی ہے جو اگر ان کو دیکھے تو پہچان لے، لوگ کہیں گے کہ ہاں ہم ان کے اوصاف سے پہچان لیں گے۔ پھر حضرت فرمائیں گے کہ آیا کوئی ہے جس کو کچھ شک ہو کہ وہ اسی جگہ دفن ہوئے ہیں۔ لوگ کہیں گے کہ نہیں کسی کو اس میں شک نہیں۔ پھر تین روز کے بعد حکم دیں گے کہ دیوار کو توڑ دو (اور دونوں کو قبر سے باہر نکالو۔ غرض دونوں کو تازہ بدن کے ساتھ اسی شکل و صورت سے جو رکھتے ہوں گے باہر نکالیں گے۔ پھر حضرت فرمائیں گے کہ ان کے کفن علیحدہ کر دیئے جائیں تو ان کے کفن کھینچ لیے جائیں گے۔ پھر ان کو ایک خشک درخت پر لٹکا دیں گے۔ اس وقت امتحانِ خلق کے لیے وہ درخت سبز ہو جائے گا۔ اس میں شاخیں بلند ہوں گی پتیاں نکل آئیں گی۔ اس وقت وہ گروہ جو ان کی محبت رکھتا تھا کہے گا کہ یہ ہے خدا کی قسم شرف و بزرگی اور ہم ان کی محبت میں کامیاب ہوئے۔ جب یہ خبر منتشر ہوگی تو جس کے دل میں [illegible] کے برابر ان کی محبت ہوگی وہاں حاضر ہوگا۔ اس وقت حضرت قائمؑ کا منادی ندا دے گا کہ جو شخص [illegible]

حق الیقین

در اعتقادات و معارف اسلامی

باتصحیح و استخراج منابع

علامہ محمد باقر مجلسیؒ

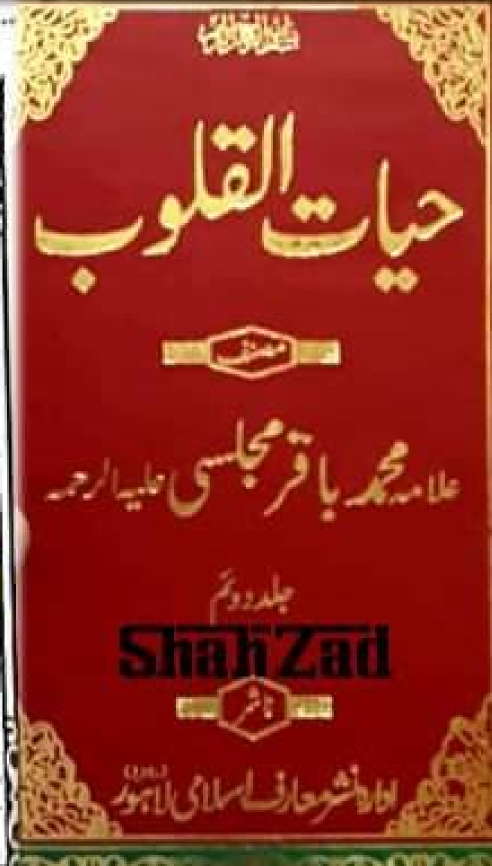
مسلمان شیعوں کے بارہویں امام پر کیوں لعنت کرتے ہیں

اور ابن بابویہ اور برقی نے بسند معتبر امام باقرؑ سے روایت کی ہے کہ جب حضرت قائم آلِ محمد ظاہر ہوں گے تو وہ عائشہ کو زندہ کریں گے اور اُن پر حد جاری کریں گے اور جناب فاطمہؑ کا انتقام لیں گے

ملا باقر مجلسی حیات القلوب جلد 2 صفحہ 901، بحار الانوار جلد 12 صفحہ 626، حق الیقین جلد 2 صفحہ 18

شیخ طوسی و سید ابن طاؤس نے بسند معتبر حضرت امیرالمومنینؑ سے روایت کی ہے۔ وہ حضرتؑ فرماتے ہیں کہ ایک روز میں جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ ابوبکرؓ و عمرؓ وہاں موجود تھے۔ میں بھی آنحضرتؐ کے اور عائشہ کے درمیان بیٹھ گیا۔ عائشہ نے کہا میری اور آنحضرتؐ کی گود کے سوا کہیں اور جگہ نہ تھی۔ حضرتؐ نے فرمایا خاموش اے عائشہ علیؑ کے بارے میں مجھے اذیت مت دو۔ بے شبہ وہ آخرت میں میرا بھائی ہے اور مومنوں کا امیر ہے۔ حق تعالیٰ اس کو روز قیامت صراط پر بٹھائے گا اور وہ اپنے دوستوں کو بہشت میں اور دشمنوں کو دوزخ میں داخل کریں گے۔

ابن بابویہ نے بسند معتبر حضرت صادقؑ سے روایت کی ہے کہ تین اشخاص ہیں جنہوں نے جناب رسولِ خدا پر جھوٹ بہت باندھا ہے۔ ابوہریرہ، انس بن مالک اور عائشہ۔ اور ابن بابویہ اور برقی نے بسند معتبر حضرت امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہے کہ جب حضرت قائم آلِ محمدؐ ظاہر ہوں گے تو وہ عائشہ کو زندہ کریں گے اور اُن پر حد جاری کریں گے اور جناب فاطمہؑ کا انتقام لیں گے۔ راوی نے پوچھا میں آپ پر فدا ہوں اُن پر کس سبب سے حد جاری کریں گے۔ امامؑ نے فرمایا کہ مادرِ ابراہیمؑ پر جو افترا کی تھی۔ راوی نے پوچھا کہ خود آنحضرتؐ نے اُن پر کیوں نہ حد جاری فرمائی اور خدا نے قائم آلِ محمدؐ تک ملتوی کیا۔ حضرتؑ نے فرمایا اس لیے کہ حق تعالیٰ نے آنحضرتؐ کو رحمت بنا کر بھیجا ہے اور حضرت قائم المنتظرؑ کو انتقام لینے کے لیے بھیجے گا۔



شیعوں کا امام مہدی ظاہر ہونے کے بعد حضرت عائشہؓ پر زنا کی حد جاری کریں گا (معاذ اللہ)

امام باقرؒ فرماتے ہیں کہ جب ہمارے قائم امام مہدی ظاہر ہوں گے تو حضرت عائشہؓ کو زندہ کریں گئے تا کہ ان پر زنا کی حد جاری کریں اور حضرت فاطمہؓ کا ان سے انتقال لیں سکیں

حق الیقین ص ۵۵۳

وایضاً شیخ کشی روایت کرده است از داود رقّی که گفت: به خدمت حضرت امام جعفر صادق علیه السلام عرض کردم که: من پیر شده‌ام و استخوانهایم باریک شده است و می‌خواهم ختم اعمال من به آن باشد که در راه شما کشته شوم. حضرت فرمود که: چاره‌ای از این نیست، اگر در این وقت نشود در رجعت خواهد شد[1].

وشیخ حسن بن سلیمان از کتاب خطب امیرالمؤمنین علیه السلام خطبه‌ای طولانی از آن حضرت روایت کرده است و در عرض آن خطبه فرموده که: ضبط نمی‌کند احادیث ما را مگر قلعه‌های حصین یا سینه‌های امین یا عقلهای متین رزین. پس فرمود: ای عجب و کلّ عجب از آنچه واقع خواهد شد در میان ماه جمادی و رجب، پس مردی از شرطة الخمیس پرسید که: این چه تعجب است که مکرر می‌فرمائید؟ حضرت فرمود: چون تعجب نکنم از آنکه مرده‌ای چند زنده خواهند شد و شمشیر بر سر زنده‌ها خواهند زد؟ و به حقّ ...

... قبرها[3].

وابن بابویه در علل الشرایع روایت کرده است از حضرت امام محمد باقر علیه السلام که: چون قائم ما ظاهر شود عایشه را زنده کند تا بر او حد بزند و انتقام فاطمه را از او بکشد[4].

وابن بابویه در علل الشرایع روایت کرده است از حضرت امام محمد باقر علیه السلام که: چون قائم ما ظاهر شود عایشه را زنده کند تا بر او حد بزند و انتقام فاطمه را از او بکشد[4].

وشیخ مفید در ارشاد از حضرت امام جعفر صادق علیه السلام روایت کرده است که: چون

۱. رجال کشی ۴۰۷.
۲. مختصر بصائر الدرجات ۱۹۸.
۳. سورهٔ ممتحنه: ۱۳.

حق الیقین

علامہ محمد باقر مجلسیؒ

محمد عمیر

تبلیغ رسالت میں جبرائیلؑ غلطی کھا کر حضرت علیؓ کی بجائے حضورؐ کے پاس آ گئے

ملا باقر مجلسی اپنی کتاب تذکرہ الائمہ میں لکھتا کہ خدا نے جبرئیلؑ کو علیؓ کی طرف بھیجا وہ غلطی سے محمدؐ کی طرف چلے گے خدا نبیؐ، فاطمہؓ، حسنؓ، حسینؓ میں اتر آیا اور علیؓ اللہ ہے (العیاذ باللہ)

وگفت در حنب فضیلت و بزرگواری او هجو استو اسامی تحمل شیهان
را، آن حضرت بودند و صاحبان سر و از جمله مریدان کامل و بندگان است آ
لایت نشان هفده کمر بسته میگویند. سلمان فارسی ابوذر غفاری مقداد بن اسود
عمار یاسر جابربن عبدالله حذیفه همانی ابو ایوب انصاری قیس ابن اسعد مالک
اشتر میثم تمار نوف بکالی کمیل بن زیاد نخعی عمرو خزاعی حارث همدانی خزیمه
...ارقیس هلالی محمد بن ابابکر و بروایت دیگر رشید هجری سهل بن حنیف
حجربن عدی اسدی نیز داخل شدند و بروایتی هفده امرا باینطریق‌اند سلمان
فارسی ابوذر غفاری مقداد بن اسود کندی جابر بن عبدالله انصاری مالک اشتر
نخعی اویس قرنی محمد بن ابی بکر یعنی حجر بن عدی اسدی عزیز بن عدی
حاتم الطائی عمرو خزاعی عروة المرادی عمار بن یاسر صعصعه بن سوحان العبدی
کامل بن وائله کنانی احنف بن قیس تمیمی حارث بن قدامه سعدی خالدبن
معمر السدوسی خلق جهان در وجود شریف آن حضرت چهار طایفه شدند طایفه
در محبت افراط کردند واو را خدا دانستند که ایشان را غالی میگویند و اینها
پنج فرقه شدند اول رامفوضه گویند وایشان قایلند که واگذاشت حقتعالی اکثر کارها
را بعلی مثل قسمت ارزاق عباد و حاضر شدن در احتضار عباد و غیره هر چه
می‌خواهد میکند و ایجاد مینماید خدارا در آن دخلی نیست دویم سبائیه است
گویند عبدالله سبا از نصیریان بآنحضرت گفت:

انت انت یعنی انت اله و از آنحضرت گریخت و بساباط مداین رفت.
...بر لشکر فرستاد و برخی از اصحاب او را گرفت آوردند و آن حضرت فرمود
گودی کندند و در آنجا کردند و ایشان رامیسوزانیدند و ایشان گفتند که یقین
زیاد شد که تو خدائی و ما را بآتش میسوزانی و چون آنحضرت‌را کشتند گفتند
مرده است بلکه درزیر ابر است و رعد او از اوست و برق تازیانه او بزیر خواهد
...د و دشمنان را خواهد کشت و آنکه ابن‌ملجم کشت علی نبود بلکه شیطان‌بود
صورت علی شده بود.

طایفه سیم غرابیه گویند وایشان گویند خدا جبرئیل را بعلی فرستاد او
غلط بمحمد رفت از آنکه بمحمد بعلی غراب‌که بغراب ماند چهار مرد راشریفیه
گویند ایشان گویند خدا در نبی وعلی و فاطمه و حسن و حسین فرود آمد و علی

تذکرة الائمه
یا
ائمه معصومین علیهم السلام
عالم بزرگوار محمد باقر مجلسی

طایفه سیم غرابیه گویند وایشان گویند خدا جبرئیل را بعلی فرستاد او
غلط بمحمد رفت از آنکه بمحمد بعلی غراب‌که بغراب ماند چهار مرد راشریفیه
گویند ایشان گویند خدا در نبی وعلی و فاطمه و حسن و حسین فرود آمد و علی

شیعہ رافضیوں کے نزدیک عمار بن یاسر اور ابو جہل دونوں کافر تھے

2

رافضیوں کا مولوی سید عبداللہ شبر اپنی تفسیر القران الکریم میں اس آیت " **کذلک زین للکافرین ما کانوا یعملون** "
(ترجمہ : اور اسی طرح کافروں کیلیئے ان کے اعمال کو آراستہ کر دیا گیا ہے (سواۃ الانعام : 122) کے تحت لکھتا ہے کہ :
"کہ یہ آیت " حمزہ یا عمار بن یاسر اور ابو جہل کے بارے میں ہوئی تھی ۔"

تفسیر القران الکریم : صفحہ نمبر : 215 (تفسیر سورۃ النعام : 122)

﴿وَمَا لَكُمْ أَلَّا تَأْكُلُوا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَقَدْ فَصَّلَ﴾(١) والحال أنه قد بين ﴿لَكُم مَّا حَرَّمَ﴾(٢) ﴿عَلَيْكُمْ﴾ في آية «حرمت عليكم الميتة» ﴿إِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ﴾(٣) ﴿إِلَيْهِ﴾ مما حرم عليكم فهو حلال لكم للضرورة ﴿وَإِنَّ كَثِيرًا لَّيُضِلُّونَ﴾ بفتح الياء وضمها ﴿بِأَهْوَائِهِم بِغَيْرِ عِلْمٍ﴾ بغير حجة وبرهان يفيد علماً ﴿إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِالْمُعْتَدِينَ﴾ المجاوزين عن الحلال إلى الحرام ﴿وَذَرُوا ظَاهِرَ الْإِثْمِ وَبَاطِنَهُ﴾(٤) ما أعلن وما أسر وما بالجوارح وما بالقلب والإثم قيل الزنى وقيل كل معصية ﴿إِنَّ الَّذِينَ يَكْسِبُونَ الْإِثْمَ سَيُجْزَوْنَ بِمَا كَانُوا يَقْتَرِفُونَ﴾ يكتسبون ﴿وَلَا تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَإِنَّهُ﴾ أي الأكل منه ﴿لَفِسْقٌ﴾ خروج عن طاعة الله ﴿وَإِنَّ الشَّيَاطِينَ لَيُوحُونَ إِلَىٰ أَوْلِيَائِهِمْ﴾ الكفار ﴿لِيُجَادِلُوكُمْ﴾ في تحليل الميتة بقولهم ما قتل الله أحق أن تأكلوه مما قتلتم ﴿وَإِنْ أَطَعْتُمُوهُمْ﴾ في ذلك ﴿إِنَّكُمْ لَمُشْرِكُونَ﴾ بترك دين الله إلى دينهم ﴿أَوَمَن كَانَ مَيْتًا﴾(٥) أي كافراً بالتخفيف والتشديد ﴿فَأَحْيَيْنَاهُ﴾ بالهدى إلى الإيمان ﴿وَجَعَلْنَا لَهُ نُورًا يَمْشِي بِهِ فِي النَّاسِ﴾ علماً بالحجج الفاصلة بين الحق والباطل ﴿كَمَن مَّثَلُهُ﴾ صفته ﴿فِي الظُّلُمَاتِ﴾ ظلمات الكفر ﴿لَيْسَ بِخَارِجٍ مِّنْهَا﴾ حال من فاعل الظرف ﴿كَذَٰلِكَ﴾ كما زين للمؤمن إيمانه ﴿زُيِّنَ لِلْكَافِرِينَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ﴾ زينه الشيطان أو الله بتخليتهم وشأنهم والآية نزلت في حمزة أو عمار وأبي جهل ﴿وَكَذَٰلِكَ﴾ كما جعلنا فساق مكة أكابرها ﴿جَعَلْنَا فِي كُلِّ قَرْيَةٍ أَكَابِرَ﴾ مفعول ثان ﴿مُجْرِمِيهَا﴾ أول خليناهم ﴿لِيَمْكُرُوا فِيهَا﴾ وخص الأكابر لأن الناس لهم أطوع ﴿وَمَا يَمْكُرُونَ إِلَّا بِأَنفُسِهِمْ﴾ لعود وباله عليهم ﴿وَمَا يَشْعُرُونَ﴾ بذلك ﴿وَإِذَا جَاءَتْهُمْ﴾ أي كفار مكة ﴿آيَةٌ﴾ على صدق النبي ﴿قَالُوا لَن نُّؤْمِنَ﴾(٦) ﴿حَتَّىٰ نُؤْتَىٰ﴾(٧) ﴿مِثْلَ مَا أُوتِيَ رُسُلُ اللَّهِ﴾ قيل قال أبو جهل زاحمنا بني عبد مناف ... إذا صرنا كفرسي رهان قالوا منا نبي يوحى إليه والله لا نرضى به إلا أن يأتينا وحي كما يأتيه ... ﴿اللَّهُ أَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهُ﴾ وقرىء رسالاته ﴿سَيُصِيبُ الَّذِينَ أَجْرَمُوا صَغَارٌ﴾ ذل بعد كبرهم ﴿عِندَ ...﴾ ...يامة ﴿وَعَذَابٌ شَدِيدٌ بِمَا كَانُوا يَمْكُرُونَ﴾ بمكرهم ...

وَمَا لَكُمْ أَلَّا تَأْكُلُوا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَقَدْ فَصَّلَ لَكُم مَّا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ إِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ إِلَيْهِ وَإِنَّ كَثِيرًا لَّيُضِلُّونَ بِأَهْوَائِهِم بِغَيْرِ عِلْمٍ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِالْمُعْتَدِينَ (١١٩) وَذَرُوا ظَاهِرَ الْإِثْمِ وَبَاطِنَهُ إِنَّ الَّذِينَ يَكْسِبُونَ الْإِثْمَ سَيُجْزَوْنَ بِمَا كَانُوا يَقْتَرِفُونَ (١٢٠) وَلَا تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَإِنَّهُ لَفِسْقٌ وَإِنَّ الشَّيَاطِينَ لَيُوحُونَ إِلَىٰ أَوْلِيَائِهِمْ لِيُجَادِلُوكُمْ وَإِنْ أَطَعْتُمُوهُمْ إِنَّكُمْ لَمُشْرِكُونَ (١٢١) أَوَمَن كَانَ مَيْتًا فَأَحْيَيْنَاهُ وَجَعَلْنَا لَهُ نُورًا يَمْشِي بِهِ فِي النَّاسِ كَمَن مَّثَلُهُ فِي الظُّلُمَاتِ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِّنْهَا كَذَٰلِكَ زُيِّنَ لِلْكَافِرِينَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ (١٢٢) وَكَذَٰلِكَ جَعَلْنَا فِي كُلِّ قَرْيَةٍ أَكَابِرَ مُجْرِمِيهَا لِيَمْكُرُوا فِيهَا وَمَا يَمْكُرُونَ إِلَّا بِأَنفُسِهِمْ وَمَا يَشْعُرُونَ (١٢٣) وَإِذَا جَاءَتْهُمْ آيَةٌ قَالُوا لَن نُّؤْمِنَ حَتَّىٰ نُؤْتَىٰ مِثْلَ مَا أُوتِيَ رُسُلُ اللَّهِ اللَّهُ أَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهُ سَيُصِيبُ الَّذِينَ أَجْرَمُوا صَغَارٌ عِندَ اللَّهِ وَعَذَابٌ شَدِيدٌ بِمَا كَانُوا يَمْكُرُونَ (١٢٤)

١٤٣

---

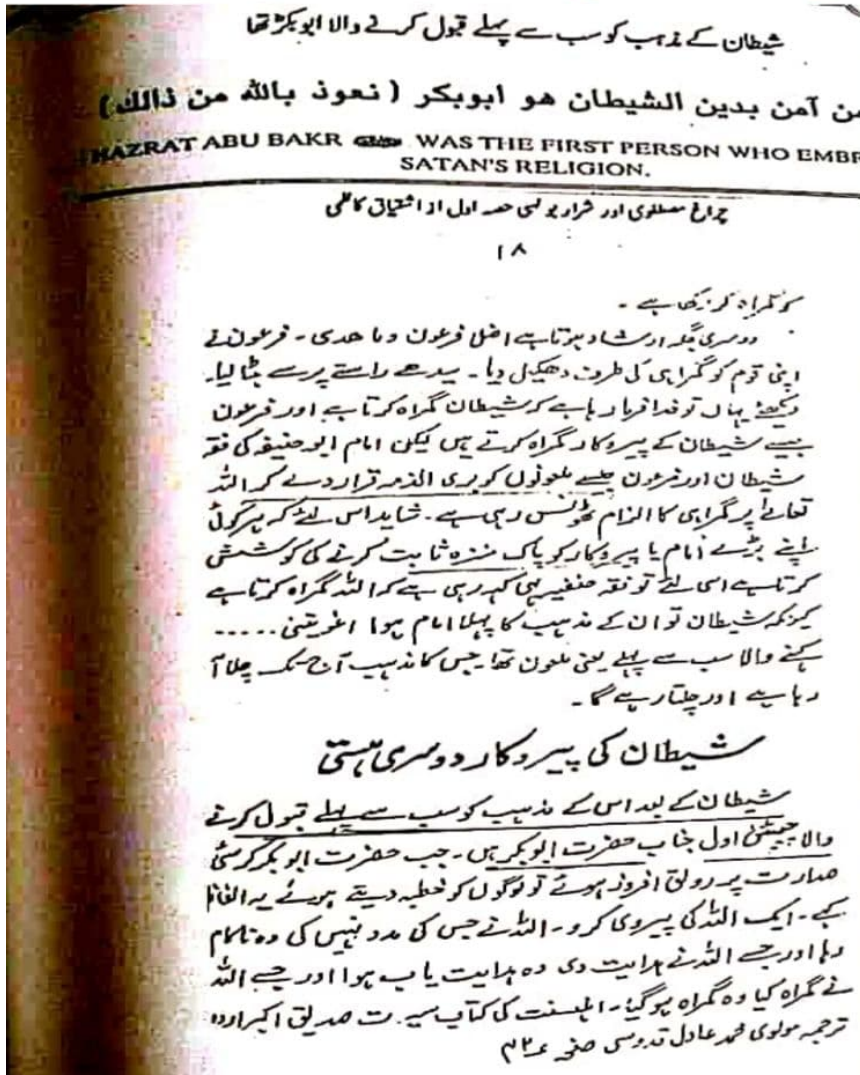
(١) فصل: بضم أوله وتشديد الصاد بالكسر.
(٢) حرم: بضم الحاء وكسر ...
(٣) ما اضطررتم ...
(٦) نومن.
(٧) نوتي: بكسر التاء بعدها ياء.

السيد عبد الله شبر

تفسير القرآن الكريم

شركة مكتبة الألفين

شیطان کے مزہب کو سب سے پہلے قبول کرنے والا ابوبکر تھا۔
معاذاللہ استغفراللہ۔
شیعہ کتاب چراغ مصطفوی اور شرارِ بُولہبی۔ صفحہ 18.
نقل کفر کفر نہ باشد
کہاں مر گئے اتحاد بین المسلمین کا نعرہ لگانے والے



شیطان کے مذہب کو سب سے پہلے قبول کرنے والا ابوبکرؓ تھا

من آمن بدين الشيطان هو ابوبكر (نعوذ بالله من ذالك)

HAZRAT ABU BAKR WAS THE FIRST PERSON WHO EMBR
SATAN'S RELIGION.

چراغ مصطفوی اور شرار بولہبی حصہ اول از اشتیاق کاظمی

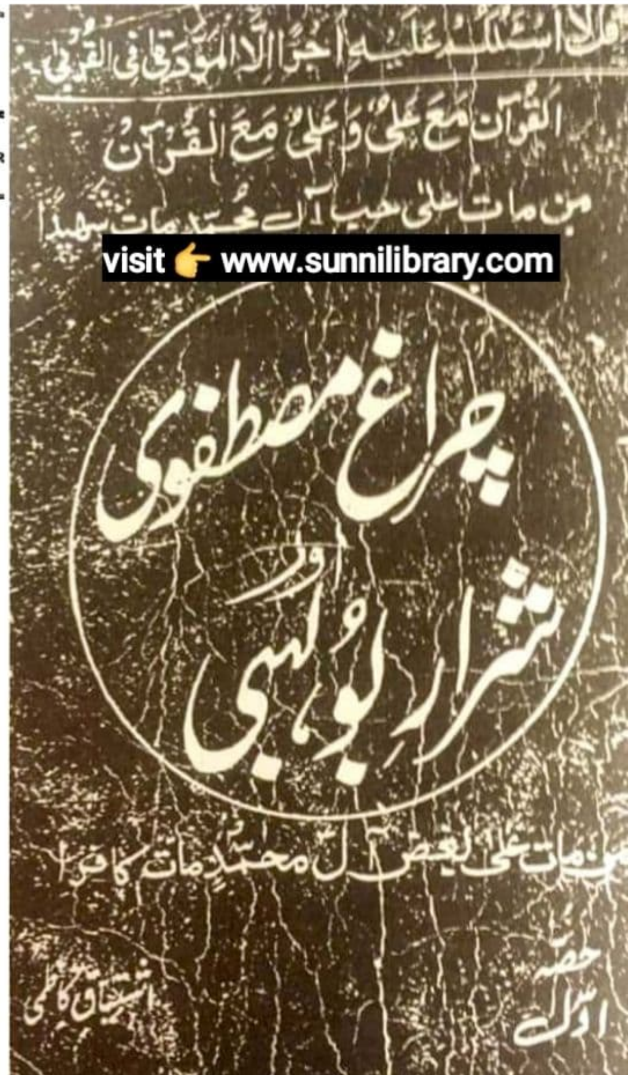
۱۸

کو گمراہ کر رکھا ہے۔

دوسری جگہ ارشاد ہوتا ہے اضل فرعون و ما ھدی۔ فرعون نے اپنی قوم کو گمراہی کی طرف دھکیل دیا۔ سیدھے راستے پر سے ہٹا لیا۔ دیکھئے یہاں تو خدا فرما رہا ہے کہ شیطان گمراہ کرتا ہے اور فرعون جیسے شیطان کے پیروکار گمراہ کرتے ہیں لیکن امام ابوحنیفہ کی فقہ شیطان اور فرعون جیسے ملعونوں کو بری الذمہ قرار دے کر اللہ تعالیٰ پر گمراہی کا الزام ٹھونس رہی ہے۔ شاید اس لئے کہ ہر کوئی اپنے بڑے امام یا پیروکار کو پاک منزہ ثابت کرنے کی کوشش کرتا ہے اسی لئے تو فقہ حنفیہ یہی کہہ رہی ہے کہ اللہ گمراہ کرتا ہے کیونکہ شیطان تو ان کے مذہب کا پہلا امام ہوا اغویتنی..... کہنے والا سب سے پہلے یعنی ملعون تھا۔ جس کا مذہب آج تک چلا آ رہا ہے اور چلتا رہے گا۔

شیطان کی پیروکار دوسری ہستی

شیطان کے بعد اس کے مذہب کو سب سے پہلے قبول کرنے والا جیشِ اول جناب حضرت ابوبکر ہیں۔ جب حضرت ابوبکر کرسیٔ صدارت پر رونق افروز ہوئے تو لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے یہ الفاظ کہے۔ ایک اللہ کی پیروی کرو۔ اللہ نے جس کی مدد نہیں کی وہ ناکام رہا اور جسے اللہ نے ہدایت دی وہ ہدایت یاب ہوا اور جسے اللہ نے گمراہ کیا وہ گمراہ ہو گیا۔ اہلسنت کی کتاب سیرت صدیق اکبر اردو ترجمہ مولوی محمد عادل قدوسی صفحہ ۲۰۴

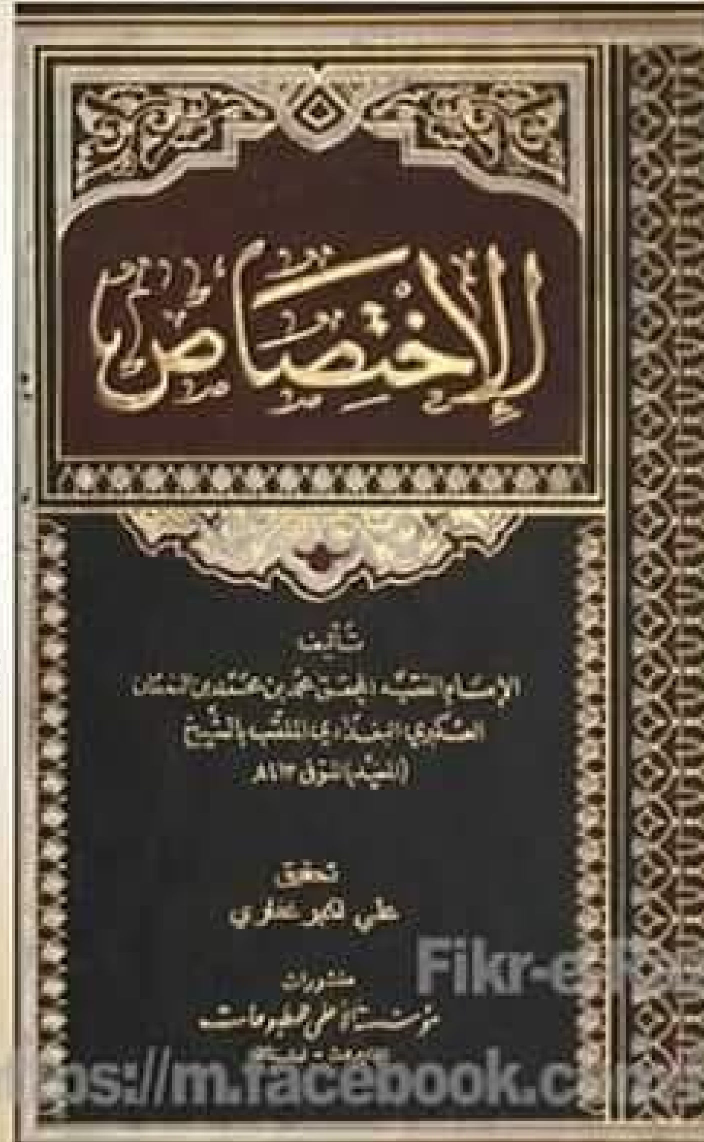


شیعوں نے امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ کی تشبیہ گدھے سے کر دی۔ معاذ اللہ

Shia Ne Hazrat Ali Hain KI Tashbeeh Gadhe Se Kar Di ,MAAZ ALLAH

شیعہ مصنف لکھتا ہے

امام باقر سے روایت ہے کہا اے
جابر کیا تمہارے پاس ایسا گدھا ہے
جو تمہیں مشرق سے مغرب تک
صرف ایک دن میں لے جائے؟
جابر نے کہا نہیں ابو جعفر آپ پر
قربان جاوں ایسا گدھا کہاں ملے گا؟
امام باقر نے کہا وہ امیر المومنین علی
علیہ السلام ہیں



لأعرف رجلاً من أهل المدينة أخذ قبل انطلاق الأرض[1] إلى الفئة التي قال الله عزّ وجلّ في كتابه: ﴿وَمِن قَوْمِ مُوسَىٰ أُمَّةٌ يَهْدُونَ بِالْحَقِّ وَبِهِ يَعْدِلُونَ﴾[2] لمشاجرة كانت فيما بينهم ورجع[3].

أحمد بن محمد بن عيسى، عن أبي عبد الله محمد بن خالد البرقي، عن بعض أصحابنا، عن يونس بن يعقوب، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: إنّ رجلاً منّا أتى قوم موسى في شيء كان بينهم، فأصلح بينهم فمرّ برجل مغلول عليه ثياب مسوح، معه عشرة موكّلين به، يستقبلون به في الشتاء الشمال ويصبّون عليه الماء البارد، ويستقبل به في الحرّ عين الشمس يدار به معها حيثما دارت، ويوقد حوله النيران، كلّما مات من العشرة واحدٌ أضاف أهل القرية إليهم آخر، فالناس يموتون والعشرة لا ينقصون، فقال له: ما أمرك؟ قال: إن كنت عالماً فما أعرفك بي، قال العلاء: قال محمد بن مسلم: ويروون أنّه[4] ابن آدم ويروون أنّه[5] أبا جعفر عليه السلام كان صاحب هذا الأمر[6].

محمد بن الحسين بن أبي الخطاب، عن محمد بن سنان، عن عمار بن مروان، عن المنخّل بن جميل، عن جابر بن يزيد، عن أبي جعفر عليه السلام قال: يا جابر ألك حمار يسير بك فيبلغ بك من المشرق إلى المغرب في يوم واحد؟ فقلت: جعلت فداك يا أبا جعفر وأنّى لي هذا؟ فقال أبو جعفر عليه السلام: ذاك أمير المؤمنين ألم تسمع قول رسول الله صلى الله عليه وآله في علي عليه السلام: والله لتبلغنّ الأسباب والله لتركبنّ السحاب[7].

عليّ بن محمد الحجّال، عن الحسن بن الحسين اللؤلؤي، عن محمد بن سنان،

(1) قال العلامة المجلسي عند قوله عليه السلام: «قبل انطلاق الأرض» لأنّه جمع الطاق والمراد بها الجبال التي أحيطت بالأرض كالطاقات، وقد عبر في بعض الأخبار عن جبل قاف بالطاقة الخضراء، وفي بعض النسخ «قبل انطلاق الأرض» أي من جهة انطلاق الأرض بعضها على بعض كناية عن طيّها والأول أظهر انتهى.
(2) سورة الأعراف، الآية: ١٥٩.
(3) مروي في البصائر كالخبر المتقدم، ومنقول في البحار ج ٩، ص ٢٧٠.
(4) يعني الرجل المغلول.
(5) يعني الرجل الذي قال أبو عبد الله عليه السلام: «إنّ رجلاً منّا».
(6) مروي في البصائر كالخبر المتقدم.
(7) كالخبر السابق.

جلاء العیون

جلد اوّل

سوانح چہاردہ معصومین علیہم السلام

تالیف

ملا محمد باقر مجلسیؒ بن علامہ محمد تقی مجلسیؒ

سے جناب امیرؑ کی شکایت فرمائی کہ جو کچھ پیدا کرتے ہیں وہ فقراءؑ و مساکین کو تقسیم کر دیتے ہیں حضرت نے فرمایا
اے فاطمہؑ تم چاہتی ہو کہ مجھے میرے برادر اور ابن عم علیؑ سے خشمناک کرو۔ تحقیق کہ خشم علیؑ میرا خشم اور میرا خشم خدا کا
ہے۔ یہ سن کر جناب فاطمہؑ نے کہا میں غضب خدا اور رسول سے پناہ مانگتی ہوں۔ محمد بن یعقوب کلینیؒ نے بسند معتبر
امام محمد باقرؑ و امام جعفر صادقؑ سے روایت کی ہے۔ جناب امیرؑ نے ایک چادر کہنہ اور ایک دو تیس درہم کی لاد
ایک بچھونا پوست گوسفند کہ جب اس پر آرام کرنا مقصود ہوتا تو اس کو الٹ کر لیتے تھے۔ اور اس کے بالوں پر
سو رہتے تھے جناب فاطمہؑ کو مہر میں دیا۔ ایضاً بسند معتبر روایت کی ہے۔ ایک دن حضرت رسول جناب
فاطمہؑ کے پاس تشریف لائے دیکھا جناب سیدہ رو رہی ہیں حضرت نے فرمایا۔ اے فاطمہ کیوں روتی ہو۔
تم یقین جانو اگر میرے اہل بیت میں کوئی علیؑ سے بہتر ہوتا تو میں اس سے تجھے تزویج کرتا۔ اور میں نے تجھے
اس سے تزویج نہیں کیا بلکہ خدا نے تجھے اس سے تزویج کیا۔ اور جب تک آسمان و زمین باقی ہیں پانچواں حصہ
دنیا کا تیرے مہر میں دیا۔ ایضاً بسند حسن جناب صادقؑ سے روایت کی ہے کہ حلال چیز بیان کرنے میں غیرت
نہیں کرنا چاہئے کیونکہ جناب رسولؐ نے شب زفاف جناب علیؑ اور جناب فاطمہؑ سے فرمایا جب تک میں نہ آؤں
کوئی کام نہ کرنا جب حضرت رسول تشریف لائے دونوں پاؤں دونوں صاحبوں کے رخت خواب میں داخل فرمائے۔
ایضاً روایت کی ہے کہ ... شب زفاف فاطمہؑ میں ... بالوفاء والبنین جس طرح ان میں خلافت تھا
یعنی یہ مزاوجت مقرون باتفاق و کثرت اولاد ہو۔ ابن شہر آشوب نے جناب امیرؑ سے روایت کی ہے کہ حق تعالیٰ
نے جناب امیرؑ پر حیات جناب فاطمہؑ میں اور عورتیں حرام کی تھیں۔ اس لئے جناب سیدہ طاہرہ تھیں اور کبھی
مانند دیگر عورتوں کے ... نے کہا ہے کہ حق تعالیٰ نے سورہ ہل اتیٰ میں ... انواع نعمت اہل بہشت کو

لموافقيهم على مخالفيهم، وزعموا أنّ الإمام بعد قتل أبي الخطّاب هو معمر فعبدوا معمراً بعدما كانوا يعبدون أبا الخطّاب؛ وقالوا الجنّة نعيم الدنيا والنار آلامها، والدنيا لا تفنى واستباحوا المحرّمات وتركوا الفرائض وقال جماعة منهم أنّ كلّ مؤمن يوحى إليه استدلالاً بقوله تعالى: ﴿وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ أَن تَمُوتَ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ﴾ [آل عمران: ١٤٥]؛ أي يوحي من الله إليهم؛ وفيهم من هو خير من جبرائيل وميكائيل وهم لا يموتون أبداً بل إذا بلغوا النهاية يرفعون إلى الملكوت، وقال بعضهم الإمام بعد أبي الخطّاب عمر بن بيان العجلي إلّا أنّهم يموتون.

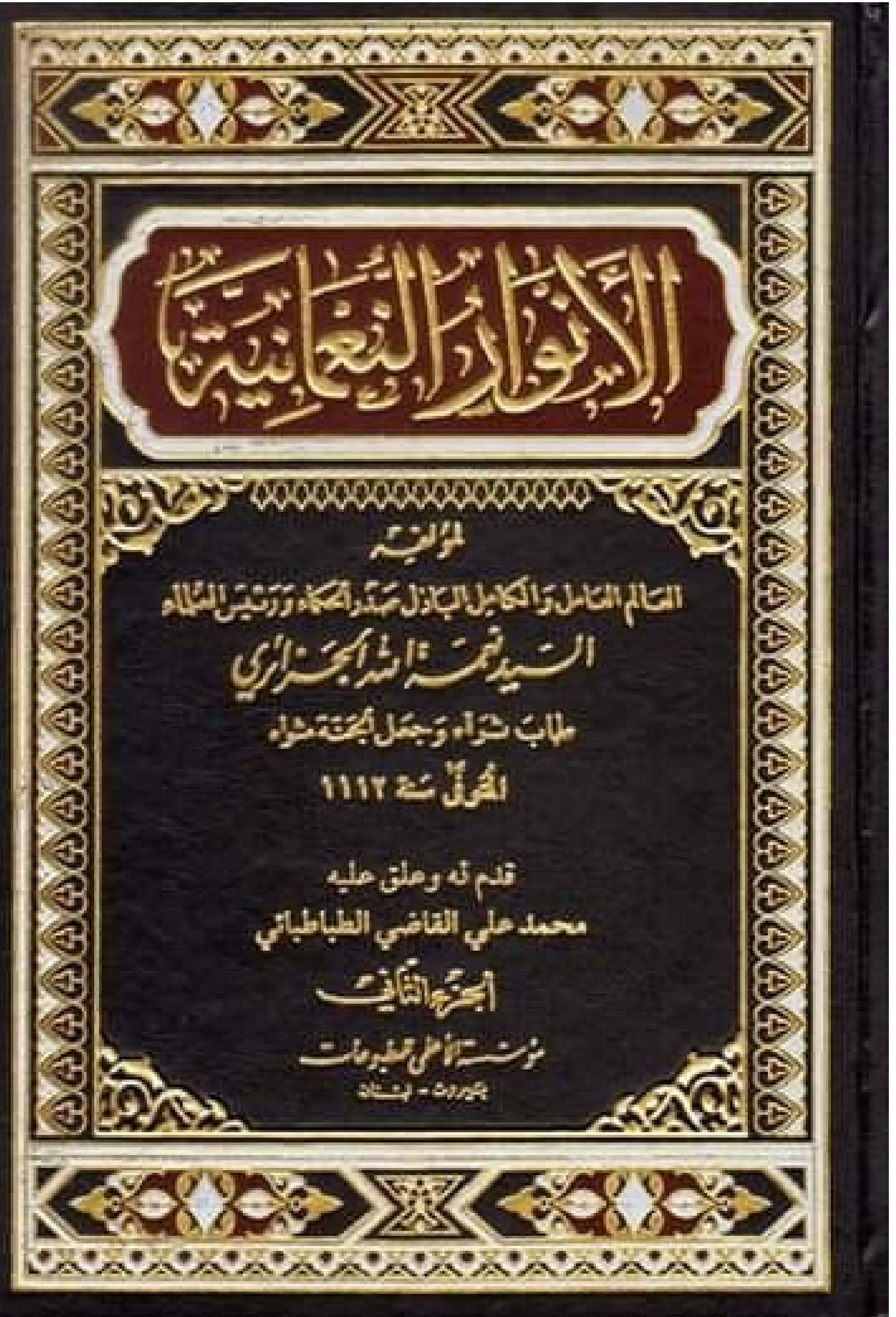
الغرابيّة قالوا محمّد بعليّ أشبه من الغراب بالغراب والذباب بالذباب فبعث الله جبرائيل إلى عليّ عليه السلام فغلط جبرائيل في تبليغ الرسالة من عليّ إلى محمّد، قال شاعرهم:

غلط الأمين عن حيدرة

فيلعنون صاحب الريش يعني جبرائيل.

غرابیہ نے کہا کی حضرت محمد مصطفی ﷺ کی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ مشابہت ایسی تھی جیسے کوے کی کوے کے ساتھ اور مکھی کی مکھی کے ساتھ، پھر اللہ تعالی نے جبرائیل علیہ الصلوۃ والسلام کو جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف بھیجا تو جبرائیل علیہ الصلوۃ والسلام غلطی سے بجائے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حضرت محمد ﷺ کے پاس تبلیغ رسالت کے لیئے چلے گئے۔ (یعنی باہمی مشابہت کی بناء پر دونوں میں فرق نہ پایا، آئے دراصل حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس تھے لیکن غلطی سے حضور ﷺ کے پاس چلے گئے)

للعرش بلا تفاوت بينهما، وقالوا إنّه يعلم الأشياء بعلم لا قديم ولا حادث لأنّه صفة والصفة لا توصف وكلامه صفة له لا مخلوق ولا غيره، والأعراض لا تدلّ على الباري إنّما الدالّ عليه هو الأجسام لما عرفت من مشابهته إيّاها، والأئمّة معصومون دون الأنبياء، لأنّ النبيّ يوحى إليه فيقرّب إلى الله بخلاف الإمام فإنّه لا يوحى إليه



علی المرتضیٰ کی شدید گستاخی!

منکرین ولایت علی جب بیت الخلا گئے تو ان کے آلہ تناسل اور دبر سے آواز آنے لگ گئی کہ ولایت علی کا اقرار کرو گے تو تمہیں پیشاب و پاخانہ آئے گا۔

یہ ہے شیعہ کے ہاں حضرت علی کا احترام! العیاذ باللہ!

شیعہ تفسیر

التفسير العسكري ٦٠٠

ثم ذهبوا يلبسون ثياب الليل، فثقلت عليهم، ونادتهم: حرام عليكم لبسنا حتّى تعترفوا بولاية علي. فاعترفوا.

ثم ذهبوا يأكلون، فثقلت عليهم اللقمة، وما لم يثقل منها استحجر في أفواههم، ونادتهم: حرام عليكم أكلنا حتّى تعترفوا بولاية عليّ فاعترفوا.

ثمّ ذهبوا يبولون ويتغوّطون، فتعذّبوا وتعذّر عليهم، ونادتهم بطونهم ومذاكيرهم: حرام عليكم السلامة منّا حتّى تعترفوا بولاية علي بن أبي طالب. فاعترفوا ثم ضجر بعضهم وقال: ﴿اللَّهُمَّ إِن كَانَ هَٰذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِندِكَ فَأَمْطِرْ عَلَيْنَا ... بِعَذَابٍ أَلِيمٍ﴾

التفسير المنسوب
الإمام الحسن العسكري
بسم الله الرحمن الرحيم
دراسة وتحقيق
الشيخ محمد الصالحي الأنديمشكي

شیعہ روافض کی سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی شان میں بدترین گستاخی

حسن عسکری کی تفسیر میں لکھا ہے کہ عضو تناسل نے ولایت علی کا اعلان کروایا۔ معاذ اللہ

انھوں نے اقرار کیا پھر کھانا کھانے گئے اُس وقت لقمہ ان کے لیے بھاری ہو گیا اور جو لقمے بھاری
نہ ہوئے تھے وہ ان کے منہ میں جاکر پتھر بن گئے اور ان کو آواز دی کہ تم پر ہمارا کھانا حرام ہے کہ
جبتک کہ ولایت علیؑ ابن ابی طالب کا اقرار نہ کرو۔ تب انھوں نے ولایت علیؑ کا اقرار کیا بعد ازاں
وہ پیشاب و پاخانہ کی ضروریات کو رفع کرنے گئے۔ تب وہ عذاب میں مبتلا ہوئے اور ان
کا دفعیہ ان کو متعذر ہوا اور ان کے پیشوں اور آلات تناسل نے آواز دی کہ ہمارے ہاتھ
سے خلاصی پانا تم کو حرام ہے جبتک کہ ولایت علیؑ ابن ابی طالب کا اقرار نہ کرلو اس وقت
انھوں نے اس ولی خدا کی ولایت کا اقرار کیا پھر ان میں سے بعض نے تنگ ہو کر اس طرح پر
دعا کی اَللّٰھُمَّ اِنْ کَانَ ھٰذَا ھُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِکَ فَاَمْطِرْ عَلَیْنَا حِجَارَۃً مِّنَ السَّمَآءِ
اَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ ۝ اے خدا اگر یہ قرآن حق ہے جو تیری طرف سے ہے تو ہمارے اوپر
آسمان سے پتھر برسایا کوئی عذاب دردناک ہم پر نازل کر اس وقت اللہ تعالیٰ نے وحی نازل
کی اور یہ آیت بھیجی وَمَا کَانَ اللّٰہُ لِیُعَذِّبَھُمْ وَاَنْتَ فِیْھِمْ اور اللہ کو شایاں نہیں ہے کہ
ان کو عذاب کرے حالانکہ اے محمدؐ تم ان میں موجود ہو کیونکہ عام بیخ کنی کرنیوالا عذاب اس وقت
نازل ہوگا جبکہ تم ان میں سے نکل جاؤگے وَمَا کَانَ اللّٰہُ مُعَذِّبَھُمْ وَھُمْ یَسْتَغْفِرُوْنَ
اور اللہ ان کو عذاب نہیں دیتا حالانکہ وہ طلب بخشش کرتے ہوں اور توبہ اور رجوعیت ظاہر کرتے
ہوں کیونکہ دنیا میں اس نے یہ حکم جاری کیا ہے کہ ظاہری ایمان قبول کرنا کافی ہے اور باطن کی
تلاش اور تفتیش کو ترک کرو کیونکہ دنیا فرصت اور مہلت کا گھر ہے اور آخرت جزا کا گھر ہے
وہاں کوئی عبادت نہ کرائی جائیگی حضرتؐ نے فرمایا اور اللہ ان کو عذاب نہیں کرتا در آنحالیکہ طلب
مغفرت کرنے والے لوگ ان میں موجود ہیں کیونکہ یہ لوگ وہ ہیں کہ یا تو ان میں بعض لوگ ایسے ہیں جنکی
بابت خدا کو معلوم ہے کہ وہ عنقریب ایمان لائیں گے یا انکی نسل سے کوئی پاک اولاد پیدا ہوگی اور
تیرا پروردگار ان کو ایمان اور اپنا ثواب عطا فرمائیگا اور ان کے کافر باپ دادا کے گناہوں کے
سبب سے ان کو ایمان و ثواب سے محروم نہ رکھیگا اگر یہ مانع نہ ہوتا تو ضرور ان کو ہلاک کر دیتا۔
پس آنحضرتؐ کے قول کا یہی مطلب ہے جو حضرتؐ نے فرمایا ہے کہ اسی طرح ناصبیوں نے
علیؑ کے باب میں احکام خدا کی ناواقفیت کی وجہ سے خدا کی نسبت لغویات اور باطلات کی

پارہ ۹ سورۃ الانفال ع ۴

پارہ ۹ سورۃ الانفال ع ۴

ھٰذَا بَیَانٌ لِّلنَّاسِ وَھُدًی وَّمَوْعِظَۃٌ لِّلْمُتَّقِیْنَ

صفحہ ۵۵۷

آثارِ حیدری

اردو ترجمہ عربی تفسیر پُرتنویر منسوب بہ

حضرت حجۃ اللہ فی الانام الامام الحسن العسکری علیہ السلام

مترجمہ

جناب مولوی سید شریف حسین صاحبؒ بھربلوی

ناشران
عباس بک ایجنسی
رستم نگر درگاہ حضرت عباسؑ لکھنؤ ۳ یوپی (انڈیا)

فون نمبر 0522-2647590 موبائل 9415102990
E-mail : abbasbookagency@yahoo.com

شب زفاف حضورؐ نے حضرت علیؓ اور فاطمہؓ کو اپنے آنے سے پہلے مخصوص کام کرنے سے منع کر دیا

بسند حسن جناب صادق سے روایت کی ہے کہ حلال چیز بیان کرنے میں غیرت نہیں کرنا چاہیے کیونکہ حضورؐ نے شب زفاف جناب علیؓ اور جناب فاطمہؓ سے فرمایا کہ جب تک میں نہ آؤں کام نہ کرنا

جلاء العیون ص ۲۲۸

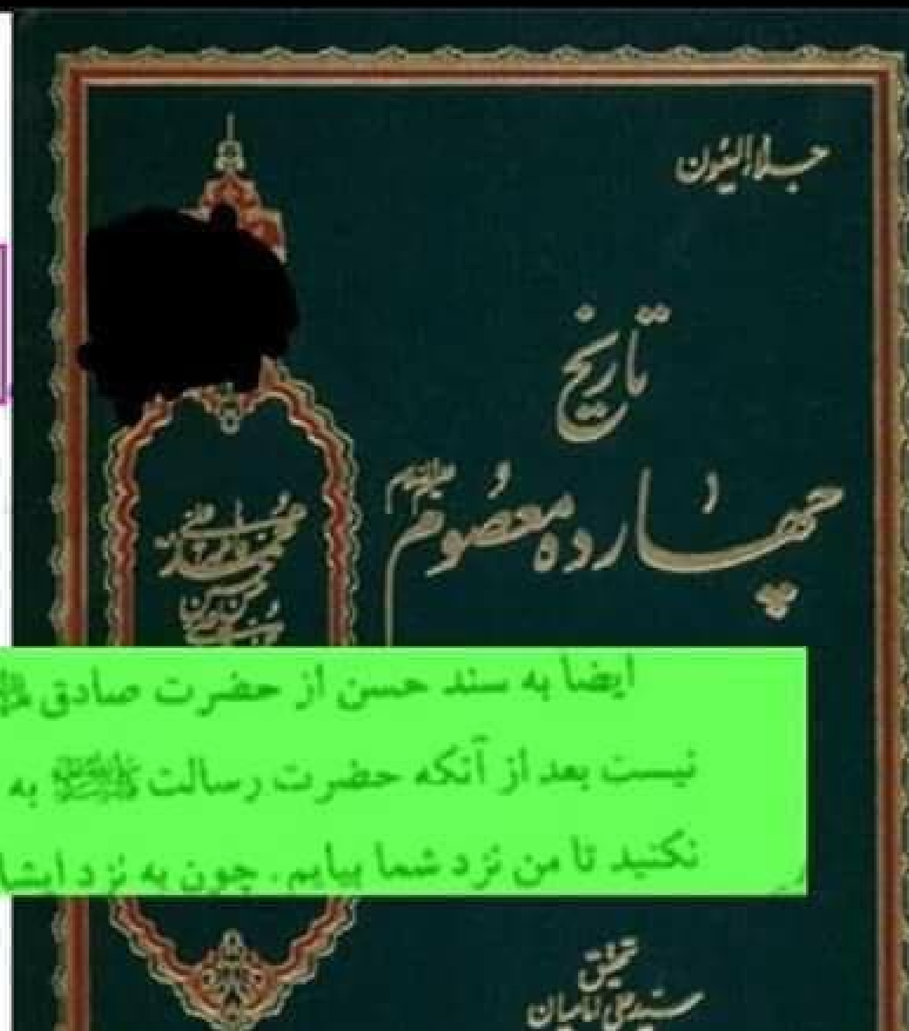
آمد فاطمه می‌گریست، پرسید: چرا گریه می‌کنی؟ به خدا سوگند اگر در میان اهل من از او بهتری می‌بود من تو را به او تزویج می‌کردم، و من تو را به او تزویج نکردم خدا تو را به او تزویج کرد، و خُمس دنیا را صداق تو گردانید تا آسمان و زمین باقی است.[1]

ایضاً به سند حسن از حضرت صادق روایت کرده است که: غیرتی در حلال روا نیست بعد از آنکه حضرت رسالت به علی و فاطمه در شب زفاف گفت: کاری نکنید تا من نزد شما بیایم. چون به نزد ایشان آمد پاهای مبارکش را در میان ایشان دراز کرد در رختخواب.[2]

ایضاً روایت کرده است که: در مبارک باد زفاف حضرت فاطمه می‌گفتند: «بالرفاء والبنین» چنانچه در میان ایشان متعارف بود، یعنی: این مزاوجت مقرون باد به اتفاق و پسرها. پیغمبر فرمود: چنین مگوئید بلکه بگوئید: «علی الخیر والبرکة» یعنی: مزاوجت با خیر و برکت باد.[3]

ابن شهرآشوب از حضرت صادق روایت کرده

ایضا به سند حسن از حضرت صادق روایت کرده است که: غیرتی در حلال روا نیست بعد از آنکه حضرت رسالت به علی و فاطمه در شب زفاف گفت: کاری نکنید تا من نزد شما بیایم. چون به نزد ایشان آمد پاهای



شیعوں کا محدیث اوّل باقر مجلسی عرف کنجر کی اولاد اپنی کتاب حق الیقین صفحہ نمبر ۵۱۹ ازواج مطہرات اور صحابہ رضی اللہ عنہ کی توہین کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ تبرا کے بارے میں ہمارا عقیدہ ہے کہ چار بتوں ابوبکر ،عمر ،عثمان ،معاویہ اور چار عورتوبیں یعنی عائشہ ،حفصہ ،ہند اور ام الحکم اور ان کے تمام احباب اور پیروکاروں سے اظہار کیا جائے اور یہ لوگ اللہ تعالی کی مخلوق میں بدترین لوگ ہیں ان سے بیزاری کئے بیغر اللہ اور رسول اور ائمہ پر ایمان مکمل نہیں ہو سکتا (العیاذ با اللہ)

وانکار کند یکی از امامان بعد از اورا بمنزله کسی استکه ایمان نیاورد بجمیع پیغمبران و انکار کند پیغمبری محمدرا وحضرت صادق فرمود که منکر آخر ما مثل منکر اول ما است وحضرت رسول فرمود که امامان بعد از من دوازده نفر ند اول ایشان حضرت امیر است وآخر ایشان حضرت قائم است اطاعت ایشان اطاعت من است هر که انکار کند یکی از ایشانرا انکار من کرده است وحضرت صادق فرمود که هر که شك کند در کفر دشمنان ما وستم کنندگان بر ما کافر است واعتقاد ما در آنها که با علی جنگ کرده اند مثل فرموده پیغمبر است هر که با علی قتال کند با من قتال کرده است وهر که با علی جنگ کند با من جنگ کرده است وهر که با من جنگ کند با خدا جنگ کرده است وسخن آنحضرت در حق علی وفاطمه وحسنین که من جنگم با هر که با ایشان جنگ کند و صلحم با هر که با ایشان صلح کند و اعتقاد ما در برائت آنستکه بیزاری جویند از بتهای چهار گانه یعنی ابو بکر وعمر وعثمان ومعویه وزنان چهار گانه یعنی عایشه وحفصه وهند وام الحکم واز جمیع اشیاع واتباع ایشان وآنکه ایشان بدترین خلق خدایند وآنکه تمام نمیشود اقرار بخدا ورسول وائمه مگر به بیزاری از دشمنان ایشان .

وشیخ مفید در کتاب المسائل گفته است که اتفاق کر... کند امامت احدی از ائمه را وانکار کند چیزی را که خدا بر... اطاعت ایشان پس او کافر و گمراه است ومستحق خلود در جهنم است... است که اتفاق کرده اند امامیه بر آنکه اصحاب بدع... کافر ند... ایشانرا توبه بفرماید در وقتی که متمکن باشند بعد... حجتها را بر ایشان تمام کند اگر توبه کنند از بدعتهای خو... ایشانرا بکشد از برای آنکه مرتد شده از ایمان وهر که از ایشان... است وسید مرتضی در شافی وشیخ طوسی در تلخیص گفته اند که هر ک... جنگ کند با حضرت امیر او کافر است ودلیل بر این اجماع فرقه... ایشان حجت است وایضاً میدانیم هر که با آنحضرت جنگ کند منکر امامت او کفر است همچنانکه انکار نبوت کفر است زیرا که جهل هر دو... پس استدلال کرده اند با حادیث بسیار در این باب وشیخ زین الدین در رساله حقایق... سخن بسیار در این باب گفته است ومعلوم میشود که کفر واقعی ایشان را اجماعی... آنچه از اخبار در این باب ظاهر میشود آنستکه غیر مستضعفین از مخالفان در احکام آ...

حق الیقین

محمد عمیر

شیعہ اور عقیدہ تحریفِ قرآن





اهل البيت عليهم السلام قسمة لقراءة حفص وعاصم ونحوهما ؛ فيقولون تارة وقراءة علي هكذا ؛ ويقولون تارة أخرى وفي قراءة اهل البيت هكذا، فاذا كان كذلك كيف يكون قراءة علي واهل بيته عليهم السلام وقراءة غيرهم بمرتبة واحدة بالنسبة الى الوحي الا انه وانّ جبرئيل ﷺ نزل بالجميع، فلو كان هكذا كان ينبغي نسبة القراءة كلها اليه ﷺ لأنّه المعلم الأوّل في جميع الفنون كما تقدّم والّذي حداهم على مثل هذه التصرّفات وتصديق أصحابنا لهم هو ما روى عنه ﷺ انه قال نزل القرآن على سبعة أحرف ؛ وفسّروها بالقراءات تارة ، وباللّغات أخرى مثل لغة قريش وهذيل وهوازن واليمن مع انّ الكليني قدّس الله روحه قد روى في الصحيح عن الفضيل بن يسار قال قلت لأبي عبدالله ﷺ انّ الناس يقولون انّ القرآن نزل على سبعة أحرف ؛ فقال كذبوا أعداء الله ولكنّه أنزل على حرف واحد ، من عند الواحد

فان قلت كيف جاز القراءة في هذا القرآن مع ما لحقه من التغيير ، قلت قد روى في الأخبار انّهم عليهم السلام أمروا شيعتهم بقراءة هذا الموجود من القرآن في الصلوة وغيرها ، والعمل بأحكامه حتّى يظهر مولانا صاحب الزمان فيرتفع هذا القرآن من

* والادلاء من اصحابنا (ا م)

أيدي الناس الى السماء ويخرج القرآن الّذي ألّفه أمير المؤمنين ﷺ فيقرى ويعمل بأحكامه ؛ روى الكليني باسناده الى سالم بن سلمة قال قرأ رجل على ابي عبدالله ﷺ وأنا أستمع حروفا من القرآن ليس على ما يقرأها الناس فقال ابو عبدالله ﷺ مه كفّ عن هذه القراءة واقرء كما يقرأ الناس حتّى يقوم القائم ، فاذا قام قرأ كتاب الله على حدّه وأخرج المصحف الّذي كتبه علي ﷺ ؛ وفي هذا الحديث انّ عليا ﷺ لما فرغ من ذلك القرآن قال لهم هذا كتاب الله تعالى كما أنزل الله على محمد ﷺ وقد جمعته بين اللوحين ؛ فقالوا هو ذا عندنا مصحف جامع فيه القرآن لا حاجة لنا فيه ، فقال أما والله ما ترونه بعد يومكم هذا أبدا ؛ إنّما كان عليّ أن أخبركم حين جمعته لتقرأوه ، والأخبار الواردة بهذا المضمون كثيرة جدّا ؛ وعليك بسلوك جادّة الأصحاب وخلع ربقة التقليد

* الامر من الاصولية كما هو الظاهر فأينا التعبير والامة من جملتها وقال في الهامش قوله سيما الاخير كالبلاد الناقضة للوضوء للنوم وكأصالة قصد الغاية في النية وكأصالة عدم الناقضية الاما خرج الى غير ذلك (ا م) وقال ان تلك الاخبار صارخة بالقوى منها من الصحيح الاربع كتابا بل وسنة وعقلا واجماعا ومن جملتها القاطع كالاجماع المحقق والنقل (ا م) . هذا حال الاخبار التي جمعها ودونها العلامة المحدث النوري (ره) في كتابه

شیعہ عالم نعمت اللہ الجزائری اپنی کتاب انوار النعمانیہ میں لکھتا ہے کہ

آئمہ سے روایت کی گئی ہے کہ انہوں نے اپنے شیعوں کو حکم دیا کہ وہ نماز وغیرہ میں موجودہ قرآن کی تلاوت کریں،
اور اس کے مطابق اعمال کریں یہاں تک کہ بارھواں امام یعنی صاحب الزمان ظہور پذیر ہو جائے۔
پھر وہ اس قرآن کو لوگوں کے ہاتھوں سے لیکر آسمان لے جائیں گے اور وہ قرآن نکال لائیں گے،
جو امیر المومنین (حضرت علیؓ) نے تالیف کیا پھر اس کے بعد اس کو پڑھا جائے گا اور اس پر عمل کیا جائے گا۔

شیعوں کا محدیث اوّل ملا باقر مجلسی اپنی کتاب عین الحیاہ کے صفحہ نمبر ۵۹۹ پر ازواج مطہرات رضی اللہ عنہا اور اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وصلم کی توہین کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ پس چاہئے کہ ہر نماز کے بعد کہے اے اللہ ابوبکر، عمر، عثمان، معاویہ اور عائشہ، حفصہ اور ام الحکم پر لعنت کر

صلیت علی ابراهیم انک حمید مجید و موافق احادیث معتبره میباید بعد از هر نماز بگوید (اللهم صل علی محمد وآل محمد واعذنا من النار و ارزقنا الجنة و زوجنا من الحور العین)

[illegible] منقول استکه حضرت امام جعفر صادق علیه السلام از جای نماز خود بر نمیخاستند تا چهار ملعون وچهار ملعونه را لعنت نمیکردند پس باید بعد از هر نماز بگوید «اللهم العن ابابکر و عمر وعثمان و معاویة و عایشة وحفصة وهندا وام الحکم» و بعضی از تعقیبات در باب فضایل سور و آیات قرآنی گذشت و در باب صلوات نیز بعضی مذکور شد و در این کتاب چون بترتیب مذکور میشود بهمین اکتفا مینمائیم.

فصل [illegible] در تعقیب مخصوص [illegible]

بسند معتبر از حضرت امیرالمؤمنین علیه السلام منقول استکه حضرت رسول صلی الله علیه وآله بعد از ظهر این دعا میخواندند لااله الاالله العظیم الحلیم لااله الا الله رب العرش الکریم و الحمدلله رب العالمین اللهم انی [illegible] موجبات رحمتك وعزائم مغفرتك والغنیمة من کل خیر والسلامة من کل اثم اللهم لاتدع [illegible] الاغفرته ولاهما الافرجته و لاسقما الا شفیته ولاعیبا الاسترته و لارزقا الا [illegible] ولاخوفا الا امنته ولاسوءا الا صرفته ولا حاجة هی لك رضا ولی فیها [illegible] الا قضیتها یاارحم الراحمین آمین رب العالمین.

فصل چهارم در تعقیبات نماز عصر

وبسند معتبر از حضرت امام جعفر صادق علیه السلام منقول است هر که بعد از نماز عصر هفتاد مرتبه استغفار بکند حقتعالی هفتصد گناه او را بیامرزد و اگر او هفتصد گناه نداشته باشد باقی را از گناهان پدرش بیامرزد اگر پدرش هم آنقدر گناه نداشته باشد از مادرش واگر نه از گناهان برادرش و اگر از گناهان خواهرش وهمچنین باقی خویشان هر که باو نزدیکتر باشد. ودر حدیث دیگر هفتاد و هفت مرتبه استغفار وارد شده است و ثواب عظیم برای ده مرتبه سورهٔ «انا انزلناه فی لیلة القدر» بعد از نماز خواندن گذشت. وبسند معتبر از حضرت رسول صلی الله علیه وآله منقول است که هر روز بعد از نماز عصر یکمرتبه بگوید استغفر الله الذی لااله الا هو الحی القیوم الرحمن الرحیم ذوالجلال والاکرام واسئله ان یتوب علی توبة عبد ذلیل خاضع





شیعہ اور عقیدہ تحریفِ قرآن

وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۙ وَلَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا ﴿۸۲﴾

ہم اس قرآن کے سلسلۂ تنزیل میں وہ کچھ نازل کر رہے ہیں جو ماننے والوں کے لیے تو شفا اور رحمت ہے، مگر ظالموں کے لیے خسارے کے سوا اور کسی چیز میں اضافہ نہیں کرتا۔(82)

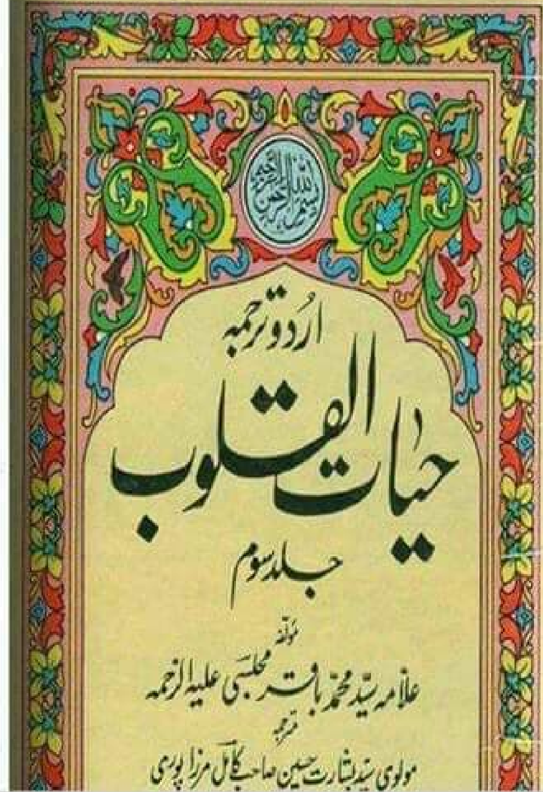
سورۃ بنی اسرائیل

کی ہے کہ ظالموں سے مراد وہ لوگ ہیں جنھوں نے آل محمدؐ پر ظلم کیا ہے اور آیت اس طرح نازل ہوئی ہے۔ وَلَا يَزِيْدُ ظَالِمِيْ آلِ مُحَمَّدٍ حَقَّهُمْ اِلَّا خَسَارًا۔

آٹھویں آیت: وَمَا ظَلَمُوْنَا وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۝ (پ بقرہ آیت ۵۰) یعنی ان لوگوں نے ہم پر ظلم نہیں کیا بلکہ خود اپنی ذات پر ظلم کرتے تھے۔ کلینی وغیرہم نے حضرت باقرؑ و کاظم علیہما السلام سے روایت کی ہے۔ کہ حق تعالیٰ اس سے بہت بلند و رفیع ہے کہ اس کی طرف ظلم کا گمان بھی کیا جائے بلکہ اس نے ہم اہلبیتؑ کو شامل کر کے فرمایا ہے اور ہم پر ظلم کو اپنے اوپر ظلم ہونا شمار کیا ہے یعنی جن لوگوں نے میری اماموں اور حجتوں پر ظلم و ستم کیا انہوں نے جو تکلیفیں اُن کو پہونچائی ہیں وہ خود اپنے اوپر ظلم کیا ہے کہ اپنے تئیں عذاب ابدی کا مستحق قرار دیا ہے۔

نویں آیت: اُحْشُرُوا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا وَاَزْوَاجَهُمْ (پ ۲۳ س صافات آیت ۲۲) علی بن ابراہیم نے کہا ہے یعنی جمع کرو ان لوگوں کو اور ان کے دوستوں اور مددگاروں کو جنھوں نے آل محمدؐ پر ظلم کیا ہے۔

دسویں آیت: وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۚ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ (پ ۲۸ سورہ حشر آیت ۷) یعنی جو کچھ رسولؐ نے تم کو دیا ہے یعنی جس بات کا حکم دیا ہے اس کو لے لو یعنی اس پر عمل کرو اور جس بات سے تم کو منع کیا ہے اس سے باز آجاؤ۔ اور عذاب خدا سے پرہیز کرو بیشک خدا سخت عذاب کرنے والا ہے۔ ابن ماہیار نے امیر المومنینؑ سے روایت کی ہے کہ خدا سے ڈرو اور آل محمدؐ پر ظلم کرنے سے باز رہو یقیناً خدا اس پر سخت عذاب کریگا جو آل محمدؐ پر ظلم کریگا



قرآنی آیات میں تبدیلی کر دی گئی۔

پر کوئی الزام نہیں۔ ابن ماہیار نے حضرت امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہے کہ یہ آیت حضرت قائمؑ کی شان میں نازل ہوئی ہے کہ جب وہ حضرت ظاہر ہوں گے تو بنی امیہ سے



شیعہ اور عقیدہ تحریفِ قرآن

وَقُلِ الْحَقُّ مِن رَّبِّكُمْ ۖ فَمَن شَاءَ فَلْيُؤْمِن وَمَن شَاءَ فَلْيَكْفُرْ ۚ إِنَّا أَعْتَدْنَا لِلظَّالِمِينَ نَارًا أَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا ۚ وَإِن يَسْتَغِيثُوا يُغَاثُوا بِمَاءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِي الْوُجُوهَ ۚ بِئْسَ الشَّرَابُ وَسَاءَتْ مُرْتَفَقًا

صاف کہہ دیں کہ یہ (قرآن) حق ہے تمہارے رب کی طرف سے، اب جس کا جی چاہے مان لے اور جس کا جی چاہے انکار کر دے۔ ہم نے (انکار کرنے والے) ظالموں کے لیے ایک آگ تیار کر رکھی ہے جس کی لپٹیں انہیں گھیرے میں لے چکی ہیں۔ وہاں اگر وہ پانی مانگیں گے تو ایسے پانی سے ان کی تواضع کی جائے گی جو تیل کی تلچھٹ جیسا ہوگا اور ان کا منہ بھون ڈالے گا، بدترین پینے کی چیز اور بہت بری آرام گاہ! (29)

سُورَةُ الْكَهْف

اور آپ کے اصحاب مراد ہیں ولیعلمن الکاذبین سے مراد آپ کے دشمن ہیں جو اپنے دعوے ایمان میں جھوٹے تھے۔

دوسری آیت: وَقُلِ الْحَقُّ مِن رَّبِّكُمْ فَمَن شَاءَ فَلْيُؤْمِن وَمَن شَاءَ فَلْيَكْفُرْ إِنَّا أَعْتَدْنَا لِلظَّالِمِينَ نَارًا أَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا (پ ۱۵ س کہف آیت ۲۹)

اے رسول کہدو کہ حق تمہارے پروردگار کی طرف سے ہے لہٰذا جو چاہے ایمان لائے اور جو شخص چاہے کفر اختیار کرے۔ بیشک ہم نے ظالموں کے لئے آگ کا عذاب تیار کر رکھا ہے جن کے پردے چاروں طرف سے گھیر لیں گے۔ کلینی اور علی ابن ابراہیم اور عیاشی نے بسند ہائے معتبر حضرت باقر و صادق علیہما السلام سے روایت کی ہے کہ حق سے مراد ولایت علی بن ابی طالب ہے اور ظالمین سے مراد آل محمد علیہم السلام پر ظلم کرنے والے ہیں۔ اور آیت اس طرح نازل ہوئی ہے انا اعتدنا للظالمین آل محمد حقهم نارا یعنی ہم نے اُن ظلم کرنے والوں کے لئے جنھوں نے آل محمد کا حق غصب کیا ہے جہنم کی آگ تیار کر رکھی ہے۔ ابن ماہیار نے حضرت صادقؑ سے روایت کی ہے کہ آیت اس طرح نازل ہوئی ہے قُلِ الْحَقُّ مِن رَّبِّكُمْ فِي وَلَايَةِ عَلِيٍّ یہاں تک کہ إِنَّا أَعْتَدْنَا لِظَالِمِي آلِ مُحَمَّدٍ حَقَّهُمْ نَارًا۔ اس کے معنی وہی ہیں جو گذر چکے۔

تیسری آیت: أُذِنَ لِلَّذِينَ يُقَاتَلُونَ بِأَنَّهُمْ ظُلِمُوا وَإِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ نَصْرِهِمْ لَقَدِيرٌ الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِن دِيَارِهِم بِغَيْرِ حَقٍّ إِلَّا أَن يَقُولُوا رَبُّنَا اللَّهُ (پ ۱۷ سورہ حج آیت ۳۹) یعنی ان کو کافروں سے جہاد کی اجازت دی گئی جن سے کفار لڑتے ہیں اس لئے کہ ہم سے کفر کرنے والوں نے اُن پر ظلم کیا ہے بیشک خدا اُن کی مدد کرنے پر قادر ہے جو ناحق اپنے گھروں سے نکالے گئے اور سوائے

اردو ترجمہ

حیات القلوب

جلد سوم

مؤلفہ

علامہ سید محمد باقر مجلسی علیہ الرحمہ

مترجمہ

مولوی سید بشارت حسین صاحب کامل مرزا پوری

ناشران

قرآنی آیات میں تبدیلی کر دی گئی۔

شیعہ اور عقیدہ تحریفِ قرآن



وفيه عنه عليه السلام أنّ في القرآن ما مضى وما يحدث وما هو كائن ، كانت فيه أسماء الرجال فألقيت وإنّما اسم الواحد منه في وجوه لا تُحصى يعرف ذلك الوصاة .

وفيه عنه (ع) : إنّ القرآن قد طُرح منه آي كثيرة ولم يزد فيه إلّا حروف ، وقد أخطأت به الكتبة وتوهمتها الرجال .

والحاصل فالأخبار من طريق أهل البيت (ع) أيضاً كثيرة إن لم تكن متواترة على أنّ القرآن الذي بأيدينا ليس هو القرآن بتمامه كما أُنزل على محمد (ص) بل منه ما هو خلاف ما أنزل الله ومنه ما هو مُحرَّف ومُغيَّر وأنّه قد حُذِفَ منه أشياء كثيرة منها اسم عليّ (ع) في كثير من المواضع ومنها لفظة آل محمد (ع) ومنها أسماء المنافقين ومنها غير ذلك وأنّه ليس على الترتيب المرضي عند الله وعند رسول الله (ص) كما في تفسير عليّ بن إبراهيم .

أما ما كان خلاف ما أنزل الله فهو قوله تعالى : كنتم خير أمة أخرجت للناس تأمرون بالمعروف وتنهون عن المنكر وتؤمنون بالله ، فقال أبو عبد الله (ع) لقارىء هذه الآية : خير أمة تقتلون أمير المؤمنين والحسين بن عليّ (ع)

مَشَارِقُ الشُّمُوسِ الدُّرِّيَّة
فِي
أَحَقِّيَّةِ مَذْهَبِ الأَخْبَارِيَّة

تأليف
العلامة الحجة السيد عدنان بن السيد علوي

شیعہ عالم علامہ سید عدنان اپنی کتاب مشارق الشموس الدریہ میں لکھتا ہے:

"جو قرآن ہمارے پاس ہے، وہ پورا قرآن نہیں ہے جیسا کہ حضرت محمدؐ پر نازل ہوا تھا بلکہ اس میں ایسا بھی ہے جو اس کے خلاف ہے جو اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا اور اس میں تحریف شدہ بھی شامل ہے اور اس میں بہت کچھ حذف کیا گیا ہے، جن میں بہت سی جگہوں سے علیؓ کا نام اور آلِ محمدؐ اور منافقوں کے نام اور اس کے علاوہ (بھی بہت کچھ حذف کیا گیا ہے)، اور یہ اس ترتیب سے نہیں جس ترتیب سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کے پاس ہے۔"

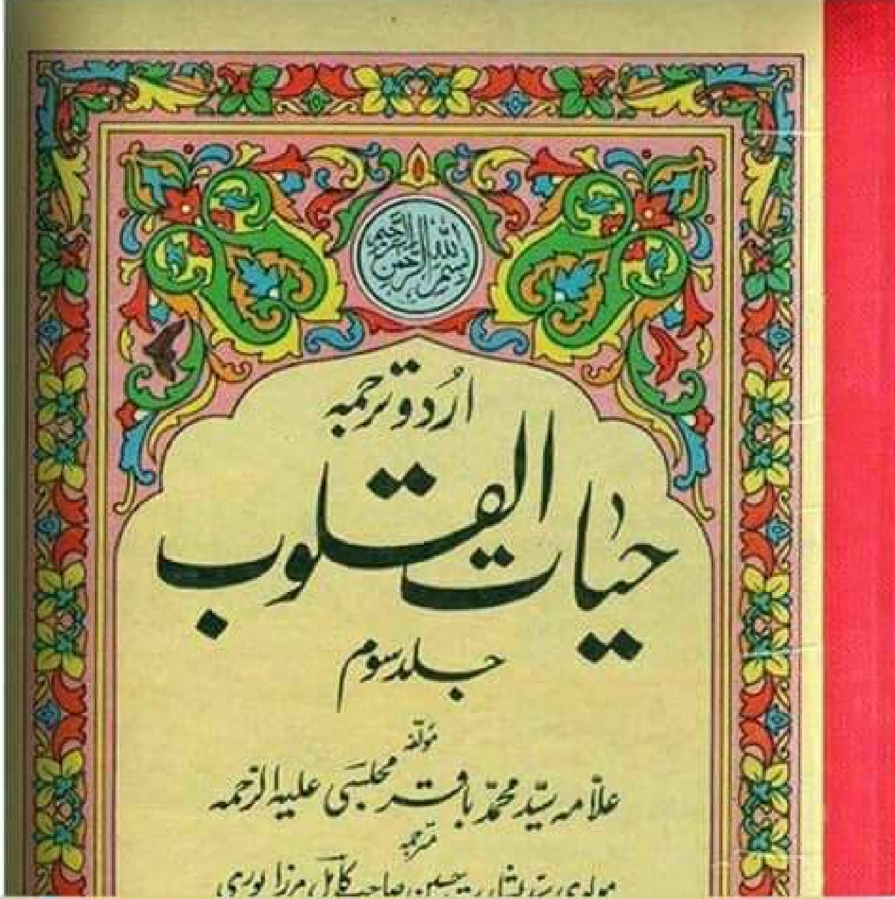


شیعہ اور عقیدہ تحریفِ قرآن

علی بن ابراہیمؒ نے تفسیر میں بیان کیا ہے کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ آیت اس طرح نازل ہوئی ہے وال ابراھیم وال عمران وال محمد علی العالمین۔ آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قرآن سے خارج کر دیا ہے۔

شیخ طوسیؒ نے مجالس میں بسند معتبر ابراہیم بن عبدالصمد سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت صادقؑ کو اس آیت کو اس طرح پڑھتے ہوئے سُنا ان اللہ اصطفیٰ آدم و نوحاً وال ابراھیم وال عمران وال محمد علی العالمین لیکن آلِ محمد کو قرآن سے نکال دیا حضرت نے فرمایا کہ یہ آیت اسی طرح نازل ہوئی ہے۔ کتاب تاویل الآیات میں امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہے کہ رسول خدا نے فرمایا کہ وائے ہو ان لوگوں پر کہ جب آلِ ابراہیم و آلِ عمران کو یاد کرتے ہیں خوش ہوتے ہیں اور جب آلِ محمدؐ کو یاد کرتے ہیں تو ان کے قلوب مکدر ہو جاتے ہیں اُسی خدا کی قسم ہے جس کے قبضۂ قدرت میں محمدؐ کی جان ہے۔ اگر ان میں سے کسی نے ستر پیغمبروں کے مثل عمل کیا ہوگا تو خدا اس کے عمل کو قبول نہ کرے گا اگر اس کے نامۂ عمل میں میری اور علی بن ابیطالب کی محبت و ولایت نہ ہو۔

ایضاً۔ ابن عباس سے روایت کی ہے کہ میں حضرت امیرالمومنینؑ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی یا ابا الحسن مجھ کو اس وصیت سے آگاہ فرمائیے جو آپ کو حضرت رسولؐ نے فرمائی ہے جناب امیرؑ نے فرمایا کہ بیشک خدا نے تمہارے لئے دینِ حق کو انتخاب کیا اور تمہارے لئے اس کو پسند فرمایا اور تم پر اپنی نعمت تمام کی کیونکہ تم اس کے سب سے زیادہ مستحق اور اہل تھے اور بیشک خدا نے اپنے پیغمبرؐ



آلِ محمدؐ کو قرآن سے نکال دیا گیا۔



شیعہ اور عقیدہ تحریفِ قرآن

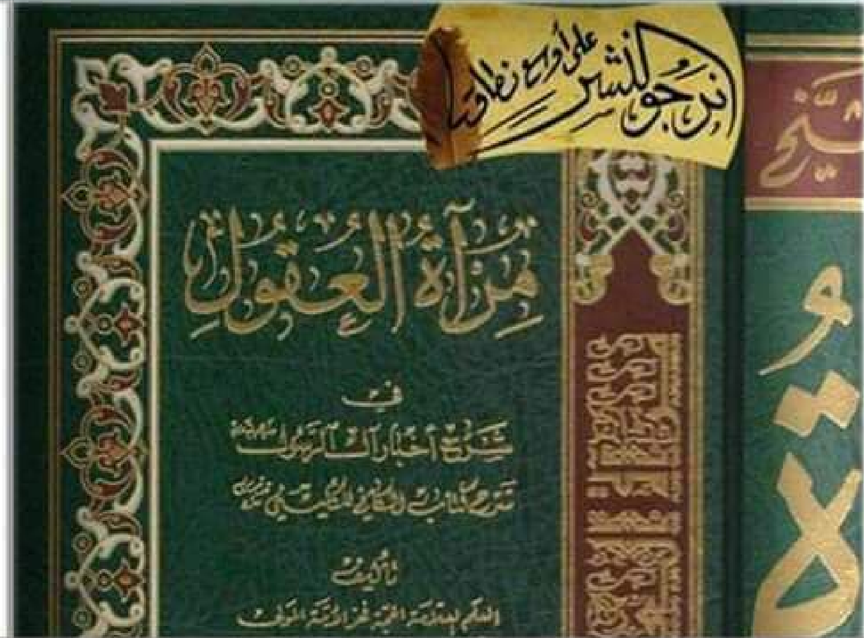
٢٨ - عَلِيُّ بْنُ الْحَكَمِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ الْقُرْآنَ الَّذِي جَاءَ بِهِ جَبْرَائِيلُ عليه السلام إِلَى مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله سَبْعَةَ عَشَرَ أَلْفَ آيَةٍ.

تَمَّ كِتَابُ فَضْلِ الْقُرْآنِ بِمَنِّهِ وَجُودِهِ وَيَتْلُوهُ كِتَابُ الْعِشْرَةِ



(الحديث الثامن والعشرون): موثق. وفي بعض النسخ عن هشام بن سالم موضع هارون بن مسلم، فالخبر صحيح ولا يخفى أن هذا الخبر وكثير من الأخبار الصحيحة صريحة في نقص القرآن وتغييره، وعندي أن الأخبار في هذا الباب متواترة معنى، وطرح جميعها يوجب رفع الاعتماد عن الأخبار رأساً بل ظني أن الأخبار في هذا الباب لا يقصر عن أخبار الإمامة فكيف يثبتونها بالخبر.

... يوجب رفع الاعتماد على القرآن لأنه إذا ثبت تحريفه ففي كل آية ...
... تجويزهم عليهم السلام على قراءة هذا القرآن والعمل به متواتر معلوم إذ لم ...
... الأصحاب أن أحداً من أئمتنا أعطاه قرآناً أو علمه قراءة، وهذا ...
... الأخبار، ولعمري كيف يجترئون على التكلفات الركيكة في تلك ...
... قيل في هذا الخبر إن الآيات الزائدة عبارة عن الأخبار القدسية أو ...
... الآيات أكثر وفي خبر لم يكن أن الأسماء كانت مكتوبة على الهامش ...
... والله تعالى يعلم وقال السيد حيدر الآملي في تفسيره أكثر القراء ...
... سور القرآن بأسرها مائة وأربعة عشر سورة وإلى أن آياته ستة آلاف ...
... وستون آية وإلى أن كلماته سبعة وسبعون ألفاً وأربعمائة وسبع وثلاثون ...
... حروفه ثلاثمائة آلاف واثنان وعشرون ألفاً وستمائة وسبعون حرفاً ...
... ثلاثة وتسعون ألفاً ومائتان وثلاثة وأربعون فتحة، وإلى أن ضماته ...
... مائة وأربع ضمات وإلى أن كسراته تسع وثلاثون ألفاً وخمسمائة ...
... كسرة، وإلى أن تشديداته تسعة عشر ألفاً ومائتان وثلاثة وخمسون ...
... مداته ألف وسبعمائة وواحد وسبعون مدة وإلى أن همزاته ثلاثة آلاف



اصول کافی کی ایک روایت کہ "ہشام بن سالم نے حضرت امام ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ
"جو قرآن جبرائیل امین حضور پاک ﷺ پر لے کر آئے تھے، اس میں سترہ ہزار آیات تھیں۔"
کے متعلق ملا باقر مجلسی لکھتا ہے کہ:
اٹھائیسویں حدیث: اس کی توثیق کی گئی ہے، اور بعض نسخوں میں ہارون بن مسلم کی جگہ ہشام بن سالم کا نام ہے،
لہذا یہ روایت صحیح ہے اور یہ بات پوشیدہ نہیں کہ یہ روایت اور بہت سی صحیح روایات قرآن مجید میں کمی اور تحریف پر صراحت کرتی ہیں۔
اور میرا موقف یہ ہے کہ اس موضوع کی روایات متواتر معنوی ہیں،
اور اگر ان تمام روایات کو چھوڑ دینا (تسلیم نہ کرنا) ہر قسم کی روایات کو کلیتاً ختم کر دیتا ہے۔
اور میرا گمان یہ ہے کہ اس موضوع کی روایات امامت والی روایات سے کم نہیں ہیں،
تو لوگ (امامت) کو روایات کے ذریعہ کیسے ثابت کرتے ہیں (اگر تحریفِ قرآن کو نہیں مانتے تو)۔

"مرآۃ العقول فی شرح اخبار آلِ الرسول، جلد:۱۲، صفحہ:۵۲۵"



شیعہ اور عقیدہ تحریفِ قرآن

کو ثر پر وارد ہوں اور صفار نے بصائر الدرجات میں اور عیاشی نے تفسیر میں حدیث ثقلین
کو بسند ہائے بسیار طرق اہل بیت سے روایت کی ہے اور بصائر میں حضرت امام محمد باقرؑ
سے روایت کی ہے کہ خدا نے زمین میں تین محترم چیزیں قرار دی ہیں۔ قرآن۔ میری عترت
اور خانہ خدا ہے۔ لیکن قرآن میں لوگوں نے تحریف کی اور تغیر کر دیا۔ اسی طرح کعبہ کو بھی

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) کے ساتھ ضم کرنا کچھ فائدہ نہیں رکھتا خاص کر عترت کچھ دخل نہ ہوگا بلکہ ہر شخص اور
ہر چیز اسی طرح ہے کہ حسب کتاب کے موافق ہو تو حجت ہوگی لہٰذا عترت کی تخصیص کرنا اور یہ قطعی فرمانا
کہ وہ اور کتاب آپس سے تا روز قیامت جدا نہ ہوں گے اس بات کی دلیل ہے کہ انہی کا قول تنہا
حجت ہے۔ اور حاتم نے اس حدیث میں یہ احتمال کیا ہے کہ اجماع اہلبیت علیہم السلام حجت ہے
مگر اس سے کچھ فائدہ نہیں ہوتا کیونکہ یہ معلوم ہے کہ ان کا اس پر اجماع ہے کہ حضرت امیرالمومنین
علیہ السلام بعد جناب رسول خداؐ بلا فاصلہ ان کے خلیفہ ہیں لیکن شاذ و نادر اس اجماع سے کسی کا
خارج ہو جانا مضر نہیں رکھتا باوجودیکہ اسی حدیث سے یہ استدلال کرنا ممکن ہے کہ ہر زمانہ میں ایک
معصوم امام کا ہونا ضروری ہے۔ اس لئے کہ ہم جانتے ہیں کہ جناب رسول خداؐ نے ہم کو صرف اس
لئے اس کلام سے مخاطب فرمایا تاکہ ہمارا عذر قطع کر دیں اور امر دین میں ہم پر حجت تمام کر دیں اور
ہماری رہنمائی اس چیز کی طرف فرما دیں جس کے سبب ہم شک و شبہ سے نجات پائیں اور نیز یہ
ثابت کی روایت میں جو کچھ مذکور ہے وَهُمَا الْخَلِيفَتَانِ مِنْ بَعْدِي یعنی کتاب و عترت دونوں
میرے بعد میرے خلیفہ و جانشین ہیں کیونکہ معلوم ہے کہ اس سے یہی مراد ہے کہ جس چیز کو میری حالت
حیات میں میری طرف رجوع کرتے تھے چاہئے کہ میرے بعد ان کی طرف رجوع کرو ہم کہتے ہیں کہ
یہ امر دو حال سے خالی نہیں اول یہ کہ ان کا اجماع حجت ہے جیسا کہ مخالفین نے سمجھا ہے۔ دوسرے یہ
کہ ہر زمانہ میں ان کے درمیان ایک معصوم رہتا ہے جس کا قول حجت ہے تو اگر قول اول مراد ہو تو اس
صورت میں جناب رسول خدا نے حجت ہم پر تمام نہیں کی اور ہمارا عذر قطع نہیں کیا اس لئے کہ ہمارے
درمیان اپنا ایسا کوئی خلیفہ نہیں چھوڑا جو ان کا قائم مقام ہو کیونکہ ہر مسئلہ میں واجب نہیں کہ ان کا اجماع
منعقد ہوا اور جس پر ان کا اجماع ہو گیا ہے وہ شاید مسائل شریعت ہزار اجزاء میں سے ایک جزو پر
ہوا ہو۔ لہٰذا کس طرح شریعت میں ہم پر حجت تمام ہوتی ہے اس شخص کے بارے میں جس سے ہماری
کوئی حاجت پوری نہ ہو سکے لیکن بہت ہیں سے کم اس لئے یہ دلیل اس پر ہے (بقیہ حاشیہ صفحہ پر)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اردو ترجمہ

حیات القلوب

جلد سوم

مؤلفہ

علامہ سید محمد باقر مجلسی علیہ الرحمہ

مترجمہ

مولوی سید بشارت حسین صاحب کامل مرزا پوری

ناشران

امامیہ کتب خانہ مغل حویلی اندرون موچی دروازہ لاہور

[illegible]

ترجمہ: یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ہم چاہتے ہیں کہ زمین کے اندر بسنے والے کمزوروں پر مہربانی کر کے انہیں امام اور وارث بنا دیں، زمین میں انہیں غلبہ دے دیں اور فرعون ہامان اور ان کے لشکروں کو وہی کچھ دکھا دیں جس سے وہ گھبراتے تھے۔۔۔۔۔ اس کی تفسیر یہ ہے

"ونرید ان نمن علی الذین استضعفوا الخ" پارہ ۲۰، رکوع ۴، آیت کریمہ کی تعبیر و تفسیر میں وارد ہوا ہے کہ یہ مثال جو اللہ تعالیٰ نے بیان فرمائی، حضور ﷺ کی اہل بیت کی ہے تاکہ آپ کی تسلی کا سبب بن جائے کیونکہ فرعون و ہامان اور قارون نے بنی اسرائیل پر ظلم و ستم ڈھائے، انہیں اور ان کی اولاد کو قتل کیا، ان لوگوں کی مثال اس امت میں ابوبکر و عمر و عثمان ہیں، اور وہ لوگ ہیں جو ان کے ماننے والے ہیں۔ ان لوگوں نے اہل بیت کے قلع قمع میں کوشش کی۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو یہ وعدہ دیا کہ ہم نے جس طرح موسیٰ کی پیدائش کو پوشیدہ رکھا اور ان کو فرعون سے غائب کر دیا پھر انہیں ظاہر کیا، فرعون اور اس کے ماننے والوں پر غالب کیا اور تمام کو ان کے ہاتھوں ہلاک کر دیا، اسی طرح امام قائم کی ولادت کو پوشیدہ رکھیں گے اور اس دور کے فرعون سے چھپا کر رکھیں گے، ان سے اپنا بدلہ لیں گے۔ لہٰذا آیت کی تاویل اس طرح ہوگی:

ہم چاہتے ہیں کہ ان لوگوں پر احسان کریں جنہیں زمین میں کمزور بنا دیا گیا (یعنی اہل بیت) اور ہم انہیں امام بنائیں اور انہیں زمین کا وارث بنائیں تاکہ باطل کو بھگائیں اور حق کو ظاہر کریں اور ہم فرعون و ہامان یعنی ابوبکر و عمر اور ان کے ساتھیوں کو دکھائیں گے کہ اہل بیت کے حقوق انہوں نے کس طرح غصب کیے اور ان سے کشت و خون کا بدلہ لیں گے، یعنی قائم آل محمد ان کو قتل کریں گے اور عذاب دیں گے۔

[illegible]

أن تدعو الله فتمجّده و تحمده وتسبّحه وتهلّله وتثني عليه و تصلّي على النبيّ ﷺ، ثمّ سل تعط.

٥ ـ عليّ بن إبراهيم، عن أبيه، عن حمّاد، عن حريز، عن زرارة، عن أبي جعفر ﷺ قال: الدّعاء بعد الفريضة أفضل من الصّلاة تنفّلاً.

٦ ـ الحسين بن محمّد الأشعريّ، عن عبدالله بن عامر، عن عليّ بن مهزيار، عن فضالة بن أيّوب، عن عبدالله بن سنان قال: قال أبوعبدالله ﷺ: من سبّح تسبيح فاطمة الزّهراء ﷺ قبل أن يثني رجليه من صلاة الفريضة غفر الله له و[ل]يبدأ بالتكبير.

٧ ـ عدّة من أصحابنا، عن أحمد بن محمّد بن خالد، عن يحيى بن محمّد، عن عليّ ابن النّعمان، عن ابن أبي نجران، عن رجل، عن أبي عبدالله ﷺ قال: من سبّح الله في دبر الفريضة تسبيح فاطمة الزّهراء ﷺ [ا]لمائة مرّة و أتبعها بلا إله إلاّ الله غفر [الله] له.

الکھیری حسین بن ثویر اور ابوسلمہ سراج سے روایت کرتا ہے کہ ان دونوں نے کہا کہ ہم نے حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سنا، آپ ہر فرض نماز کے بعد چار مردوں اور چار عورتوں پر لعنت کیا کرتے تھے، فلاں، فلاں، فلاں اور معاویہ ان کا نام لے کر اور فلانیہ اور فلانیہ اور ہند اور ام الحکم ہمشیرہ معاویہ۔

[illegible] مسكان، عن أبي بصير، عن أبي عبدالله ﷺ قال: في تسبيح فاطمة صلّى الله عليها يبدأ بالتكبير أربعاً وثلاثين، ثمّ التحميد ثلاثاً وثلاثين، ثمّ التسبيح ثلاثاً وثلاثين.

١٠ ـ محمّد بن يحيى، عن محمّد بن الحسين، عن محمّد بن إسماعيل بن بزيع، عن الخيبريّ، عن الحسين بن ثوير و أبي سلمة السرّاج قالا: سمعنا أباعبدالله ﷺ و هو يلعن في دبر كلّ مكتوبة أربعة من الرّجال وأربعاً من النساء فلان وفلان وفلان ومعاوية ويسمّيهم وفلانة وفلانة و هند و أمّ الحكم أخت معاوية.

١١ ـ أحمد بن إدريس، عن محمّد بن أحمد رفعه قال: قال أبو عبدالله ﷺ: إذا شككت في تسبيح فاطمة الزّهراء ﷺ فأعد.

١٢ ـ عنه عن محمّد بن أحمد، عن يعقوب بن يزيد، عن محمّد بن جعفر، عمّن ذكره،

کتاب مستطاب

الشافی

ترجمہ

فروعِ کافی

جلد دوم

ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ)

ناظم آباد، کراچی



شیعہ اور عقیدہ تحریفِ قرآن

"شیعہ عالم علامہ میرزا حبیب اللہ الخوئی نے شرح نہج البلاغہ میں بہت سی تحریف زدہ آیات کو بیان کیا ہے، جن کا نزول ان کے مطابق یوں تھا اور جو موجودہ قرآن میں مختلف ہیں۔
اس کے علاوہ انہوں نے سورتوں **سورۃ ولایت** اور **سورۃ النورین** کا بھی ذکر کیا ہے جو ان کے مطابق قرآن مجید کا حصہ ہیں۔"

وفي الصافات قوله: (وقفوهم إنهم مسئولون في ولاية علي ما لكم لا تناصرون).

وفي النساء قوله تعالى: (أم يحسدون الناس على ما آتيهم الله من فضله فقد آتينا آل إبراهيم وآل محمد الكتاب والحكمة وآتيناهم ملكاً عظيماً)

وفي الزمر قوله: (فإما نذهبن بك فإنا منهم منتقمون بعلي بن أبي طالب) ورواه الطبرسي أيضاً عن جابر بن عبد الله الأنصاري.

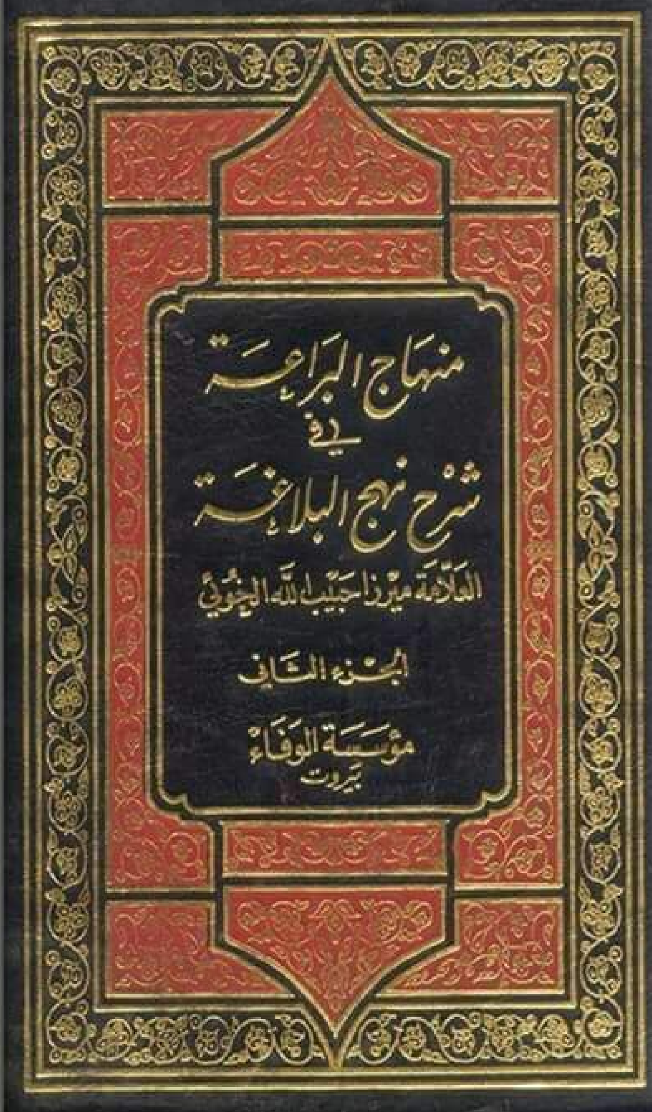
وفي طه قوله تعالى: (ولقد عهدنا إلى آدم من قبل كلمات في محمد وعلي وفاطمة والحسن والحسين والتسعة من ذرية الحسين فنسي ولم نجد له عزماً) ورواه أيضاً في الكافي عن الصادق عليه السلام إلا أن في آخره والأئمة من ذريتهم بدل قوله والتسعة، ثم قال هكذا والله نزلت على محمد صلى الله عليه وآله

وفي النجم قوله تعالى: (وأوحى إلى عبده في علي ليلة المعراج ما أوحى)

وفي آية الكرسي: (الله لا إله إلا هو الحي القيوم لا تأخذه سنة ولا نوم له ما في السموات وما في الأرض وما تحت الثرى، عالم الغيب والشهادة هو الرحمن الرحيم من ذا الذي يشفع عنده)

وفي الأحزاب قوله: (وكفى الله المؤمنين القتال بعلي بن أبي طالب وكان الله قوياً عزيزاً)

ومنها سورة الولاية: (بسم الله الرحمن الرحيم يا أيها الذين



٢٨- عليُّ بن الحكم، عن هشام بن سالم، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: إنَّ القرآن الّذي جاء به جبرئيل عليه السلام إلى محمّد صلى الله عليه وآله سبعة عشر ألف آية.

تم كتاب فضل القرآن بمنه وجوده ويتلوه كتاب العشرة

قوله (ان القرآن الذى جاء به جبرئيل «ع» الى النبى «ص» سبعة عشر ألف آية) قيل فى كتاب سليم بن قيس الهلالى(١) أن أمير المؤمنين «ع» بعد وفات رسول الله «ص» لزم بيته وأقبل على القرآن يجمعه ويؤلفه فلم يخرج من بيته حتى جمعه كله و كتب على تنزيله الناسخ والمنسوخ منه والمحكم والمتشابه والوعد والوعيد وكان ثمانية عشر ألف آية انتهى، وقال صاحب اكمال الاكمال شارح مسلم نقلا عن الطبرسى ان آى القرآن ستة آلاف وخمسمائة منها خمسة آلاف فى التوحيد و بقيتها فى الاحكام والقصص والمواعظ أقول كان الزائد على ذلك مما فى هذا الحديث سقط بالتحريف واسقاط بعض القرآن وتحريفه ثبت من طرقنا بالتواتر معنى كما يظهر لمن تأمل فى كتب الاحاديث من أولها الى آخرها

تم كتاب فضل القرآن بمنه وجوده و يتلوه كتاب العشرة من كتاب الكافى تصنيف محمد بن يعقوب رحمه الله تعالى.

---

(١) قوله «قيل فى كتاب سليم» أقول أما كلمة سبعة عشر ألف آية فى هذا الخبر فكلمة «عشر» زيدت قطعاً من بعض النساخ أو الرواة وسبعة آلاف تقريب كما هو معروف فى احصاء الامور لغرض آخر غير بيان العدد كما يقال أحاديث الكافى ستة عشر ألف والمقصود بيان الكثرة والتقريب لا تحقيق العدد فان عدد آى القرآن بين الستة والسبعة آلاف، والعجب من هذا القائل الذى لا اعرفه ومن جماعة يعمدون الى كتاب غير ثابت الصحة ثم الى كلمات منه كانت فى معرض التغيير والتصحيف ورأوا الاختلاف فيها أكثر من ما تقمرة ثم يطمئن أنفسهم بالمشكوك و يعتمدون عليه ويجعلونه دليلا على ثبوت التغيير فى القرآن العظيم الذى تداولته آلاف الوف من النفوس وهل يتصور من عاقل ان يجعل كتاب سليم بن قيس مقدماً على القرآن و أليق بالاعتماد وأولى بالقبول منه وقد حكم جل محققى الطائفة بكونه مجعولا ورأوا من اختلاف نسخه ما لا يحصى و اشتماله على ما هو خلاف المعلوم بالتواتر. ولا أدرى ما أقول فيمن يتظاهر بالخروج عن معتاد النفوس السالمة و أما دفع شبهة تواتر التحريف فقد بيناه فى حاشية الوافى تفصيلا فلا نطيل بالتكرار. (ش)

الكافى

الاصول والروضة

لثقة الاسلام ابى جعفر محمد بن يعقوب الكلينى

وشرح جامع

للمولى محمد صالح المازندرانى

المتوفى ١٠٨١ هـ / ١٠٨٦ هـ

مع تعاليق عليه، للعالم المتبحر

الحاج الميرزا ابو الحسن الشعرانى دام ظله

من منشورات

المكتبة الاسلامية

طهران شارع بوذرجمهرى

تلفن ٥٢١٩٤٦

كتاب الغيبة | أبو جعفر الطوسي | مكتبة الألفين الكويت

— ٢٨٢ —

(الفضل بن شاذان) عن عثمان بن عيسى عن صالح بن أبي الأسود عن أبي عبد الله ﷺ (قال) ـ ذكر مسجد السهلة ـ فقال له : أما إنه منزل صاحبنا إذا قدم بأهله .

(عنه) عن موسى بن سعدان عن عبد الله بن القاسم الحضرمي عن أبي سعيد الخراساني (قال) : قلت لأبي عبد الله ﷺ : المهدي والقائم واحد ؟ فقال : نعم فقلت : لأي شيء سمي المهدي ؟ قال : لأنه يهدي الى كل أمر خفي ،وسمي القائم لانه يقوم بعد ما يموت ، إنه يقوم بأمر عظيم (١) .

(عنه) عن ابن محبوب عن عمرو بن شمر عن جابر عن أبي جعفر ﷺ (قال) : من أدرك منكم قائمنا فليقل حين يراه : السلام عليكم يا أهل بيت النبوة ومعدن العلم وموضع الرسالة .

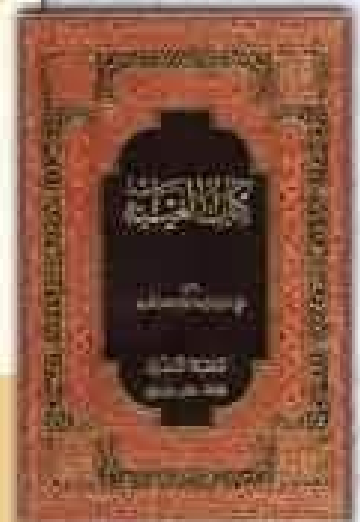
(عنه) عن عبد الرحمان بن أبي هاشم عن علي بن أبي حمزة عن أبي بصير عن أبي عبدالله ﷺ (قال) : إن أصحاب موسى ابتلوا بنهر ،وهو قول الله عزوجل: (إن الله مبتليكم بنهر) ، وإن أصحاب القائم يبتلون بمثل ذلك .

(عنه) عن عبد الرحمان عن ابن أبي حمزة عن أبي بصير عن أبي عبدالله ﷺ (قال) : القائم يهدم المسجد الحرام حتى يرده الى أساسه ، ومسجد الرسول (ص) الى أساسه ، ويرد البيت الى موضعه واقامه على أساسه ، وقطع أيدي بني شيبة السرّاق وعلقها على الكعبة .

(عنه) عن علي بن الحكم عن سفيان الجريري عن أبي صادق عن أبي جعفر ﷺ (قال) : دولتنا آخر الدول ، ولم يبق أهل بيت لهم دولة إلا ملكوا قبلنا لئلا يقولوا اذا رأوا سيرتنا إذ ملكنا سرنا مثل سيرة هؤلاء ، وهو قول الله عز وجل (والعاقبة للمتقين) .

(عنه) عن عبدالرحمان بن أبي هاشم والحسن بن علي عن أبي خديجة

(١) ـ هذا الخبر مع بعض نظائره وبيان المراد من موته قدتقدم (ص٢٦٠) .



يقول الله تبارك وتعالى : ﴿ إنما يعمر مساجد الله من آمن بالله واليوم الآخر وأقام الصلاة وآتى الزكاة ولم يخش الا الله فعسى أولئك أن يكونوا من المهتدين ﴾
ومهدي الشيعة : يهدم المساجد !!

علامہ طبرسی نے یہ تسلیم کر لیا ہے کہ رسول کریم ﷺ کی ازواج مطہرات کو جو عظیم مرتبہ اور ممتاز مقام حاصل ہوا وہ دنیا کی کسی عورت کو میسر نہیں چاہے وہ کتنی صالحہ اور عابدہ زاہدہ کیوں نہ ہو کیوں کہ ان عورتوں کو جو حضور ﷺ سے نسبت مل گئی وہ کسی کو ملنی ناممکن ہے، ان حالات میں انتہائی حیرت کا مقام ہے کہ جن مقدس شخصیات کو اللہ نے اتنا مرتبہ عطا کیا شیعہ انہیں کبھی تو معاذ اللہ منافقہ کبھی کافرہ اور کبھی مرتدہ تک کہنے سے نہیں شرماتے، اور ہر نماز کے بعد ان پر لعنت بھیجنے کو اپنا شعار بنائے بیٹھے ہیں، اگر واقعی ان مقدس عورتوں میں اس قسم کی علامات یا اوصاف پائے جاتے ہوتے تو اس کا اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ علم ہوتا اور وہ اس کے جانتے ہوئے انہیں انہیں دنیا کی بے مثال عورتیں اور اپنی نیک بندیاں نہ فرماتا کیونکہ وہ دلوں کے راز اور خفیہ باتوں کا جاننے والا ہے، لہٰذا معلوم ہوا کہ اللہ رب العزت نے جو کچھ ازواج مطہرات کے فضائل و کمالات بیان فرمائے وہ مبنی بر حقیقت ہیں اس میں شک و شبہ کرنا در اصل اللہ تعالیٰ کو جھوٹا کہنے کے مترادف ہے

١١٧ — سورة الأحزاب

وَالْحَافِظِينَ فُرُوجَهُمْ وَالْحَافِظَاتِ وَالذَّاكِرِينَ اللَّهَ كَثِيرًا وَالذَّاكِرَاتِ أَعَدَّ اللَّهُ لَهُم مَّغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا ﴿٣٥﴾.

● **القراءة:** قرأ أهل المدينة وعاصم: ﴿وَقَرْنَ﴾ بفتح القاف. وقرأ الباقون وهبيرة عن حفص عن عاصم: ﴿وَقِرْنَ﴾ بكسر القاف. وفي الشواذ قراءة الأعرج وأبان بن عثمان: ﴿فَيَطْمِعَ الَّذِي﴾ بكسر العين.

● **الحجة:** قال أبو علي: قوله: ﴿وَقِرْنَ﴾ لا يخلو: إما أن يكون من القرار أو الوقار، فإن كان من الوقار، فهو مثل عِدن وزِنَّ، مما يحذف فيها الفاء، وهي واو فيبقى من الكلمة عِلن، وإن كان من القرار، فيكون الأمر اقررن، فيبدل من العين الياء كراهة التضعيف، كما أبدل في قيراط ودينار، فيصير لها حركة الحرف المبدل منه، ثم تلقى الحركة على الفاء، فتسقط همزة الوصل لتحرك ما بعدها، فتقول: قِرن، لأن حركة الراء كانت كسرة في تقرُّ، ألا ترى أن القاف متحرك بها.

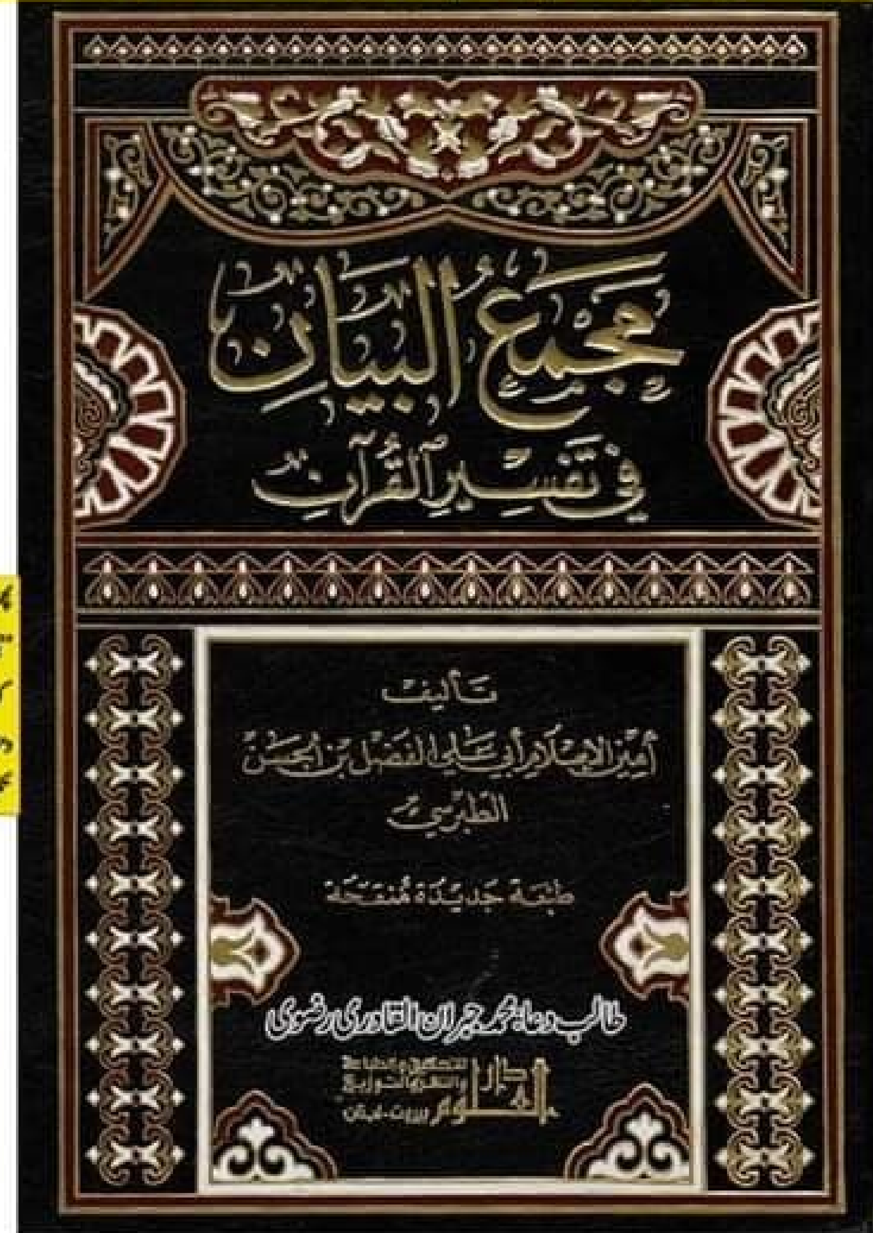
وأما من فتح فقال: ﴿وَقَرْنَ﴾ فمن لم يجز قررت بالمكان أقر، وإنما يقول: قررتُ أقِرُّ، فإن فتح القاف عنده لا يجوز، ومن أجاز ذلك جاز على قوله ﴿قَرْنَ﴾ كما جاز ﴿ظَلْتَ﴾ وهي لغة

پھر اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کی ازواج کی وہ فضیلتیں بیان فرمائیں، جو دنیا کی تمام عورتوں کو حاصل نہیں وہ اس آیت کریمہ میں موجود ہیں۔ "لستن کاحد من النساء" زجاج نے کہا اللہ رب العزت نے اس آیت میں "کواحدۃ من النساء" کے الفاظ ایسی جگہ ذکر نہ فرمائے کہ لفظ واحد کی بجائے لفظ "احد" میں نفی عام ہے، اور حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اس کا معنی یہ بیان کیا ہے۔ تمہاری قدر و منزلت میرے نزدیک ایسی ہے جو تمہارے سوا دنیا کی کسی دوسری عورت کی نہیں، چاہے وہ کتنی ہی صالح ہو۔ تم میرے نزدیک بہت زیادہ تکریم والی ہو۔ میں تم پر بہت مہربان ہوں۔ تمہارا ثواب میرے نزدیک اس لیے بہت زیادہ ہے کہ تم میرے محبوب ﷺ کی بیویاں ہو۔

برجاه: واسعة، وفي أسنانه برج إذا تفرق ما بينها.

● **الإعراب:** قوله: ﴿لِيُذْهِبَ﴾ اللام يتعلق بمحذوف، تقديره: وإرادته ليذهب، ويجوز أن يتعلق بيريد ﴿أَهْلَ الْبَيْتِ﴾ منصوب على المدح، تقديره: أعني أهل البيت، ويجوز أن يكون منادى مضافاً، ويجوز في العربية جر اللام، ورفعها، فالجر على أن يكون بدلاً من كم والرفع على المدح.

● **المعنى:** ثم أظهر سبحانه فضيلتهن على سائر النسوان بقوله: ﴿يَا نِسَاءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَأَحَدٍ مِّنَ النِّسَاءِ﴾ قال الزجاج: لم يقل كواحدة من النساء، لأن أحداً لنفي العام، وقال ابن عباس معناه: ليس قدركن عندي كقدر غيركن من النساء الصالحات، أنتن أكرم علي فأنا بكن أرحم، وثوابكن أعظم لمكانكن من رسول الله ﷺ ﴿إِنِ اتَّقَيْتُنَّ﴾ لله شرط عليهن التقوى، ليبين سبحانه أن فضيلتهن بالتقوى، لا باتصالهن بالنبي ﷺ ﴿فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ﴾ أي: لا ترققن القول، ولا تلنّ الكلام للرجال، ولا تخاطبن الأجانب مخاطبة تؤدي إلى طمعهم، فتكن كما



''علل الشرائع'' میں ابن بابویہ نے امام محمد باقر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جب امام قائم ظاہر ہوں گے تو وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو زندہ کریں گے تا کہ ان پر حد لگائیں اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی طرف سے انتقام لیں۔

۲۷۔ سنی فقہ میں ہے کہ بی بی عائشہ کہتی ہے کہ حضور نے فرمایا کہ عائشہ تو مجھے شادی سے پہلے خواب میں دو مرتبہ دکھائی گئی۔ فرشتہ تجھے ریشمی چادر میں لایا۔ جب میں نے چادر کھولی فاذا ھی انت میں تو اس میں تھی۔

بخاری شریف۔ جلد ۳ کتاب الرویا باب الحریر فی المنام

نوٹ۔ بی بی عائشہ کوئی امریکن میم یا یورپ لیڈی تو نہیں تھی کہ بہت دور رہتی تھی اور اس کے رشتہ کی خاطر اس کا فوٹو دکھانا پڑا۔ حضور پاک اور عائشہ دونوں مکہ میں رہتے تھے اور بقول اہلسنت وہ چھ سال کی تو تھی۔ پس حضور پاک تو خود عائشہ کو دیکھ سکتے تھے۔ اس لئے یہ تصویر والا ڈھکوسلا محض کفریات ہے۔

۲۸۔ سنی فقہ میں ہے کہ بی بی عائشہ کہتی ہے کہ تزوجہا وھی بنت ستہ سنین کہ حضور نے مجھ سے نکاح کیا تو میں چھ سال کی تھی اور میری رخصتی ہوئی تو میں نو سال کی تھی۔

بخاری شریف جلد ۳ کتاب النکاح

نوٹ۔ مکہ کی زلیخا بی بی عائشہ میں کیا رکھا تھا کہ حضور پاک نے اپنی ہم عمر بیویوں کے ہوتے ہوئے یا دوسری جوان عورتوں کے ملنے کے باوجود چھ سالہ ننھی اماں جی سے اپنے پچاس برس کے سن میں شادی رچائی۔

حقیقت فقہ حنفیہ

در جواب

حقیقت فقہ جعفریہ



حجۃ الاسلام مولانا غلام حسین صاحب قبلہ نجفی فاضل عراق

اصلی قرآن حضرت علیؓ نے گم کر دیا تھا جس کو امام مہدی قیامت کے قریب بوقت ظہور اپنے ساتھ لائیں گئے (نعمت اللہ جزائری)

حضرت علیؓ نے جب حضورؐ کی وصیت کے مطابق قرآن مجید کو ایک جگہ جمع کر کے صحابہؓ کے پاس لائے تو حضرت عمرؓ نے انہیں کہا نہ ہمیں تمہاری ضرورت ہے اور نہ ہی تمہارے جمع کردہ قرآن کی ہمارے پاس حضرت عثمانؓ کا لکھا ہوا قرآن مجید ہے یہ سن کر جناب علی المرتضیٰؓ نے انہیں کہا اچھا اب تم آج کے بعد اس قرآن کو نہ دیکھ سکو گے اور میرے فرزند مہدی کے ظہور سے قبل کسی کو بھی اس کا دیکھنا ناممکن ہے یعنی وہ جب آئیں گے تو اصل قرآن کو اپنے ساتھ لائیں گے اور لوگوں کو سنائیں گے

انوار النعمانیہ جلد دوم ص ۳۱۵

آلاف آية ومائتا آية وستّ وثلاثون آية؛ وجميع حروف القرآن ثلاثمائة ألف حرف [و]حد وعشرون ألف حرف ومائتان وخمسون حرفاً.

والظاهر أنّ هذا القول إنّما صدر منهم لأجل مصالح كثيرة، منها سدّ باب الطعن [عل]يها بأنّه إذا جاز هذا في القرآن فكيف جاز العمل بقواعده وأحكامه؛ مع جواز [تطر]وق التحريف لها، وسيأتي الجواب عن هذا كيف وهؤلاء الأعلام رووا في مؤلّفاتهم أخباراً كثيرة تشتمل على وقوع تلك الأمور في القرآن؛ وأنّ الآية هكذا أنزلت ثمّ غيّرت إلى هذا.

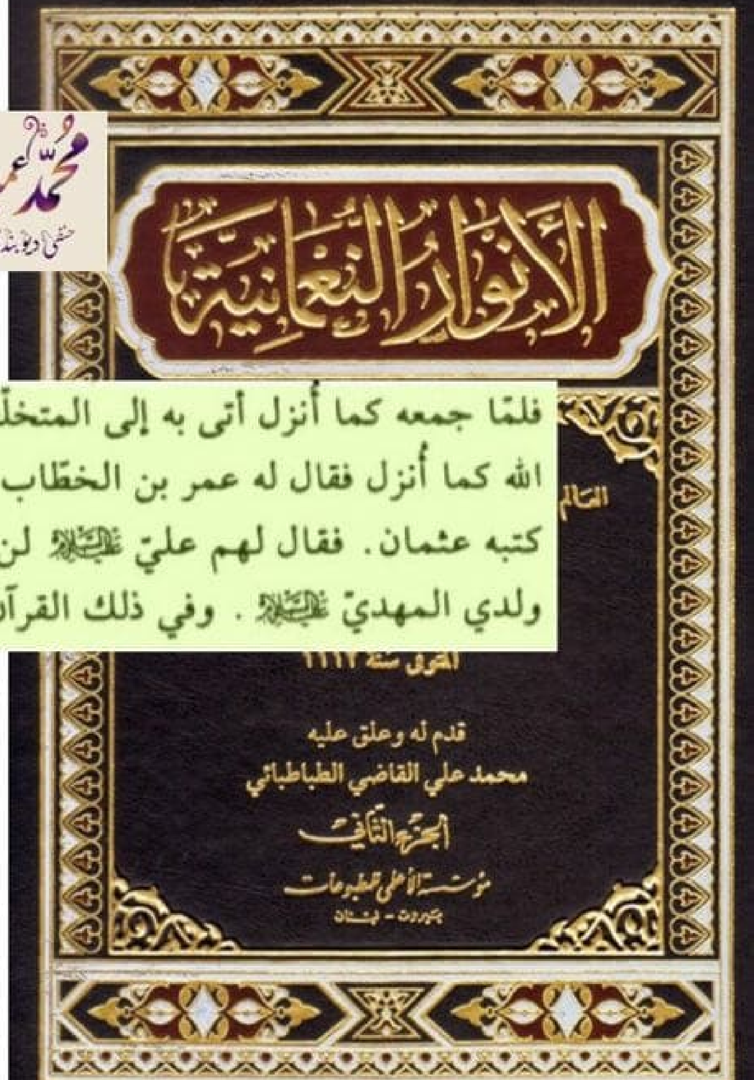
الرابع أنّه قد حكى شيخنا الشهيد طاب ثراه عن جماعة من القراء أنهم قالوا ليس

فلمّا جمعه كما أُنزل أتى به إلى المتخلّفين بعد رسول الله ﷺ؛ فقال لهم هذا كتاب الله كما أُنزل فقال له عمر بن الخطّاب لا حاجة بنا إليك ولا إلى قرآنك، عندنا قرآن كتبه عثمان. فقال لهم عليّ عليه السلام لن تروه بعد هذا اليوم ولا يراه أحد حتّى يظهر ولدي المهديّ عليه السلام. وفي ذلك القرآن زيادات كثير وهو خالٍ من التحريف؛ وذلك

فلمّا جمعه كما أُنزل أتى به إلى المتخلّفين بعد رسول الله ﷺ؛ فقال لهم هذا كتاب الله كما أُنزل فقال له عمر بن الخطّاب لا حاجة بنا إليك ولا إلى قرآنك، عندنا قرآن كتبه عثمان. فقال لهم عليّ عليه السلام لن تروه بعد هذا اليوم ولا يراه أحد حتّى يظهر ولدي المهديّ عليه السلام. وفي ذلك القرآن زيادات كثير وهو خالٍ من التحريف؛ وذلك

ينشره وقد صار ضرره أكثر من نفعه بل لا نفع يتصور في نشره.

فإنه جهز السلاح للعدو وهيأه وأداه إلى أيدي خصماء الإسلام ولذا إذا نظر العلامة الأكبر بطل العلم المتبحر في العلوم الإسلامية آية الله الحاج ميرزه فتح الله الشهير بـ(شيخ الشريعة) الأصفهاني رحمه الله إلى كتاب فصل الخطاب قال ما هذا لفظه الشريف: (كاش قلم مؤلفش مى شكست واين كتاب را تأليف نميكرد) كما نقل لنا ذلك جمع من مشايخنا وأساتذتنا الثقات من تلامذته قدس سره ويقال أن بعض أعداء الدين وخصماء المذهب حرضه على تأليف ذلك الكتاب وهو رحمه الله لم يشعر بذلك الغرض الفاسد وليس هذا الحدس أو النقل ببعيد والله العاصم.



نبی ﷺ کی وفات کے بعد اصلی قرآن علیؓ کے پاس تھا جو وہ ابو بکرؓ کے پاس لائے مگر ابو بکرؓ نے اُسے ٹھکرا دیا
جس کی وجہ سے امتِ مسلمہ اصل قرآن سے محروم ہو گئے (نعوذ باللہ)۔ ﴿شیخ سقیفہ، ص ۱۳۸۔ طبع کراچی﴾

کہ ایسا ہوا اور ہمارے سامنے ایک ایسا قرآن آیا کہ جس سے عام قاری فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔
اسے قرآن فہمی کے لئے ان مفسرین کی کتابوں کی طرف دیکھنا پڑتا ہے کہ جو نزولِ قرآن کے
بہت بعد دنیا میں تشریف لائے، حالانکہ قرآن جیسی کتاب کو تو آسان سے آسان بنا کر
پیش کرنا چاہیئے تھا مگر زید سے یہ نہ ہو سکا۔ ان میں تو بس اتنی ہی قابلیت تھی کہ آیاتِ قرآنی
کو تلاش کریں اور تصدیق کے بعد انہیں جمع کرتے جائیں اور خود خلیفہ کو بھی اس بات کا شعور
نہیں تھا کہ اسلام کی بہتری کے لئے ایسا قرآن مرتب ہونا چاہیئے کہ آنے والی نسلیں قرآن کو
اچھی طرح سمجھ سکیں اور اس کی تفسیر و تاویل میں غلطی نہ کریں۔ سچی بات تو یہ ہے کہ انہیں اسلام
سے اتنی دلچسپی ہی نہ تھی کہ وہ اس انداز سے سوچتے اور اگر سوچتے بھی تو یہ کام زید بن ثابت
یا اور کسی صحابی کے بس کا نہ تھا اور جس کے بس کا تھا (یعنی علی ابن ابی طالب علیہ السلام)
ان سے یہ کام نہیں لیا جا سکتا تھا اس میں بڑی مصلحتیں تھیں مگر جناب علی بن ابی طالب نے
یہ کام بذاتِ خود کیا کیونکہ ان کے دل کو لگی تھی۔ انہیں رسول اللہؐ نے کل ایمان کہا تھا اور
کہا تھا کہ علی قرآن کے ساتھ ہیں اور قرآن علی کے ساتھ ہے۔ رسول اللہؐ کے اس دنیا سے
رخصت ہوتے ہی علی بن ابی طالب قرآن کی ترتیب اور تفسیر کے کام میں لگ گئے اور جب
یہ قرآن مکمل ہو گیا تو اسے خلیفہ اوّل کے پاس لائے مگر خلیفہ نے اسے قبول نہ کیا۔ آپ خاموش
گردن جھکائے واپس چلے آئے مگر اتنا کہتے آئے کہ اب تم اسے قیامت تک نہ دیکھ سکو گے
افسوس کہ جناب ابوبکر کی مصلحتوں کے سبب دنیا اس علمی خزانے سے محروم ہو گئی۔ جناب علی مرتضیٰ
کے مرتب کردہ قرآن کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ اس کا متن موجودہ قرآن کے متن سے مختلف
نہیں تھا اور فرق یہ تھا کہ جناب علی مرتضیٰ نے قرآن کو تنزیل کے مطابق مرتب کیا تھا اور
تفسیری نوٹس تحریر فرمائے تھے لہٰذا ان کا مرتب کیا ہوا قرآن ان خامیوں سے پاک تھا کہ جن
کا تذکرہ ہم موجودہ قرآن کے حوالے سے کر چکے ہیں۔

مصحف علی کے بارے میں مفسرین کی رائے:۔

جلال الدین سیوطی الاتقان جلد ۱ صہ ۶۲ پر تحریر فرماتے ہیں کہ جناب علی ابن ابی طالب



سے جناب امیرؑ کی شکایت فرمائی۔ کہ جو کچھ پیدا کرتے ہیں۔ وہ فقراؑ و مسائین کو تقسیم کر دیتے ہیں حضرت نے فرمایا
اے فاطمہؑ تم جانتی ہو۔ مجھے در باب برادر ابن عم علیؑ سے خشمناک کرو۔ تحقیق کہ خشم علیؑ میرا خشم اور میرا خشم خدا کا
ہے۔ یہ سن کر جناب فاطمہؑ نے کہا۔ میں غضب خدا اور رسول سے پناہ مانگتی ہوں۔ محمد بن یعقوب کلینیؒ نے بسند معتبر
امام محمد باقرؑ و امام جعفر صادقؑ سے روایت کی ہے۔ جناب امیرؑ نے ایک چادر کہنہ اور ایک درہ تیس درہم کی اور
ایک بچھونا پوست گوسفند کر جب اس پر آرام کرنا مقصود ہوتا۔ تو اس کو الٹ کر لیتے تھے۔ اور اس کے بالوں پر
سو رہتے تھے جناب فاطمہؑ کو مہر میں دیا۔ ایضاً بسند معتبر روایت کی ہے۔ ایک دن حضرت رسول جناب
فاطمہؑ کے پاس تشریف لائے۔ دیکھا جناب سیدہؑ رو رہی ہیں۔ حضرت نے فرمایا۔ اے فاطمہ کیوں روتی ہو۔
تم یقین جانو۔ اگر میرے اہل بیت میں کوئی علیؑ سے بہتر ہوتا تو میں اس سے تجھے تزویج کر دیتا۔ اور میں نے تجھے
اس سے تزویج نہیں کیا۔ بلکہ خدا نے تجھے اس سے تزویج کیا۔ اور جب تک آسمان و زمین باقی ہیں پانچواں حصہ
دنیا کا تیرے مہر میں دیا۔ ایضاً بسند حسن جناب صادقؑ سے روایت کی ہے کہ حلال چیز بیان کرنے میں غیرت
نہیں کرنا چاہئے۔ کیونکہ جناب رسولؐ نے شب زفاف جناب علیؑ اور جناب فاطمہؑ سے فرمایا۔ جب تک میں نہ آؤں
کام نہ کرنا۔ جب حضرت رسول تشریف لائے۔ دونوں پاؤں دونوں صاحبوں کے رخت خواب میں داخل فرمائے
ایضاً۔ روایت کی ہے کہ مبارکباد شب زفاف فاطمہؑ میں لوگ بالرفاء و البنین جس طرح ان میں متعارف تھا
یعنی یہ مزاوجت مقرون باتفاق و کثرت اولاد ہو۔ ابن شہر آشوب نے جناب امیرؑ سے روایت کی ہے کہ حق تعالی
نے جناب امیرؑ پر حیات جناب فاطمہؑ میں اور عورتیں حرام کی تھیں۔ اس لئے جناب سیدہ طاہرہ تھیں اور کبھی
حائض نہ ہوتی تھیں اور بعض محققین نے کہا ہے کہ حق تعالی نے سورہ ہل اتی میں۔ انواع نعمت ہائے بہشت کو
بیان فرمایا مگر حوروں کا ذکر نہیں کیا۔ شاید وجہ یہ ہو۔ چونکہ یہ سورہ اہل بیت کی شان میں نازل ہوا ہے اس لئے حق
تعالی نے برعایت جناب فاطمہؑ حوروں کا ذکر نہ کیا۔ ابن بابویہؒ نے بسند مخالفین ابو ہریرہ سے روایت کی ہے

فاطمہؑ و علیؑ کا آپس میں سلوک۔ اس نے کہا ایک روز حضرت رسولؐ نماز صبح بجا لائے ساتھ

لے نہ اندازہ کرے اس اجماعی شعبدہ بازی کا جس نے مسلمانوں کو دو فرقوں کے لئے یہ غلط حدیثیں تیار کر دی تھیں۔ یہ روایت بھی ابو ہریرہ
کی بیان کردہ ہے اور وہ بنی امیہ میں یہ زبان ابو ہریرہؓ سے نکلی۔ مقصد یہ تھا۔ کہ ابوبکرؓ و عمرؓ سے اگر سیدہؑ دنیا سے ناراض گئیں
تو علیؑ سے بھی ناراض رہتی تھیں۔ لیکن یہ روایت ایک تو بنی جھوٹی ہے۔ دوسرے خواہ کیسی ہی ہے فاطمہؑ زوجہ تھیں اور علیؑ
شوہر۔ لہذا آپ جیسی فقیہہ، عابدہ، زاہدہ سے بالکل یہ نا ممکن ہے کہ شوہر کی شکایت کرے۔ اور نیکیوں سے شوہر کو منع کرے۔
جناب سیدہؑ اور حضرت علیؑ ہمیشہ ایسی باتوں سے پاک اور معصوم تھے۔ (کوثر بریلوی عفی عنہ)

جلاء العیون

جلد اوّل

سوانح چہاردہ معصومین علیہم السلام

تالیف

ملا محمد باقر مجلسیؒ بن علامہ محمد تقی مجلسیؒ

ترجمہ

علامہ سید عبد الحسین مرحوم اعلی اللہ مقامہ

ناشر

عباس بک ایجنسی

رستم نگر، درگاہ حضرت عباسؑ، لکھنؤ، انڈیا

چوتھا باب

آنحضرتؐ کے ایام رضاعت و نشو و نما سے لیکر بعثت کے زمانہ تک کے حالات اور وہ معجزات جو آنحضرتؐ سے ظاہر ہوئے

حدیث معتبر میں حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ آنحضرتؐ پیدا ہوئے تو چند روز تک آپ کی والدہ کے دودھ نہ اترا کہ حضرتؐ نوش فرماتے۔ حضرت ابو طالبؑ نے ان کا منہ اپنے پستان سے لگا دیا تو حق تعالیٰ نے اس میں دودھ پیدا کر دیا۔ جب تک کہ حلیمہؓ سعدیہ کا انتظام نہ ہوا اور آنحضرتؐ ان کے سپرد نہ کئے گئے حضرتؐ اسی طرح دودھ پیتے رہے۔

دوسری صحیح حدیث میں فرمایا کہ جناب امیر علی علیہ السلام نے فرمایا کہ دختر حمزہؓ سے آنحضرتؐ کا عقد کرنے کا مشورہ کیا گیا تو حضرتؐ نے فرمایا کہ شاید تم لوگوں کو نہیں معلوم کہ وہ میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہے کیونکہ آنحضرتؐ اور جناب حمزہؓ نے ایک عورت کا دودھ پیا تھا۔

ابن شہر آشوب نے روایت کی ہے کہ پہلی مرتبہ کنیز ابو لہب کا جو آزاد کر دی گئی تھی حضرتؐ نے دودھ پیا اس کے بعد حلیمہؓ سعدیہ کا۔ آنحضرتؐ حلیمہؓ سعدیہ کے پاس پانچ سال تک رہے۔ حلیمہؓ نے پہلے حمزہؓ کو بھی دودھ پلایا تھا۔ جب حضرتؐ کی عمر نو سال کی ہوئی ابو طالبؑ کے ہمراہ شام کی جانب تشریف لے گئے۔ بعض کہتے ہیں کہ آپ اس وقت بارہ برس کے تھے۔ اور حضرتؐ جب جناب خدیجہؓ کی طرف سے بغرض تجارت شام گئے تھے تو پچیس برس کے تھے۔

نہج البلاغہ میں جناب امیر علیہ السلام سے منقول ہے کہ خداوند عالم نے ایک عظیم ترین فرشتہ کو مقرر کیا جو ہر وقت آنحضرتؐ کے ساتھ رہتا تھا اور آپ کو مکارم آداب و محاسن اخلاق پر قائم رکھتا تھا لے اور میں ہمیشہ آنحضرتؐ کے ساتھ ہوتا تھا جس طرح کوئی بچہ اپنی ماں کے پیچھے پیچھے گھومتا رہتا ہے۔ حضرتؐ ہر روز میرے واسطے اپنے اخلاق کا ایک علم بلند فرماتے اور مجھ سے ارشاد فرماتے کہ اس کی پیروی کرو اور ہر سال ایک عرصہ تک حضرت حرا کے پہاڑ میں قیام فرماتے میرے سوا کوئی ان کو نہیں دیکھتا تھا جب

لے یہ بات سمجھ میں نہیں آتی کہ ایک فرشتہ آنحضرتؐ کو اخلاق کی تعلیم دے جبکہ آنحضرتؐ کی تسبیح و تقدیس سے فرشتوں نے تسبیح و تقدیس کرنا سیکھا تھا جیسا کہ اسی کتاب کے شروع میں آنحضرتؐ کے نور کی خلقت کے تذکرہ میں بیان ہوا ہے ممکن ہے اسکا یہ مطلب ہو کہ وہ فرشتہ ہر وقت آنحضرتؐ کی حفاظت کرتا رہتا تھا۔ ۱۲ (مترجم)



۴۴

نوٹ ۔ سنی فقہ بنے ہیں ۔ سنی علماء کی زبانی یہ ہے بیچارے سنیوں کے
عقیدے کی شان ۔ بات بھی کس حد تک درست معلوم ہوتی ہے کیونکہ
ابوبکر و عمر و عثمان کی خلافت کے بارے میں جو شخص یہ عقیدہ رکھتا ہے
کہ یہ خلافت حق ہے وہ عقیدہ اخذ کرنے سے عضو تناسل کی شکل ہے
کہ گویا ایسی خلافت پر اس کے لئے دنیا کا عقیدہ چاہیئے ۔

شیعہ علامہ غلام حسین نجفی لکھتا ہے کہ حضرت ابوبکرؓ حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ کی خلافت ایسی ہی جیسا کہ گدھے کا عضوِ تناسل ---

لگاؤ نعرہ پھر بھائی بھائی کا

اصل قرآن ظہور امام مہدی تک نظر نہیں آئے گا (نعوذ باللہ)۔ ﴿الانوار النعمانیہ، ج ۲، ص ۳۶۰۔ طبع ایران﴾

الأنوار النعمانية

تأليف

الجزء الأول

العالم الجليل المحدث المتبحر السيد نعمة الله الموسوي الجزائري ره

المتوفى سنة ١١١٢

بنفقة

الحاج محمد باقر كتابچی حقیقت　　الحاج سيد هادي بنی هاشمی

شارع تربیت　　سوق المسجد الجامع

تبريز　　ايران

مطبعة «شركت چاپ»

بها في الصلوة ، و كيف حكمنا بأنّ الكلّ قد نزل به الروح ، فانّ هذا القول منهم رجوع عن التواتر

الخامس انّه قد استفاض في الأخبار انّ القرآن كما أنزل لم يؤلّفه الّا امير المؤمنين عليه السلام بوصيّة من النبيّ صلى الله عليه وآله ، فبقى بعد موته ستّة أشهر مشتغلا بجمعه ، فلمّا جمعه كما أنزل أتى به الى المتخلّفين بعد رسول الله صلى الله عليه وآله ؛ فقال لهم هذا كتاب الله كما أنزل فقال له عمر بن الخطّاب لاحاجة بنا اليك ولا الى قرآنك؛ عندنا قرآن كتبه عثمان فقال لهم عليّ عليه السلام لن ترووه بعد هذا اليوم ولا يراه أحد حتّى يظهر ولدي المهديّ عليه السلام وفي ذلك القرآن زيادات كثير وهو خال من التحريف ؛ وذلك أنّ عثمان قد كان من كتّاب الوحي لمصلحة رآها صلى الله عليه وآله وهي ان لا يكذبوه في أمر القرآن بأن يقولوا انّه مفترى او انّه لم ينزل به الروح الأمين ، كما قاله أسلافهم ، بل قالوه هم ايضا ، و كذلك جعل

☆ التنزيل على ان النقص بعد النزول الى الارض فيكون القرآن قسمين قسم قرئه النبي ص على الناس و كتبوه وظهر بينهم وقام به الاعجاز وقسم اخفاه ولم يظهر عليه احد سوى امير المومنين عليه السلام ثم منه الى باقى الائمة الطاهرين ع وهو الآن محفوظ عند صاحب الزمان جعلت فداه ا ه

وهذه كلمات قيمة صادرة عن شخصية عظيمة بارزة في العالم الاسلامي وتنبئ عن علم متدفق وعقل كامل ورأى رزين ولذا كان صاحبها رئيسا للاسلام ومن اكبر اساطين الدين كما يعبر عنه الشيخ الاعظم الانصاري قدس سره في تصانيفه كما في الرسائل والمكاسب (بعض الاساطين) وهكذا يكون المرجع الديني الاكبر اذا اجتمع فيه العقل والعلم والعمل ويظهر من آخر كلامه ان ما نزل من القرآن بطريق الاعجاز وما هو المعجز الباقي الى آخر الدهر هو ما قرأه النبي ص على الناس وهو ما بين الدفتين ولم ينقص منه شئ . فلو اردنا ايراد كلمات علمائنا الامامية ونقل اقوالهم في هذا المقام لطال الكلام بل يحتاج ذلك الى تأليف مستقل ولا احتياج لنا الى نقل الاقوال باكثر من ذلك فانه غير خفي على القارئ الخبير ان علماء الامامية قديماً وحديثا ذهبوا الى القول بعدم النقصان في القرآن الكريم الا شر ذمة قليلة من الاخباريين ومن اغتر بكلامهم من غيرهم وصرح بما ذكرناه جمع

عثمانؓ نے سورۃ رحمٰن سے **منکم** کا لفظ نکال کر تحریف کر دی (نعوذ باللہ)۔ ﴿حق الیقین، ص ۵۲۵۔ طبع ایران﴾

میکنند وایشان ازسایرمحبان‌ما عذابشان شدیدتراست و گناهشان عظیم‌تراست واینجماعت را شیعه‌ما نمینامند ودوست دوستان ما و دشمن دشمنان ما میگویند ونیست شیعه مـا مگر کسیکه پیروی ومتابعت‌ما کند واقتدا کند بما دراعمال‌ما وابن‌بابویه وغیراوازحضرت‌امام رضا علیه السلام روایتکرده‌اند که فرمود بخدا قسم که دوتای شمارا در جهنم نخواهند دید بخدا قسم که یکی‌رانخواهنددید راوی‌پرسید که این در کجای قرآن‌است فرمود درسورهٔ‌رحمن که میفرماید **لایسئل عن‌ذنبه منکم انس ولاجان** یعنی سئوال کرده‌نمیشود از گناه‌اواز شماشیعیان‌نه‌آدمی‌ونه‌جنی راوی گفت منکم درمصحف ما نیست حضرت‌فرمودبخداسو گند که بود وعثمان انداخت واگر نباشد باید عقاب خدا ازهمه خلق برطرفشود وکلینی‌بسند موثق ازمیسرروایتکرده‌استکه گفت بخدمت حضرت‌صادق علیه السلام رفتم فرمود اصحاب‌توچه حال دارند گفتم مانزد سنیان بدتریم ازیهود ونصاری ومجوس وبت‌پـرستان حضرت تکیه فرموده‌بودچون‌اینرا گفتم درست‌نشست وفرمودچه گفتی من‌اعاده کردم فرمودبخداسو گند دونفر شما داخل جهنم نمیشوند والله یکی نیز داخل نمیشود والله که شمائید اهل این‌آیه که مضمونش این‌است چه میشود مارا چرا نمی‌بینیم مردانی چند را که ایشانرا ازاشرار وبدترین مردم میشمردیم پس‌فرمود که سنیان شمارا درجهنم طلب میکنند ویکی‌از شمارا درجهنم‌نمییابند واین‌مضمون‌را کلینی‌ودیگران‌بسندهای‌بسیارروایتکرده‌اند فرات‌بن‌ابراهیم روایتکرده‌است‌ازحضرت‌صادق علیه السلام که رسولخدا ص فرمود یاعلی ع درروزقیامت‌توبنورمن متوسل‌میشوی ومن‌بنورخدا وفرزندان‌تو بنورتو وشیعیان‌تو بنورذریه‌تو پس بکجا خواهند برد شمارا بغیرازبهشت پس‌چون‌داخل‌بهشت‌شوید وبازنان وحوریان‌خوددرمنازل‌خودقرار گیرید حقتعالی وحی کند بسوی مالك که‌بگشا درهای‌جهنم‌را تا نظر کنند دوستان‌من‌بسوی آنچه تفضیل‌داده‌ام ایشانرا بردشمنان‌ایشان‌بگشایند‌درهای‌جهنم‌راوشمامشرف‌شویدبرایشان چون‌اهل‌جهنم‌شمیم‌بهشت‌رابیابند گویندیا‌مالك آیاطمع‌داری برای‌ما که‌خداتخفیف‌دهدعذاب را ازبرای ما ما نسیمی میابیم مالك گوید خدا وحی کرد بسوی من که درهای جهنم را بگشایم تانظر کنند اهل‌بهشت بسوی‌شما پس سربالا کنند وایشان‌را بشناسند یکی از اهل جهنم یکی ازاهل‌بهشت را ندا کند که‌آیا تو گرسنه‌نبودی ومن تورا سیر کردم و دیگری بدیگری گوید که‌آیا تو عریان‌نبودی ومن ترا جامه دادم وبازدیگری دیگری‌را خطاب کند که‌آیاتو‌نمی‌ترسیدی ومن‌تورا پناه‌دادم ودیگری بدیگری گوید که‌آیاسرتورا پنهان نداشتم وهمچنین هر که ازایشان‌حقی بریکی ازاهل‌بهشت داشته‌باشدیاد کند واوتصدیق‌نماید

حق الیقین

تألیف

علامه مولی محمد باقر مجلسی ره

دراصول دین و معارف

از انتشارات :

کتابفروشی اسلامیه

تهران خیابان بوذرجمهری شرقی - تلفن: ۵۲۱۹۶۶

* (چاپ اسلامیه ۱۳۵۷ شمسی ه) *

قرآن کو شراب خور خلفاء (ابوبکرؓ، عمرؓ اور عثمانؓ) نے بدل دیا، موجودہ قرآن غلط ہے، اِس کو اصل حالت میں لانا امام مہدی (بارہویں امام) کا کام ہے، جب امام مہدی (بارہواں امام) آئے گا، اُس دن قرآن اصل حالت میں پڑھا جائے گا (نعوذ باللہ)۔ ﴿ترجمہ قرآن از مولوی مقبول حسین دھلوی، پارہ ۱۲، ص ۳۸۴﴾

ذٰلِكَ سَبْعٌ شِدَادٌ يَّاْكُلْنَ مَا قَدَّمْتُمْ لَهُنَّ اِلَّا

سات برس سختی کے آئینگے جن میں سوائے اُس تھوڑے سے کے جو تم بچا رکھوگے

قَلِيْلًا مِّمَّا تُحْصِنُوْنَ ۝ ثُمَّ يَاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ عَامٌ

اور جو کچھ جمع کیا ہوگا سب کھا جائینگے پھر اسکے بعد ایک ایسا برس آئیگا کہ جس میں لوگ سیراب

فِيْهِ يُغَاثُ النَّاسُ وَفِيْهِ يَعْصِرُوْنَ ۝ وَقَالَ الْمَلِكُ

ہو جائینگے اور جس میں وہ نچوڑینگے بادشاہ نے جب یہ تعبیر سنی حکم دیا کہ

ائْتُوْنِيْ بِهٖ ۚ فَلَمَّا جَآءَهُ الرَّسُوْلُ قَالَ ارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ

تعبیر کرنیوالے کو میرے پاس لاؤ جب شاہی قاصد حضرت یوسف کے پاس آیا تو انہوں نے فرمایا کہ تو اپنے

فَسْـَٔلْهُ مَا بَالُ النِّسْوَةِ الّٰتِيْ قَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ ۭ اِنَّ

کے پاس پلٹ کر جا اور اس سے یہ کہدے کہ اول ان عورتوں کے بارے میں تحقیق کرے جنہوں نے اپنے ہاتھ کاٹ ڈالے تھے

رَبِّيْ بِكَيْدِهِنَّ عَلِيْمٌ ۝ قَالَ مَا خَطْبُكُنَّ اِذْ رَاوَدْتُّنَّ

میرا پروردگار ان کے چلتر سے خوب واقف ہے بادشاہ نے ان عورتوں کو بلا کر دریافت کیا کہ تم نے جب یوسف کو پھسلایا

يُوْسُفَ عَنْ نَّفْسِهٖ ۭ قُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ

تو تمہاری کیا کیفیت تھی انہوں نے یہ کہا کہ حاشا للہ ہمنے اُس میں کوئی بدی نہیں

مِنْ سُوْۗءٍ ۭ قَالَتِ امْرَاَتُ الْعَزِيْزِ الْــٰٔنَ حَصْحَصَ

پائی عزیز مصر کی بیگم نے اظہار دیا کہ اب تو حق کھل ہی گیا

الْحَقُّ ۡ اَنَا رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ وَاِنَّهٗ لَمِنَ

میں نے اسکو پھسلانا چاہا تھا اور وہ اپنے بیان میں بالکل

الصّٰدِقِيْنَ ۝ ذٰلِكَ لِيَعْلَمَ اَنِّىْ لَمْ اَخُنْهُ

سچا ہے (میں نے صاف اظہار دیدیا) اسلئے کہ (یوسف) جان لے کہ میں نے پس پشت

بِالْغَيْبِ وَاَنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ كَيْدَ الْخَاۗىِٕنِيْنَ ۝

اُسکے حق میں کوئی خیانت نہیں کی اور یہ کہ اللہ خیانت کرنیوالوں کی چال نہیں چلنے دیتا

حق تالیف وطباعت محفوظ ہے

ھٰذَا بَيَانٌ لِّلنَّاسِ وَهُدًى وَّمَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ

اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِيْمٌ فِيْ كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ

قرآن مجید مترجم

لَا يَمَسُّهٗٓ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ

بسعی کارپردازان مقبول پریس دہلی طبع گردید

بار سوم

شیعہ کا عقیدہ تحریف قرآن

شیعہ روافض کہتے ہیں: آپ کے اعتقاد کردہ مکمل قرآن میں پاکستان کا ذکر نہیں مل پاتا مگر ہم جس پورے قرآن پر ایمان رکھتے ہیں اس میں جو کچھ گزرچکا اور جو کچھ گزرنے والا ہے ہر امر کا بیان موجود ہے

موجود ہے وہ اُسی قرآن کی آیات ہیں مگر اس کی ترتیب نزولی نہیں ہے اور اس میں حضور ص کی تعلیم کردہ تفسیر و تشریحات نہیں ہیں۔ جب ہم موجودہ قرآن مجید کو خدا کا کلام تسلیم کرتے ہیں تو پھر ہمارے ایمان کے بارے میں شبہ کیوں؟ ایمان کا نقص تو آپ کے مذہب میں پایا جاتا ہے جو صرف موجودہ کتاب کو ہی کافی سمجھتے ہیں۔ اور اس کے اُس حصّہ پر ایمان نہیں رکھتے ہیں جو ظاہر نہ ہوا۔ حالانکہ اقرار کرتے ہیں کہ اس کا بیشتر حصّہ جاتا رہا ہے مگر اس جانے والے حصّہ کو خدا کا کلام تسلیم نہیں کرتے بلکہ تکذیب کر کے غیر سالم قرآن پر ایمان رکھتے ہیں۔ ہمارا ایمان تو ظاہر پر بھی ہے اور غائب پر بھی۔ لہٰذا ہم سالم الایمان ہیں۔ جب آپ ظاہر پر ایمان رکھتے ہیں اور غیب کے منکر ہیں۔ اس لئے آپ ناقص الایمان ہیں جب آپ یہ دعوے کرتے ہیں کہ آپ کا پورے قرآن پر ایمان ہے تو اس سے مراد موجودہ قرآن ہوتا ہے۔ جب کہ دعوٰے قرآن ہے کہ اس میں ہر خشک و تر کا بیان موجود ہے جب کہ آپ کے اعتقاد کردہ مکمل قرآن میں وطن عزیز پاکستان کا ذکر نہیں مل پاتا مگر ہم جس پورے قرآن پر ایمان رکھتے ہیں اس میں جو کچھ گزر چکا اور جو کچھ گزرنے والا ہے ہر امر کا بیان موجود ہے۔ اور وہ مکمل قرآن اس دنیا میں محافظ کی حفاظت میں موجود ہے جسے کہ غیر طاہر لوگ مس نہیں کر سکتے یہ قرآنی فیصلہ ہے آپ کے قرآن کی حفاظت کا یہ حال ہے اُسے ہر پاک و ناپاک جس حالت میں چاہے چھو سکتا ہے اُس کے نسخوں میں اغلاط و سہویات کا امکان ہے۔ اس میں آپ موجودہ مملکت خداداد پاکستان تک کا ذکر نہیں دکھلا سکتے ہیں جب کہ ہمارا دعوٰے ہے جو قرآن مجید کا نسخہ ہمارے امام کی حفاظت میں محفوظ ہے اُس میں ہر وہ بات موجود ہے جو ہو چکی یا ہونے والی ہے۔ پس ہمارا ایمان مکمل ہے اور آپ کا ناقص ہے کیونکہ آپ جزوی کلام کو مانتے ہیں اور بقیہ کلام کا انکار کرتے ہیں جب کہ ہم جزوی و کلی کلام کے معتقد ہیں۔





میرا آپ سے سوال کیا قرآن کا منکر کافر نہیں ؟

ابوبکرؓ نے قرآن کی ترتیب نزول کے مطابق نہیں کی (امت مسلمہ اصل قرآن سے محروم ہو گئے) (نعوذ باللہ)۔

﴿شیخ سقیفہ، ص ۱۳۲۔ طبع کراچی﴾

۱۳۲

شیخ سقیفہ

حضرت ابوبکر کی حیات و کردار

علی اکبر شاہ

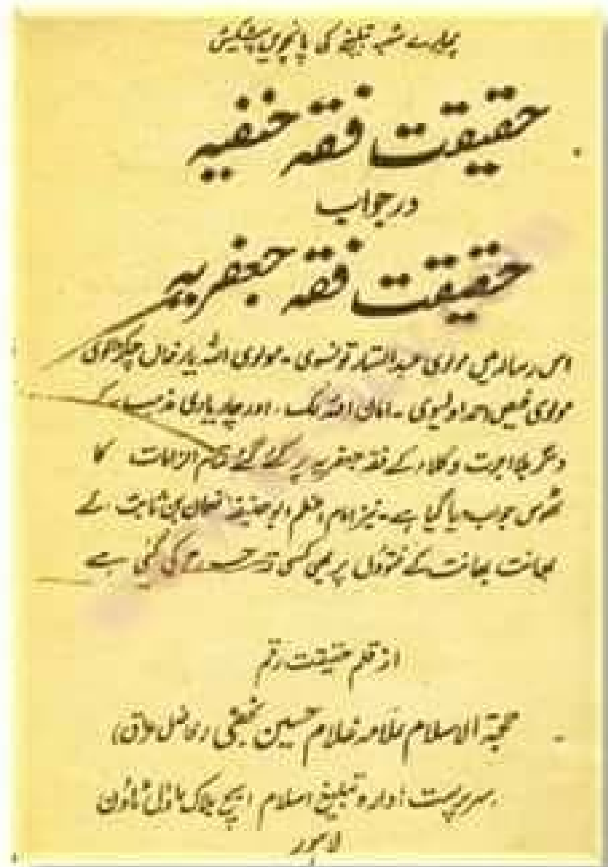
کتے کی تصویر
(نعوذ باللہ)

شیعہ روافض کی سیدنا ابوبکرؓ، عمرؓ اور عثمانؓ کی شان میں گستاخی

شیعہ روافض کا حجۃ الاسلام علامہ غلام حسین لعنتی نجفی لکھتا ہے کہ:

"ابوبکر و عمر و عثمان کی خلافت کے بارے میں جو شخص یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ یہ خلافت حق ہے وہ عقیدہ بالکل گدھے کے عضو تناسل کی مثل ہے۔" **(حقیقت فقہ حنفیہ در جواب حقیقت فقہ جعفریہ: ص72)**

اس سے بڑی گستاخی کیا ہو سکتی ہے صحابہ کرامؓ کی...؟ دیکھ لیں شیعہ رافضیوں کا عقیدہ.... رب کی ہزار بار لعنت ہو ایسی بکواس کرنے والے کافر و نجس رافضیوں پر جو صحابہ کرامؓ کے بارے میں ایسا نظریہ رکھتے ہیں



ہمارے شعبہ تبلیغ کی پانچویں پیشکش

حقیقت فقہ حنفیہ

در جواب

حقیقت فقہ جعفریہ

از قلم حقیقت رقم

حجۃ الاسلام علامہ غلام حسین نجفی

سرپرست ادارہ تبلیغ اسلام

لاہور



مذہب اہلسنت میں نشان تقیہ

نہ ہم اُس رب کو مانتے ہیں نہ اُس رب کے نبی کو مانتے ہیں جس کا خلیفہ ابو بکرؓ ہو (نعوذ باللہ)۔

﴿الانوار النعمانیہ، ج ۲، ص ۲۷۸۔ طبع ایران﴾

الأنوار النعمانية

تأليف

الجزء الثاني

العالم الجليل السيد نعمة الله الموسوي الجزائري ره

المتوفى

بنفقة

الحاج محمد باقر كتابچي حقيقت — الحاج سيد ... شركت

شارع تربيت — سوق المسجد

تبريز — ايران

مطبعة «شركت چاپ»

الصفات ذاتية واعترض شيخهم فخر الدين الرازي عليهم بانّه (بانّهم) قال انّ النصارى كفروا لأنّهم قالوا انّ القدماء ثلثة والاشاعرة أثبتوا قدماء تسعة

أقول فالاشاعرة لم يعرفوا ربّهم بوجه صحيح بل عرفوه بوجه غير صحيح فلا فرق بين معرفتهم هذه وبين معرفة باقي الكفّار لأنّه مامن قوم ولاملّة الّا وهم يدينون بالله سبحانه ويثبتونه ، وانّه الخالق سوى شرذمة شاذّة وهم الدهريّة القائلون ومايهلكنا الّا الدهر ؛ الا المشركون اهل عبادة الأوثان ومع هذا فهم انّما يعبدون الأصنام ... الله زلفى كما حكاه عنهم في محكم الكتاب بطريق الحصر فتكون الأصنام ... ، فقد عرفوا الله سبحانه بهذا الباطل وهو كون الاصنام مقرّبة اليه وكذلك ... زير ابن الله ، والنصارى حيث قالوا المسيح بن الله ، فهما قد عرفاه سبحانه ... قد عرفاه بهذا العنوان ؛ وكذلك من قال بالجسم والصورة والتخطيط ؛ و... الكتاب من أنّ الكل قد طلبوا معرفته وخاضوا بحار وحدانيّته وكانت ... ظلمة ، فمن كان له دليل عارف عرف الله سبحانه ، ومن كان دليله أعمى مثله ... ات وما زاده كثرة السير الّا بعداً ، فالاشاعرة ومتابعوهم أسوء حالاً في باب ... كين والنصارى ، وذلك انّ من قال بالولد او الشريك لم يقل انّه تعالى مع ... نالهو بهذا محكماته ؛ فمعرفتهم له سبحانه على هذا الوجه الباطل من جملة ... خلودهم في النار مع إخوانهم من الكفّار وافادتهم الكلمة الإسلاميّة ... والأموال في الدنيا ؛ فقد تباينا وانفصلنا عنهم في باب الربوبيّة ؛ فربّنا من تفرّد بالقدم والأزل وربّهم من كان شركاؤه في القدم ثمانية

ووجه آخر لهذا لأعلم الّا انّي رأيته في بعض الأخبار وحاصله انّا لم نجتمع معهم على إله ولا على نبيّ ولا على امام ، وذلك انّهم يقولوا انّ ربّهم هو الّذي كان محمد صلّى الله عليه وآله نبيّه وخليفته بعده ابوبكر ، ونحن لانقول بهذا الربّ ولا بذلك النبيّ ، بل نقول انّ الربّ الّذي خليفة نبيّه ابوبكر ليس ربّنا ولاذلك النبيّ نبيّنا ووجه آخر لكنّه جواب عن

شیعوں کو ان کے اماموں نے موجودہ قرآن کی تلاوت کی اجازت بامر مجبوری دی ہے اور اس کے احکام پر عمل پیرا بھی اس وقت تک ہے جب تک شیعوں کا امام مہدی اصلی قرآن نہ لائیں

اگر تم سوال کرو کہ موجودہ قرآن میں تحریف کے ہوتے ہوئے اس کی موجودہ قراءت کے مطابق پڑھنا کیونکر جائز ہے تو میں جواب میں یہ کہتا ہوں کہ روایات ائمہ معصومین میں یہ موجود ہے کہ انہوں نے اپنے شیعوں کو اس موجودہ قرآن کی قرآءت کا حکم دیا کہ نماز وغیرہ میں اسی کو پڑھا کرو اور اسی کے احکام پر عمل کرو یہاں تک کہ جب امام مہدی تشریف لائیں جب وہ آجائیں گے تو یہ موجودہ قرآن لوگوں کے ہاتھوں سے آسمانوں کی طرف اٹھالیا جائے گا اور اس کے بعد وہ اصلی قرآن امام مہدی نکالیں گے جس کو حضرت علیؓ نے جمع فرمایا تھا اور اسی کے احکام پر عمل ہو گا اور اسی کی تلاوت بھی ہو گی

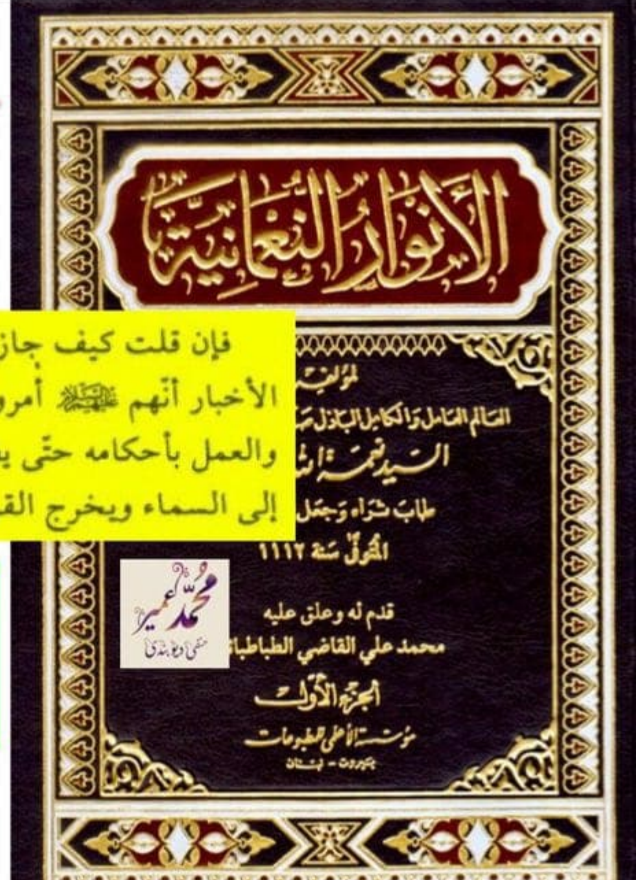
انوار نعمانیہ جلد دوم ص ۳۱۷

... أنّ أهل التفسير وأرباب علم القراءة إذا ذكروا قراءة في آية جعلوا قراءة أهل البيت عليهم السلام ... قراءة حفص وعاصم ونحوهما ؛ فيقولون تارة وقراءة عليّ هكذا ؛ ويقولون تارة أخرى وفي ... البيت هكذا، فإذا كان كذلك كيف يكون قراءة عليّ وأهل بيته عليهم السلام وقراءة غيرهم بمرتبة ... بالنسبة إلى الوحي الإلٰهي وأنّ جبرائيل عليه السلام نزل بالجميع، فلو كان هكذا كان ينبغي ...

فإن قلت كيف جاز القراءة في هذا مع ما لحقه من التغيير، قلت قد روي في الأخبار أنّهم عليهم السلام أمروا شيعتهم بقراءة هذا الموجود من القرآن في الصلاة وغيرها، والعمل بأحكامه حتّى يظهر مولانا صاحب الزمان فيرتفع هذا القرآن من أيدي الناس إلى السماء ويخرج القرآن الذي ألّفه أمير المؤمنين عليه السلام فيقرأ ويعمل بأحكامه ؛

فإن قلت كيف جاز القراءة في هذا مع ما لحقه من التغيير، قلت قد روي في الأخبار أنّهم عليهم السلام أمروا شيعتهم بقراءة هذا الموجود من القرآن في الصلاة وغيرها، والعمل بأحكامه حتّى يظهر مولانا صاحب الزمان فيرتفع هذا القرآن من أيدي الناس إلى السماء ويخرج القرآن الذي ألّفه أمير المؤمنين عليه السلام فيقرأ ويعمل بأحكامه ؛

روي الكليني بإسناده إلى سالم بن سلمة قال قرأ رجل على أبي عبد الله عليه السلام وأنا أستمع حروفاً من القرآن ليس على ما يقرأها الناس فقال أبو عبد الله عليه السلام مه كفّ عن هذه القراءة واقرأ كما يقرأ الناس حتّى يقوم القائم، فإذا قام قرأ كتاب الله على حدّه وأخرج المصحف الذي كتبه عليّ عليه السلام ؛ وفي هذا الحديث أنّ عليّاً عليه السلام لمّا



اصلی قرآن امام مہدی لائیں گے اور وہی اس کی تلاوت بھی کریں گے (امام جعفر صادقؒ)

سالم بن سلمہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے امام جعفر صادقؒ کو قرآن سنایا میں نے بھی وہ قرآنی حروف سنے لیکن وہ عام لوگوں میں پڑھے جانے والے الفاظ قرآن سے مختلف تھے حضرت امام جعفر صادقؒ نے اسے فرمایا اس قراءت سے باز رہو اور امام قائم ظہور تک اسی طرح قرآن پڑھو جس طرح دیگر لوگ پڑھتے ہیں پھر جب امام قائم آئیں گے وہ قرآن کو ٹھیک پڑھیں گے اور اس قرآنی نسخہ کو لوگوں کے سامنے ظاہر کریں گے جو حضرت علیؓ نے تحریر کیا تھا امام موصوف نے فرمایا کہ حضرت علیؓ نے جب وہ نسخہ تحریر کر لیا اور اس کی کتابت سے فراغت پائی تو آپؓ نے لوگوں سے فرمایا یہ ہے وہ اللہ تعالی کی کتاب جس کو اس نے اپنے پیغمبر حضرت محمدؐ پر نازل فرمایا میں نے اسے وہ تختیوں سے جمع فرمایا لوگوں نے یہ سن کر حضرت علیؓ سے کہا حضورؐ پر اترنے والا قرآن تو یہ ہمارے پاس ہے اور اس صحیفہ میں موجود ہے ہمیں تمہارے جمع کردہ قرآن کی کوئی ضرورت نہیں حضرت علیؓ نے یہ سنا تو فرمایا خدا کی قسم اس دن کے بعد ہمیشہ کے لیے تم قرآن کو نہ دیکھ سکو گے جو میرے پاس ہے مجھ پر لازم تھا کہ جمع کرنے کے بعد تم کو اس کی اطلاع کرتا تاکہ تم اسے پڑھتے سو میں نے اطلاع کر دی

اصول الکافی جلد دوم ص ۳۵۰

يَسَارٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللهِ ﷺ: سُلَيْمُ مَوْلَاكَ ذَكَرَ أَنَّهُ لَيْسَ مَعَهُ مِنَ الْقُرْآنِ إِلَّا سُورَةُ يس، فَيَقُومُ مِنَ اللَّيْلِ فَيَنْفَدُ مَا مَعَهُ مِنَ الْقُرْآنِ أَيُعِيدُ مَا قَرَأَ؟ قَالَ: نَعَمْ لَا بَأْسَ.

٢٤ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي هَاشِمٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ: قَرَأَ رَجُلٌ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللهِ ﷺ وَأَنَا أَسْتَمِعُ حُرُوفاً مِنَ الْقُرْآنِ لَيْسَ عَلَى مَا يَقْرَأُهَا النَّاسُ، فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ ﷺ: كُفَّ عَنْ هَذِهِ الْقِرَاءَةِ، اقْرَأْ كَمَا يَقْرَأُ النَّاسُ حَتَّى يَقُومَ الْقَائِمُ، فَإِذَا قَامَ الْقَائِمُ ﷺ قَرَأَ كِتَابَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى حَدِّهِ، وَأَخْرَجَ الْمُصْحَفَ الَّذِي كَتَبَهُ عَلِيٌّ ﷺ، وَقَالَ: أَخْرَجَهُ عَلِيٌّ ﷺ إِلَى النَّاسِ حِينَ فَرَغَ مِنْهُ وَكَتَبَهُ فَقَالَ لَهُمْ: هَذَا كِتَابُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ كَمَا أَنْزَلَهُ اللهُ عَلَى مُحَمَّدٍ ﷺ، وَقَدْ جَمَعْتُهُ مِنَ اللَّوْحَيْنِ، فَقَالُوا هُوَ ذَا عِنْدَنَا مُصْحَفٌ جَامِعٌ فِيهِ الْقُرْآنُ لَا حَاجَةَ لَنَا فِيهِ، فَقَالَ: أَمَا وَاللهِ مَا تَرَوْنَهُ بَعْدَ يَوْمِكُمْ هَذَا أَبَداً، إِنَّمَا كَانَ عَلَيَّ أَنْ أُخْبِرَكُمْ حِينَ جَمَعْتُهُ لِتَقْرَؤُوهُ.

... فَقَالَ: لَا.

٢٦ - عَلِيٌّ، عَنْ أَبِيهِ ... قَالَ أَبِي ﷺ: مَا ضَرَبَ رَجُلٌ الْقُرْآنَ بَعْضَهُ بِبَعْضٍ إِلَّا كَفَرَ.

٢٤ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي هَاشِمٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ: قَرَأَ رَجُلٌ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللهِ ﷺ وَأَنَا أَسْتَمِعُ حُرُوفاً مِنَ الْقُرْآنِ لَيْسَ عَلَى مَا يَقْرَأُهَا النَّاسُ، فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ ﷺ: كُفَّ عَنْ هَذِهِ الْقِرَاءَةِ، اقْرَأْ كَمَا يَقْرَأُ النَّاسُ حَتَّى يَقُومَ الْقَائِمُ، فَإِذَا قَامَ الْقَائِمُ ﷺ قَرَأَ كِتَابَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى حَدِّهِ، وَأَخْرَجَ الْمُصْحَفَ الَّذِي كَتَبَهُ عَلِيٌّ ﷺ، وَقَالَ: أَخْرَجَهُ عَلِيٌّ ﷺ إِلَى النَّاسِ حِينَ فَرَغَ مِنْهُ وَكَتَبَهُ فَقَالَ لَهُمْ: هَذَا كِتَابُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ كَمَا أَنْزَلَهُ اللهُ عَلَى مُحَمَّدٍ ﷺ، وَقَدْ جَمَعْتُهُ مِنَ اللَّوْحَيْنِ، فَقَالُوا هُوَ ذَا عِنْدَنَا مُصْحَفٌ جَامِعٌ فِيهِ الْقُرْآنُ لَا حَاجَةَ لَنَا فِيهِ، فَقَالَ: أَمَا وَاللهِ مَا تَرَوْنَهُ بَعْدَ يَوْمِكُمْ هَذَا أَبَداً، إِنَّمَا كَانَ عَلَيَّ أَنْ أُخْبِرَكُمْ حِينَ جَمَعْتُهُ لِتَقْرَؤُوهُ.

الكافي

بقول شیعہ قرآن کا ایک تہائی حصہ اہل بیتؓ کی شان میں تھا (حضرت علیؓ)

ابن نباتہ کا کہنا ہے کہ میں نے حضرت علیؓ سے سنا آپ فرماتے ہیں کہ قرآن مجید تین اجزاء اور حصوں پر اترا تھا ایک تہائی حصہ ہم اہل بیتؓ اور ہمارے دشمنوں کے بارے میں تھا ایک تہائی پہلی امتوں کے واقعات اور مثالوں پر مشتمل تھا اور باقی تیسرے حصہ میں فرائض و احکام تھے

اصول الکافی جلد دوم ص ۳۴۷

أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ: مَنْ لَمْ يُبْرِئْهُ الْحَمْدُ لَمْ يُبْرِئْهُ شَيْءٌ.

٢٣ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام أَنَّهُ قَالَ: مَنْ قَرَأَ - إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ -: ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ [الكافرون: ١] و﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ [الإخلاص: ١] كَتَبَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ بَرَاءَةً مِنَ الشِّرْكِ.

٢٤ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَعْبَدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام أَنَّهُ قَالَ: لَا تَمَلُّوا مِنْ قِرَاءَةِ ﴿إِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ زِلْزَالَهَا﴾ [الزلزلة: ١]، فَإِنَّهُ مَنْ كَانَتْ قِرَاءَتُهُ بِهَا فِي نَوَافِلِهِ لَمْ يُصِبْهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِزَلْزَلَةٍ أَبَداً وَلَمْ يَمُتْ بِهَا وَلَا بِصَاعِقَةٍ وَلَا بِآفَةٍ مِنْ آفَاتِ الدُّنْيَا حَتَّى يَمُوتَ، وَإِذَا مَاتَ نَزَلَ عَلَيْهِ مَلَكٌ كَرِيمٌ مِنْ عِنْدِ رَبِّهِ فَيَقْعُدُ عِنْدَ رَأْسِهِ فَيَقُولُ: يَا مَلَكَ الْمَوْتِ ارْفُقْ بِوَلِيِّ اللهِ، فَإِنَّهُ كَانَ كَثِيراً مَا يَذْكُرُنِي وَيَذْكُرُ تِلَاوَةَ هَذِهِ السُّورَةِ، وَتَقُولُ لَهُ السُّورَةُ مِثْلَ ذَلِكَ، وَيَقُولُ مَلَكُ الْمَوْتِ: قَدْ أَمَرَنِي رَبِّي أَنْ أَسْمَعَ لَهُ وَأُطِيعَ وَلَا أُخْرِجَ رُوحَهُ حَتَّى يَأْمُرَنِي بِذَلِكَ، فَإِذَا أَمَرَنِي أَخْرَجْتُ رُوحَهُ، وَلَا يَزَالُ مَلَكُ الْمَوْتِ [illegible]

٢ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ؛ وَعَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، جَمِيعاً عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ أَبِي يَحْيَى، عَنِ الْأَصْبَغِ بْنِ نُبَاتَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام يَقُولُ: نَزَلَ الْقُرْآنُ أَثْلَاثاً: ثُلُثٌ فِينَا وَفِي عَدُوِّنَا، وَثُلُثٌ سُنَنٌ وَأَمْثَالٌ، وَثُلُثٌ فَرَائِضُ وَأَحْكَامٌ.

[illegible] عَمَّنْ ذَكَرَهُ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قُرَّاءُ الْقُرْآنِ ثَلَاثَةٌ: رَجُلٌ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَاتَّخَذَهُ بِضَاعَةً، وَاسْتَدَرَّ بِهِ الْمُلُوكَ وَاسْتَطَالَ بِهِ عَلَى النَّاسِ. وَرَجُلٌ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَحَفِظَ حُرُوفَهُ وَضَيَّعَ حُدُودَهُ، وَأَقَامَهُ إِقَامَةَ الْقِدْحِ، [illegible] الْقُرْآنِ. وَرَجُلٌ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَوَضَعَ دَوَاءَ الْقُرْآنِ عَلَى دَاءِ قَلْبِهِ، فَأَسْهَرَ بِهِ لَيْلَهُ وَأَظْمَأَ بِهِ نَهَارَهُ، وَقَامَ بِهِ فِي مَسَاجِدِهِ [illegible] يَدْفَعُ اللهُ الْعَزِيزُ الْجَبَّارُ الْبَلَاءَ، وَبِأُولَئِكَ يُدِيلُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنَ الْأَعْدَاءِ، وَبِأُولَئِكَ يُنَزِّلُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ الْغَيْثَ مِنَ [illegible] قُرَّاءِ الْقُرْآنِ أَعَزُّ مِنَ الْكِبْرِيتِ الْأَحْمَرِ.

٢ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ؛ وَعَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، جَمِيعاً عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ أَبِي يَحْيَى، عَنِ الْأَصْبَغِ بْنِ نُبَاتَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام يَقُولُ: نَزَلَ الْقُرْآنُ أَثْلَاثاً: ثُلُثٌ فِينَا وَفِي عَدُوِّنَا، وَثُلُثٌ سُنَنٌ وَأَمْثَالٌ، وَثُلُثٌ فَرَائِضُ وَأَحْكَامٌ.

٣ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَجَّالِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ فَرْقَدٍ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ الْقُرْآنَ نَزَلَ أَرْبَعَةَ أَرْبَاعٍ: رُبُعٌ حَلَالٌ، وَرُبُعٌ حَرَامٌ، وَرُبُعٌ سُنَنٌ

الكافي

أصول الكافي
الجزء الأول
الجزء الثاني

منشورات الفجر

اصلی قرآن موجودہ قرآن سے تین گنا بڑا تھا (امام جعفر صادقؒ)

حضرت امام جعفر صادقؒ سے روایت ہے آپؒ نے فرمایا کہ وہ قرآن جیسے جبرئیلؑ لے کر حضورؐ کے پاس آتے رہے وہ سترہ ہزار آیات پر مشتمل تھا

اصول الکافی جلد دوم ص ۳۵۰

يَسَارٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام: سُلَيْمٌ مَوْلَاكَ ذَكَرَ أَنَّهُ لَيْسَ مَعَهُ مِنَ الْقُرْآنِ إِلَّا سُورَةُ يس، فَيَقُومُ مِنَ اللَّيْلِ فَيَنْفَدُ مَا مَعَهُ مِنَ الْقُرْآنِ أَيُعِيدُ مَا قَرَأَ؟ قَالَ: نَعَمْ لَا بَأْسَ.

٢٤ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي هَاشِمٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ: قَرَأَ رَجُلٌ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام وَأَنَا أَسْتَمِعُ حُرُوفاً مِنَ الْقُرْآنِ لَيْسَ عَلَى مَا يَقْرَأُهَا النَّاسُ، فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام: كُفَّ عَنْ هَذِهِ الْقِرَاءَةِ، اقْرَأْ كَمَا يَقْرَأُ النَّاسُ حَتَّى يَقُومَ الْقَائِمُ، فَإِذَا قَامَ الْقَائِمُ عليه السلام قَرَأَ كِتَابَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى حَدِّهِ، وَأَخْرَجَ الْمُصْحَفَ الَّذِي كَتَبَهُ عَلِيٌّ عليه السلام، وَقَالَ: أَخْرَجَهُ عَلِيٌّ عليه السلام إِلَى النَّاسِ حِينَ فَرَغَ مِنْهُ وَكَتَبَهُ فَقَالَ لَهُمْ: هَذَا كِتَابُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ كَمَا أَنْزَلَهُ اللهُ عَلَى مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله، وَقَدْ جَمَعْتُهُ مِنَ اللَّوْحَيْنِ، فَقَالُوا هُوَ ذَا عِنْدَنَا مُصْحَفٌ جَامِعٌ فِيهِ الْقُرْآنُ لَا حَاجَةَ لَنَا فِيهِ، فَقَالَ: أَمَا وَاللهِ مَا تَرَوْنَهُ بَعْدَ يَوْمِكُمْ هَذَا أَبَداً، إِنَّمَا كَانَ عَلَيَّ أَنْ أُخْبِرَكُمْ حِينَ جَمَعْتُهُ لِتَقْرَؤُوهُ.

٢٥ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ صَفْوَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْأَعْرَجِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام عَنِ الرَّجُلِ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ ثُمَّ يَنْسَاهُ ثُمَّ يَقْرَأُهُ ثُمَّ يَنْسَاهُ أَعَلَيْهِ فِيهِ حَرَجٌ؟ فَقَالَ: لَا.

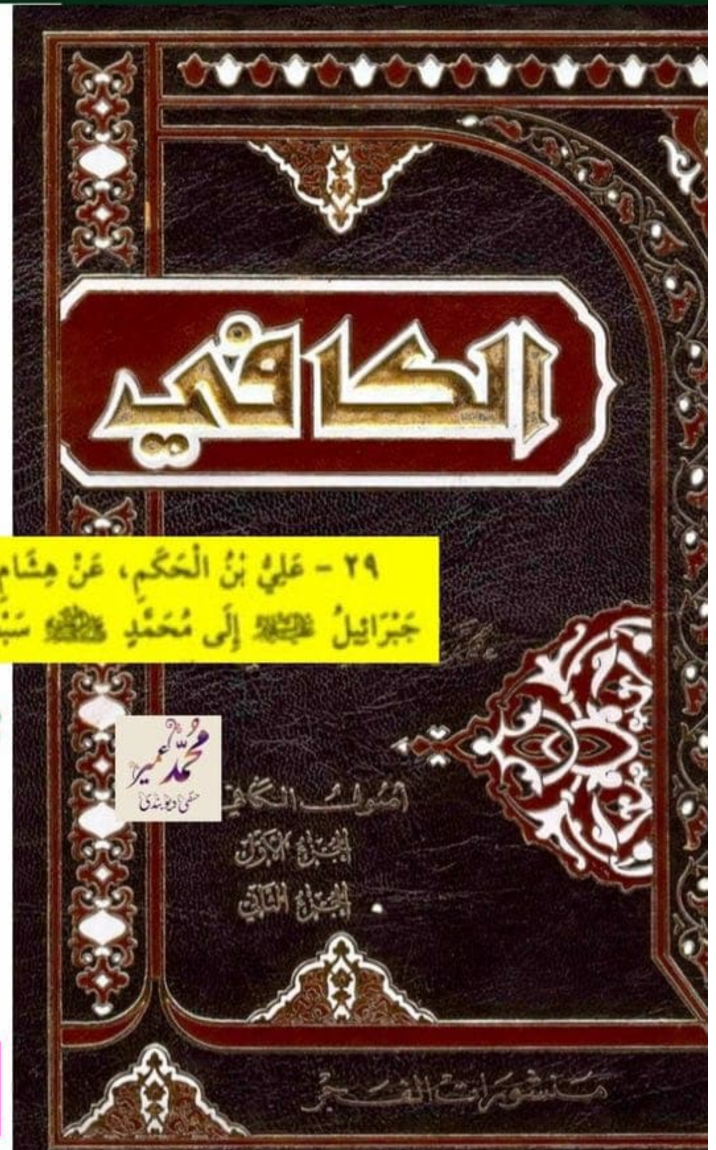
٢٩ - عَلِيُّ بْنُ الْحَكَمِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ الْقُرْآنَ الَّذِي جَاءَ بِهِ جَبْرَائِيلُ عليه السلام إِلَى مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله سَبْعَةَ عَشَرَ أَلْفَ آيَةٍ.

تَمْنَعُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَهِيَ مَكْتُوبَةٌ فِي التَّوْرَاةِ سُورَةَ الْمُلْكِ، وَمَنْ قَرَأَهَا فِي لَيْلَتِهِ فَقَدْ أَكْثَرَ وَأَطَابَ وَلَمْ [illegible] مِنَ الْغَافِلِينَ، وَإِنِّي لَأَرْكَعُ بِهَا بَعْدَ عِشَاءِ الْآخِرَةِ وَأَنَا جَالِسٌ، وَإِنَّ وَالِدِي عليه السلام كَانَ يَقْرَأُهَا فِي يَوْمِهِ وَلَيْلَتِهِ، [illegible] عَلَيْهِ فِي قَبْرِهِ نَاكِرٌ وَنَكِيرٌ مِنْ قِبَلِ رِجْلَيْهِ قَالَتْ رِجْلَاهُ لَهُمَا: لَيْسَ لَكُمَا إِلَى مَا قِبَلِي سَبِيلٌ، قَدْ كَانَ هَذَا الْعَبْدُ [illegible] الْمُلْكِ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ، وَإِذَا أَتَيَاهُ مِنْ قِبَلِ جَوْفِهِ قَالَ لَهُمَا: لَيْسَ لَكُمَا إِلَى مَا قِبَلِي سَبِيلٌ، قَدْ كَانَ هَذَا [illegible] الْمُلْكِ، وَإِذَا أَتَيَاهُ مِنْ قِبَلِ لِسَانِهِ قَالَ لَهُمَا: لَيْسَ لَكُمَا إِلَى مَا قِبَلِي سَبِيلٌ قَدْ كَانَ هَذَا الْعَبْدُ يَقْرَأُ بِي فِي كُلِّ [illegible] الْمُلْكِ.

٢٨ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ فَرْقَدٍ وَ[illegible] خُنَيْسٍ قَالَا: كُنَّا عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام وَمَعَنَا رَبِيعَةُ الرَّأْيِ فَذَكَرْنَا فَضْلَ الْقُرْآنِ، فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام: إِنْ كَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ لَا يَقْرَأُ عَلَى قِرَاءَتِنَا فَهُوَ ضَالٌّ، فَقَالَ رَبِيعَةُ: ضَالٌّ؟ فَقَالَ: نَعَمْ ضَالٌّ، ثُمَّ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام: أَمَّا نَحْنُ فَنَقْرَأُ عَلَى قِرَاءَةِ أُبَيٍّ.

٢٩ - عَلِيُّ بْنُ الْحَكَمِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ الْقُرْآنَ الَّذِي جَاءَ بِهِ جَبْرَائِيلُ عليه السلام إِلَى مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله سَبْعَةَ عَشَرَ أَلْفَ آيَةٍ.

تم كتاب فضل القرآن بمنه وجوده ويتلوه كتاب العشرة بسم الله الرحمن الرحيم.



ام کلثوم بنت ابو بکرؓ کا تعارف

ام کلثوم دختر ابو بکر صدیقؓ کی والدہ کا نام حبیبہ بنت خارجہؓ تھا یہ وہی ام کلثومؓ ہیں جن کے بارے میں ابو بکر صدیقؓ نے بوقت وفات حضرت عائشہؓ کو فرمایا تمہارے دو بھائی اور دو بہنیں ہیں حضرت عائشہؓ نے عرض کی ایک بہن اسماءؓ " ہے دوسری کون ہے فرمایا حبیبہ بنت خارجہؓ (جو ابو بکرؓ کی زوجہ ہیں) کے شکم میں جو بچہ ہے اس کے متعلق میرے دل میں یہ بات ڈال دی گی ہے کہ یہ بچی ہے تو جس طرح حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا ایسے ہی ان کی وفات کے بعد بچی ہی پیدا ہوئی

وأمُّ كلثوم بنتَ أبي بكر[1] ولدت لطَلْحة بن عُبَيْد الله : زكريّاء ، وعائشة ، ابنَي طلحة ؛ ثم خلف عليها عبدُ الرحمن بن عبد الله بن أبي ربيعة بن المُغيرة المخزوميُّ ، فولدت له : عثمانَ ، وإبراهيمَ ، وموسى ؛ وأمُّها : حَبيبة ابنة خارجة بن زيد ابن أبي زُهَيْر ، من بني الحارث بن الخَزْرَج . وأم كلثوم ابنة أبي بكر هذه التي قال أبو بكر لعائشة ابنته حين حضَرَتْه الوفاة : « إنَّما هُما أخَواكِ وأُختاكِ » ، قالت عائشة : « هذه أسْماء ، قد عَرَفْتُها ؛ فمَن الأُخرى ؟ » قال : « ذُو بَطْنِ بِنْتِ خارجة ، قد أُلقِيَ في خَلَدِي أنَّها جارية » ، فكانت كما قال ؛ ووُلِدَتْ بعد موته .

ومن ولد عبد الرحمن بن أبي بكر محمّدُ بن عبد الرحمن بن أبي بكر ، وهو أبو عَتيق ؛ وابنُه : عبد الله ، وهو الذي يُقال له : ابن أبي عَتيق ، وهو عبدالله بن محمّد ١٠ ابن عبد الرحمن بن أبي بكر الصِّدِّيق ، كان امْرَأً صالحاً ، وقد كانت فيه دُعابة ، وقد سمع من عائشة أمِّ المؤمنين ، وأمُّه : رُمَيْثَةُ بنت الحارث بن حُذَيْفة بن مالك ابن ربيعة ، من بني فِراس بن غَنْم بن مالك بن كِنانة ؛ وأمُّ أبيه محمّدِ ابن عبد الرحمن : أُمَيْمةُ بنت عديّ بن قَيْس بن حُذافة بن سَعْد بن سَهْم بن عمرو ابن هُصَيْص بن كَعْب ؛ وعبد الله بن عبد الرحمن ، وأمُّه : قُرَيْبة الصُّغْرى بنت ١٥ أبي أُمَيّة بن المُغيرة ، وأمُّها : عاتكة بنت عُتْبة بن ربيعة .

وولدَ عبدُ الله بن عبدالرحمن بن أبي بكر الصِّدِّيق : أبا بكر ، وطَلْحة ، وعِمْرانَ ، وعبدَ الرحمن ، ونفيسةَ ، تزوَّجت الوليدَ بن عبد الملك بن مروان ، وأمُّه : عائشة بنت طَلْحة بن عُبَيْد الله ، وأمُّها : أمُّ كلثوم بنت أبي بكر الصِّدِّيق ؛ ولطَلْحة ابن عُبَيْد الله يقول الحَزِينُ الدِّيلِيُّ[2] :

٢٠ وإنْ تَكُ يا طَلْحَ أعْطَيْتَني عُذافِرَةً تَسْتَخِفُّ الضِّفارا
فما كانَ نَفْعُكَ لي مَرَّةً ولا مَرَّتَيْنِ ولكِنْ مِرارا

(١) ترجمتها في أسد الغابة ٦: ١٤٧٥ .
(٢) راجع الأغاني ١٠ : ٥٦ .

ذخائر العرب
١١

كتاب
نسب قريش

وأمُّ كلثوم بنتَ أبي بكر(١)

المخزوميُّ ، فولدت له : عثمانَ ، وإبراهيمَ ، وموسى ؛ وأمُّها : حَبيبة ابنة خارجة بن زيد ابن أبي زُهَيْر ، من بني الحارث بن الخَزْرَج . وأم كلثوم ابنة أبي بكر هذه التي قال أبو بكر لعائشة ابنته حين حضَرَتْه الوفاة : « إنَّما هُما أخَواكِ وأُختاكِ » ، قالت عائشة : « هذه أسْماء ، قد عَرَفْتُها ؛ فمَن الأُخرى ؟ » قال : « ذُو بَطْنِ بِنْتِ خارجة ، قد أُلقِيَ في خَلَدِي أنَّها جارية » ، فكانت كما قال ؛ ووُلِدَتْ بعد موته .



ایک مرد بیک وقت ہزار عورتوں کی متعہ کے لیے بکنگ کر سکتا ہے

زرارہ کا باپ حضرت امام جعفر صادقؒ سے روایت کرتا ہے کہ میں نے امام موصوف سے متعہ کے متعلق دریافت کیا کہ متعہ سے نکاح میں آنے والی عورت چار عورتوں میں سے ہے (جن کی شریعت نے بیک وقت نکاح میں لانے کی اجازت دی) تو آپ نے فرمایا تو ایسی ہزار عورتوں سے بھی نکاح کر لے تو بھی وہ کسی شمار میں نہیں کیونکہ وہ تو کرایہ پر لی گئی عورتیں ہیں

فروع الکافی جلد ۵ ص ۲۷۲

بِنَسْخِهَا، فَقَالَ لَهُ أَبُو جَعْفَرٍ: يَا أَبَا حَنِيفَةَ إِنَّ سُورَةَ سَأَلَ سَائِلٌ مَكِّيَّةٌ وَآيَةَ الْمُتْعَةِ مَدَنِيَّةٌ وَرِوَايَتَكَ شَاذَّةٌ رَدِيَّةٌ، فَقَالَ لَهُ أَبُو حَنِيفَةَ: وَآيَةُ الْمِيرَاثِ أَيْضاً تَنْطِقُ بِنَسْخِ الْمُتْعَةِ، فَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ: قَدْ ثَبَتَ النِّكَاحُ بِغَيْرِ مِيرَاثٍ، قَالَ أَبُو حَنِيفَةَ: مِنْ أَيْنَ قُلْتَ ذَاكَ؟ فَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ: لَوْ أَنَّ رَجُلاً مِنَ الْمُسْلِمِينَ تَزَوَّجَ امْرَأَةً مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ ثُمَّ تُوُفِّيَ عَنْهَا مَا تَقُولُ فِيهَا؟ قَالَ: لا تَرِثُ مِنْهُ، قَالَ: فَقَدْ ثَبَتَ النِّكَاحُ بِغَيْرِ مِيرَاثٍ ثُمَّ افْتَرَقَا.

٢٨٦ – باب: أنهن بمنزلة الإماء وليست من الأربع

١ – عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: قُلْتُ: كَمْ تَحِلُّ مِنَ الْمُتْعَةِ؟ قَالَ: فَقَالَ: هُنَّ بِمَنْزِلَةِ الإِمَاءِ.

٢ – الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِسْحَاقَ الأَشْعَرِيِّ، عَنْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الأَزْدِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ عليه السلام عَنِ الْمُتْعَةِ؟ أَهِيَ مِنَ الأَرْبَعِ؟ فَقَالَ: لا.

٣ – مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنِ ابْنِ رِئَابٍ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَعْيَنَ قَالَ: قُلْتُ: مَا يَحِلُّ مِنَ الْمُتْعَةِ؟ قَالَ: كَمْ شِئْتَ.

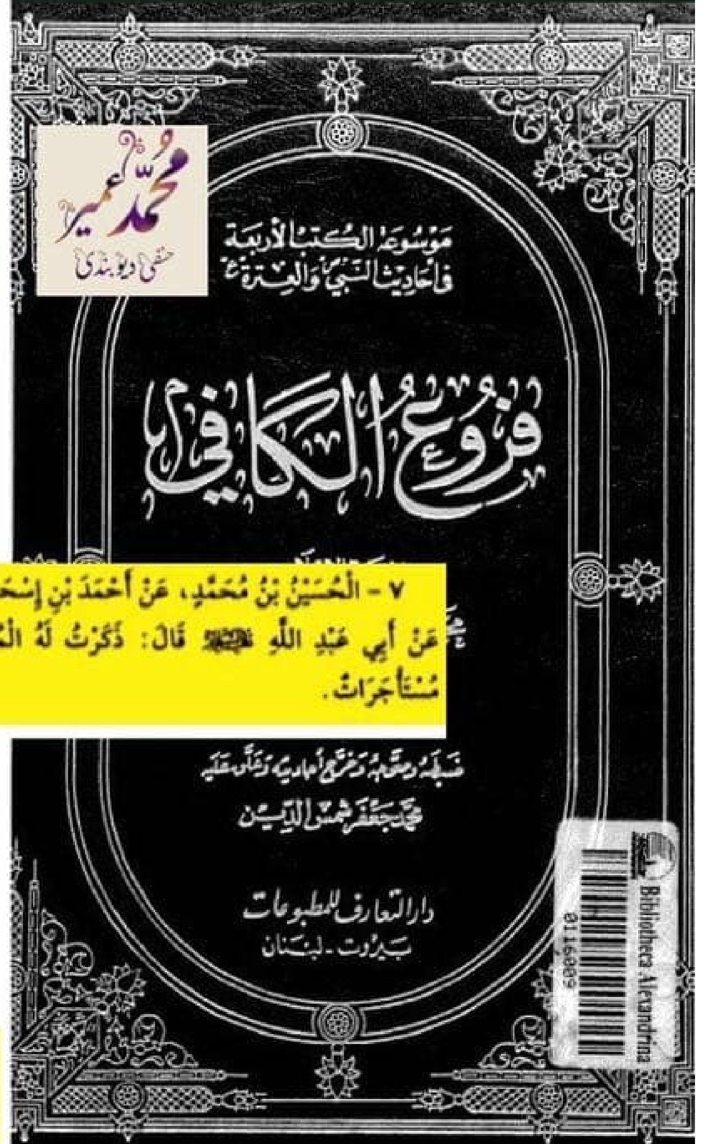
٤ – الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ أَبِي ... ، وَلا مِنَ السَّبْعِينَ.

... بْنِ سَعِيدٍ، وَمُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ... أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فِي الْمُتْعَةِ

٧ – الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ سَعْدَانَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ زُرَارَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: ذَكَرْتُ لَهُ الْمُتْعَةَ أَهِيَ مِنَ الأَرْبَعِ؟ فَقَالَ: تَزَوَّجْ مِنْهُنَّ أَلْفاً فَإِنَّهُنَّ مُسْتَأْجَرَاتٌ.

٦ – عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ الْفَضْلِ الْهَاشِمِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام عَنِ الْمُتْعَةِ فَقَالَ: الْقَ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ جُرَيْجٍ فَسَلْهُ عَنْهَا فَإِنَّ عِنْدَهُ مِنْهَا عِلْماً فَلَقِيتُهُ فَأَمْلَى عَلَيَّ مِنْهَا شَيْئاً كَثِيراً فِي اسْتِحْلالِهَا فَكَانَ فِيمَا رَوَى لِي ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: لَيْسَ فِيهَا وَقْتٌ وَلا عَدَدٌ إِنَّمَا هِيَ بِمَنْزِلَةِ الإِمَاءِ يَتَزَوَّجُ مِنْهُنَّ كَمْ شَاءَ وَصَاحِبُ الأَرْبَعِ نِسْوَةٍ يَتَزَوَّجُ مِنْهُنَّ مَا شَاءَ بِغَيْرِ وَلِيٍّ وَلا شُهُودٍ فَإِذَا انْقَضَى الأَجَلُ بَانَتْ مِنْهُ بِغَيْرِ طَلاقٍ وَيُعْطِيهَا الشَّيْءَ الْيَسِيرَ وَعِدَّتُهَا حَيْضَتَانِ وَإِنْ كَانَتْ لا تَحِيضُ فَخَمْسَةٌ وَأَرْبَعُونَ يَوْماً فَأَتَيْتُ بِالْكِتَابِ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ: صَدَقَ وَأَقَرَّ بِهِ قَالَ: ابْنُ أُذَيْنَةَ وَكَانَ زُرَارَةُ بْنُ أَعْيَنَ يَقُولُ: هَذَا وَيَحْلِفُ أَنَّهُ الْحَقُّ إِلا أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: إِنْ كَانَتْ تَحِيضُ فَحَيْضَةٌ وَإِنْ كَانَتْ لا تَحِيضُ فَشَهْرٌ وَنِصْفٌ.

٧ – الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ سَعْدَانَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ زُرَارَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: ذَكَرْتُ لَهُ الْمُتْعَةَ أَهِيَ مِنَ الأَرْبَعِ؟ فَقَالَ: تَزَوَّجْ مِنْهُنَّ أَلْفاً فَإِنَّهُنَّ مُسْتَأْجَرَاتٌ.



شیعہ کی طرف سے اصحاب رسولؐ اور ازواج مطہراتؓ کی شان میں بدترین توہین

شیعوں کا محدیث اول ملا باقر مجلسی اپنی کتاب عین احیاۃ کا اردو ترجمہ روح الحیات کے صفحہ نمبر 696 پر ازواج مطہراتؓ اور اصحاب رسولؐ کی توہین کرتے ہوئے امام صادق سے ایک روایت نقل کرتا ہے کہ امام صادق آل محمدؑ سے بسند منقول ہے کہ اپ ہر نماز کے بعد جانماز سے نہ اُٹھتے تھے جب تک اس امت کے چار ظالم ملعونوں اور چار ملعونہ عورتوں پر لعنت نہ بھیج لیتے تھے (العیاذ باللہ)

٦٩٦

• جناب امام صادقِ آل محمدؑ علیہ السلام سے بسندِ معتبر منقول ہے کہ آپ ہر نماز کے بعد جا نماز سے نہ اُٹھتے تھے تاوقتیکہ اِس اُمّت کے چار ظالم ملعونوں اور چار ملعونہ عورتوں پر لعنت نہ بھیج لیتے تھے

الْمَكْنُونِ وَالْمَخْزُونِ ... أَسْئَلُكَ بِإِسْمِكَ ... يَا وَاهِبَ الْعَطَايَا وَيَا مُطْلِقَ الْأُسَارَىٰ وَيَا فَكَّاكَ الرِّقَابِ مِنَ النَّارِ أَسْئَلُكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ وَأَنْ تُعْتِقَ رَقَبَتِيْ مِنَ النَّارِ وَأَنْ تُخْرِجَنِيْ مِنَ الدُّنْيَا اٰمِنًا وَّأَنْ تُدْخِلَنِي الْجَنَّةَ سَالِمًا وَّأَنْ تَجْعَلَ دُعَائِيْ أَوَّلَهٗ فَلَاحًا وَّأَوْسَطَهٗ نَجَاحًا وَّاٰخِرَهٗ صَلَاحًا إِنَّكَ أَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ۔"

یہ دعا راز اسرار مخفیہ سے ہے۔

• جناب امام صادقِ آل محمدؑ علیہ السلام سے بسندِ معتبر منقول ہے کہ آپ ہر نماز کے بعد جا نماز سے نہ اُٹھتے تھے تاوقتیکہ اِس اُمّت کے چار ظالم ملعونوں اور چار ملعونہ عورتوں پر لعنت نہ بھیج لیتے تھے

— امام رضا علیہ السلام سے سوال کیا گیا کہ بعد نماز رسول خدا پر سلام درود کس طرح بھیجا جائے۔؟

آپ نے فرمایا: کہو السّلام علیک یا رسول اللہ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ یا محمد بن عبداللہ السّلام علیک یا خیرۃ اللہ السّلام علیک یا حبیب اللہ السّلام علیک یا صفوۃ اللہ السّلام علیک یا امین اللہ۔ اَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَأَشْهَدُ أَنَّكَ مُحَمَّدُ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَأَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ نَصَحْتَ لِأُمَّتِكَ وَجَاهَدْتَ فِيْ سَبِيْلِ رَبِّكَ وَعَبَدْتَهٗ حَتّٰى أَتَاكَ الْيَقِيْنُ

روح الحیات

محمد عمیر

اردو ترجمہ عین الحیوۃ

علامہ محمد باقر مجلسی

رافضیت کا بارہواں امام خانہ کعبہ کو منہدم کرے گا

آپ اِس کو (خانہ کعبہ) کو منہدم کر کے اِن ہی بنیادوں پر اِس کو از سرِ نو تعمیر کریں گے جو بنیاد عہد آدام میں مکہ کے اندر لوگوں کے لیے رکھی گی تھی اور جس پر حضرت ابراہیمؑ و حضرت اسماعیلؑ نے دیواریں بلند کی تھی اور اِن بنیادوں پر تو اِن دونوں کے بعد کسی نے اِس کی تعمیر ہی نہیں کی

اس طرح وہ ظالموں کے بنائے ہوئے تمام آثار مٹا دیں گے مکہ میں بھی مدینہ میں بھی بلکہ تمام ممالک میں

بحار الأنوار جلد ۱۲ صفحہ ۳۸۶

امام قائم بیت اللہ کی از سرِ نو تعمیر کریں گے

آپ نے فرمایا: "ینقضہ فلا یدع منہ إلّا القواعد التی هی اوّل بیت وضع للناس ببکّة فی عہد آدم ع۔ و الّذی رفعہ ابراهیم و اسماعیل ع منہا وانّ الّذی بنی بعدهما لم یبنہ نبیٌّ ولا وصیٌّ ، ثمّ یبنیہ کما یشاء اللہ ولیعفینّ آثار الظالمین بمکّة و المدینة و العراق و سائر الأقالیم ، و لیہدمنّ مسجد الکوفة ولیبنیہ علی بنیانہ الأوّل ، و لیہدمنّ القصر العتیق ملعون ملعون من بناہ۔"

ترجمہ

"آپ اس کو (خانۂ کعبہ) منہدم کر کے اُن ہی بنیادوں پر اس کی از سرِ نو تعمیر کریں گے جو بنیاد عہدِ آدم ؑ میں مکّے کے اندر لوگوں کے لیے رکھی گئی تھی اور جس پر حضرت ابراہیم و اسماعیل نے دیواریں بلند کی تھیں۔ اور ان بنیادوں پر تو ان دونوں کے بعد کسی نے اس کی تعمیر ہی نہیں کی۔ اس طرح وہ ظالموں کے بنائے ہوئے تمام آثار مٹا دیں گے مکّے میں بھی مدینہ میں بھی بلکہ تمام ممالک میں



حضرت علیؓ کے جنازہ میں کوئی شیعہ شریک نہیں ہوا

امام جعفر صادقؒ سے روایت ہے کہ جب حضرت علیؓ کا انتقال ہوا تو حسنین کریمینؓ اور دو مرد "فرشتے" جنازہ لے کر نکلے تو چلتے ہوئے کوفہ کو داہنی طرف چھوڑا پھر بلند زمین کی طرف آئے اور مقام غری میں دفن کر کے لوٹ آئے اور قبر کا نشان مٹا دیا

اصول الکافی جلد اول صفحہ نمبر ۲۹۱

يقول: وُلدت فاطمة بنت محمد صلى الله عليه وآله بعد مبعث رسول الله بخمس سنين وتوفيت ولها ثمان عشرة سنة وخمسة وسبعون يوماً.

١١ - سعد بن عبد الله، عن أحمد بن محمد بن عيسى، عن الحسن بن علي بن فضال، عن عبد الله بن بكير، عن بعض أصحابنا، عن أبي عبد الله عليه السلام أنه سمعه يقول: لما قُبض أمير المؤمنين عليه السلام أخرجه الحسن والحسين ورجلان آخران حتى إذا خرجوا من الكوفة تركوها عن أيمانهم ثم أخذوا في الجبانة، حتى مرّوا به إلى الغريّ فدفنوه وسوّوا قبره فانصرفوا.

١٧١ - باب مولد الزهراء فاطمة عليها السلام

وُلدت فاطمة عليها وعلى بعلها السلام بعد مبعث رسول الله صلى الله عليه وآله بخمس سنين وتوفيت عليها السلام ولها ثمان عشرة سنة وخمسة وسبعون يوماً، وبقيت بعد أبيها صلى الله عليه وآله خمسة وسبعين يوماً.

... عن ابن رئاب، عن أبي عبيدة، عن أبي ...
... خمسة وسبعين يوماً، وكان دخلها ...
... على أبيها، ويطيب نفسها، ويخبرها ...
... علي عليه السلام يكتب ذلك.

... جعفر، عن أخيه، أبي الحسن عليه السلام قال: إنّ فاطمة عليها السلام صدّيقة شهيدة وإنّ بنات الأنبياء لا يطمثن.

٣ - أحمد بن مهران رحمه الله رفعه وأحمد بن إدريس، عن محمد بن عبد الجبار الشيباني قال: حدثني القاسم بن محمد الرازي قال: حدثنا علي بن محمد الهرمزاني، عن أبي عبد الله الحسين بن علي عليه السلام قال: لما قُبضت فاطمة عليها السلام دفنها أمير المؤمنين سرّاً وعفا على موضع قبرها، ثم قام فحوّل وجهه إلى قبر رسول الله صلى الله عليه وآله فقال: السلام عليك يا رسول الله عني، والسلام عليك عن ابنتك وزائرتك والبائتة في الثرى ببقعتك، والمختار الله لها سرعة اللحاق بك، قلّ يا رسول الله عن صفيّتك صبري، وعفا عن سيدة نساء العالمين تجلّدي، إلّا أنّ لي في التأسّي بسنّتك في فرقتك موضع تعزّ، فلقد وسّدتك في ملحودة قبرك وفاضت نفسك بين نحري وصدري، بلى وفي كتاب الله لي أنعم القبول، إنّا لله وإنّا إليه راجعون، قد استُرجعت الوديعة وأُخذت الرهينة وأُخلست الزهراء، فما أقبح الخضراء والغبراء

١١ - سعد بن عبد الله، عن أحمد بن محمد بن عيسى، عن الحسن بن علي بن فضال، عن عبد الله بن بكير، عن بعض أصحابنا، عن أبي عبد الله عليه السلام أنه سمعه يقول: لما قُبض أمير المؤمنين عليه السلام أخرجه الحسن والحسين ورجلان آخران حتى إذا خرجوا من الكوفة تركوها عن أيمانهم ثم أخذوا في الجبانة، حتى مرّوا به إلى الغريّ فدفنوه وسوّوا قبره فانصرفوا.

الكافي

حضرت علیؓ کی تدفین کے بعد کوفی شیعوں کے کرتوت

جب ہم جنازہ سے واپس لوٹے تو شیعوں کی ایک جماعت ہمیں ملی جس نے جنازہ میں شرکت نہ کی تھی ہم نے ان کو حضرت علیؓ کی عزت و تکریم کے بارے میں آگاہ کیا جس کا ہم معائنہ کر چکے تھے ہماری باتیں سن کر انہوں نے کہا کہ ہم بھی وہ سب کچھ دیکھنا چاہتے ہیں جس کا تم معائنہ کر چکے ہو ہم نے انہیں کہا ہم تو حضرت علیؓ کی وصیت کے مطابق ان کی قبر کو زمین کے برابر کر چکے ہیں اور اب اس کا کوئی نشان باقی نہیں ہوگا" لیکن وہ ضدی نکلے اور ہم اس مقام تدفین کی بابت معلومات حاصل کر کے "اُدھر چل پڑے جب واپس پلٹے تو انہوں نے آ کر بتلایا کہ جب ہم وہاں گئے تو ہمیں حضرت علیؓ کی قبر مل گئی پھر جب ہم نے اُسے کھودا تو اندر کچھ بھی نہ پایا

الارشاد شیخ مفید صفحہ نمبر ۳۸،۳۷

فصل ششم

محل قبر آن حضرت و چگونگی خاکسپاری ایشان

یکی از نزدیکان ...

و نیاز به گرفتن جلوی آن نبود. درحالی که صدای ز...
بردیم و در آنجا متوجه سنگی سفید که می‌درخشید ش...
که بر آن نوشته شده بود که این قبری است که نوح (ع) برای علی بن ابیطالب (ع) آماده کرده است.
حضرت را در آن قبر آماده به خاک سپردیم و بازگشتیم و از این بزرگداشتی که خداوند نسبت به
امیرمؤمنان (ع) کرده بود شادمان بودیم در راه به عده‌ای از شیعیان برخوردیم که در مراسم نماز و

۱- نام دیگر نجف اشرف است.

امیرمؤمنان (ع) کرده بود شادمان بودیم در راه به عده‌ای از شیعیان برخوردیم که در مراسم نماز و

۱- نام دیگر نجف اشرف است.

ارشاد مفید

الارشاد
في معرفة حجج الله على العباد
تأليف
الشيخ المفيد
ترجمه: استاد امیرخان بلوکی

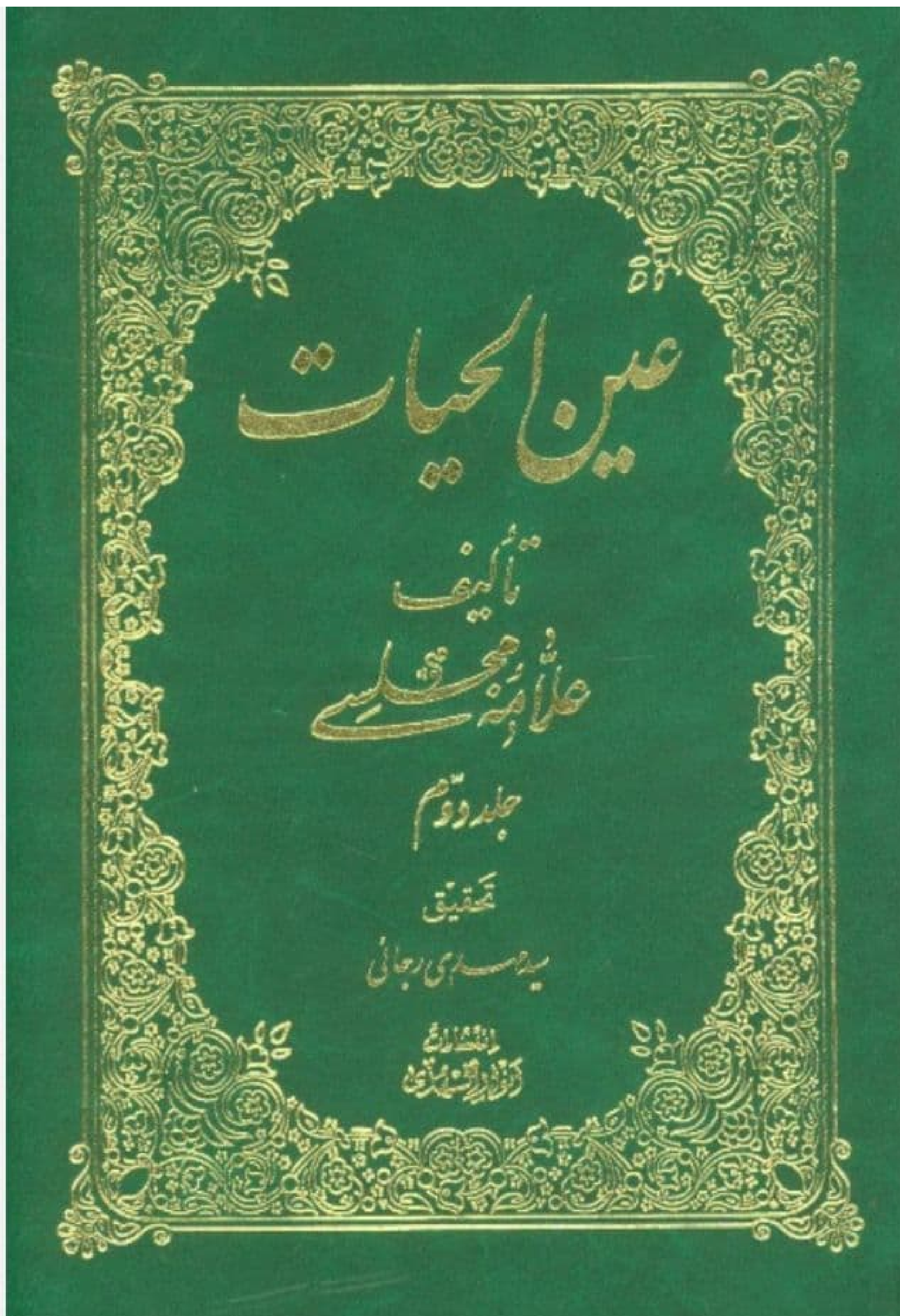
قَديرٌ، پس رو به اصحاب خود كردند و فرمودند: ترک مكنيد اين سه تكبير را او اين دعا را بعد از هر نماز واجب؛ زيرا هر كه بعد از سلام نماز بخواند به تحقيق ادا كرده است آنچه بر او واجب است از شكر حق تعالى بر تقويت اسلام واهل اسلام[1].

و به سند صحيح از احمد بن ابى‌نصر بزنطى منقول است كه: به خدمت حضرت امام رضا ﵇ عرض كردم: چگونه صلوات و سلام بعد از نماز واجب بر حضرت رسول ﷺ مى‌بايد فرستاد؟ حضرت فرمود بگو: اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا رَسُولَ اللهِ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكاتُهُ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِاللهِ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا خِيَرَةَ اللهِ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا حَبيبَ اللهِ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا صِفْوَةَ اللهِ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا اَمينَ اللهِ، اَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُولُ اللهِ، وَاَشْهَدُ اَنَّكَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللهِ، وَاَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ نَصَحْتَ لِاُمَّتِكَ، وَجاهَدْتَ في سَبيلِ رَبِّكَ، وَعَبَدْتَهُ حَتّى اَتاكَ الْيَقينُ، فَجَزاكَ اللهُ يا رَسُولَ اللهِ اَفْضَلَ ما جَزىٰ نَبِيّاً عَنْ اُمَّتِهِ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ اَفْضَلَ ما صَلَّيْتَ عَلى اِبْراهيمَ وَآلِ اِبْراهيمَ اِنَّكَ حَميدٌ مَجيدٌ[2].

و موافق احاديث معتبره مى‌بايد بعد از هر نماز بگويد: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاَعِذْنا مِنَ النّارِ وَارْزُقْنا الْجَنَّةَ وَزَوِّجْنا مِنَ الْحُورِ الْعينِ[3].

و به سند معتبر منقول است كه: حضرت امام جعفر صادق از جاى نماز خود برنمى‌خاستند تا چهار ملعون و چهار ملعونه را لعنت نمى‌كردند، پس بايد بعد از هر نماز بگويد: اَللّٰهُمَّ الْعَنْ اَبابَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمانَ وَمُعاوِيَةَ وَعايِشَةَ وَحَفْصَةَ وَهِنْدَ وَاُمَّ الْحَكَمِ[4].

(۱) بحارالانوار ۲۲/۸۶ ح ۲۱.
(۲) بحارالانوار ۲۴/۸۶ ح ۲۵.
(۳) بحارالانوار ۱۹/۸۶ ح ۱۷.
(۴) فروع كافى ۳۴۲/۳ ح ۱۰.



٥ ـ عليّ بن إبراهيم، عن أبيه، عن حمّاد، عن حريز، عن زرارة، عن أبي جعفر عليه السلام قال: الدّعاء بعد الفريضة أفضل من الصّلاة تنفّلاً.

٦ ـ الحسين بن محمّد الأشعريّ، عن عبدالله بن عامر، عن عليّ بن مهزيار، عن فضالة بن أيّوب، عن عبدالله بن سنان قال: قال أبو عبدالله عليه السلام: من سبّح تسبيح فاطمة الزّهراء عليها السلام قبل أن يثنّي رجليه من صلاة الفريضة غفر الله له و[ل]يبدأ بالتكبير.

٧ ـ عدّة من أصحابنا، عن أحمد بن محمّد بن خالد، عن يحيى بن محمّد، عن عليّ ابن النّعمان، عن ابن أبي نجران، عن رجل، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: من سبّح الله في دبر الفريضة تسبيح فاطمة الزّهراء عليها السلام [ال]مائة مرّة و أتبعها بلا إله إلّا الله غفر [الله] له.

٨ ـ عدّة من أصحابنا، عن أحمد بن محمّد، عن عمرو بن عثمان، عن محمّد بن عذافر قال: دخلت مع أبي على أبي عبدالله عليه السلام فسأله أبي عن تسبيح فاطمة صلّى الله عليها، فقال: «الله أكبر» حتّى أحصى[ها] أربعاً وثلاثين مرّة، ثمّ قال: «الحمد لله» حتّى بلغ سبعاً وستّين، ثمّ قال: «سبحان الله» حتّى بلغ مائة يحصيها بيده جملة واحدة.

٩ ـ عليّ بن محمّد، عن سهل بن زياد، عن محمّد بن عبد الحميد، عن صفوان، عن ابن مسكان، عن أبي بصير، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: في تسبيح فاطمة صلّى الله عليها يبدأ بالتكبير أربعاً وثلاثين، ثمّ التحميد ثلاثاً وثلاثين، ثمّ التسبيح ثلاثاً وثلاثين.

١٠ ـ محمّد بن يحيى، عن محمّد بن الحسين، عن محمّد بن إسماعيل بن بزيع، عن الخيبريّ، عن الحسين بن ثوير؛ و أبي سلمة السرّاج قالا: سمعنا أبا عبدالله عليه السلام و هو يلعن في دبر كلّ مكتوبة أربعة من الرّجال و أربعاً من النساء، فلان وفلان وفلان ومعاوية ويسمّيهم وفلانة وفلانة و هند وأمّ الحكم اُخت معاوية.

١١ ـ أحمد بن إدريس، عن محمّد بن أحمد رفعه قال: قال أبو عبدالله عليه السلام: إذا شككت في تسبيح فاطمة الزّهراء عليها السلام فأعد.

١٢ ـ عنه عن محمّد بن أحمد، عن يعقوب بن يزيد، عن محمّد بن جعفر، عمّن ذكره، عن أبي عبدالله عليه السلام أنّه كان يسبّح تسبيح فاطمة صلّى الله عليها فيصله ولا يقطعه.

الفروع من الكافي

تأليف

ثقة الإسلام أبي جعفر محمد بن يعقوب بن إسحاق الكليني الرازي رحمه الله

المتوفى سنة ٣٢٨ / ٣٢٩ هـ

الجزء الثالث

دار الكتب الإسلامية

اتحاد و یک جہتی (امام خمینی کی نظر میں) — خانۂ فرہنگ ایران

مستحکم بنانے کا باعث بنے۔

(انقلابی عدالتوں کے سرکاری وکلاء اور ملٹری پولیس کے افسروں سے خطاب بتاریخ ۶۰/۹/۲۷)

* * *

اسلام نے اجتماع اور "وحدت کلمہ" کے لئے بڑی تبلیغ کی ہے اور اس پر عمل بھی کیا ہے۔ یعنی ایسے دنوں کو پیش کیا ہے کہ یہ دن بذات خود اور عاشورا و اربعین جیسے دن اتحاد و یکانگت کو مستحکم کرنے کا محرک بن جاتے ہیں۔

(مذکورہ بالا ماخذ)

* * *

مہدویت پر اعتقاد

جو نبی بھی آئے وہ انصاف کے نفاذ کے لئے آئے۔ ان کا مقصد یہی تھا کہ تمام دنیا میں انصاف کا نفاذ کریں۔ لیکن وہ کامیاب نہ ہوئے یہاں تک کہ ختم المرسلین (ص) جو انسان کی اصلاح کے لئے آئے تھے اور انصاف کا نفاذ کرنے کے لئے آئے تھے۔ انسان کی تربیت کے لئے آئے تھے لیکن وہ اپنے زمانے میں کامیاب نہیں ہوئے۔ وہ آدمی جو اس معنی میں کامیاب ہو گا اور تمام دنیا میں انصاف کو نافذ کرے گا وہ بھی اس انصاف کو نہیں جیسے عام لوگ سمجھتے ہیں کہ زمین میں انصاف کا معاملہ صرف لوگوں کی فلاح و بہبود کے لئے ہو۔ بلکہ یہ انصاف انسانیت کے تمام مراتب میں ہو وہ چیز جس میں انبیاء کامیاب نہیں ہوئے باوجود اس کے کہ وہ اس خدمت کے لئے آئے تھے۔ خدائے تبارک و تعالیٰ نے ان (حضرت ولی عصر ۔ ارواحنا لہ الفداء) کا ذخیرہ کیا ہے ان ہی معنی میں جبکہ تمام نبیوں کو آرزو تھی لیکن رکاوٹوں کی وجہ سے وہ ان کو نافذ نہ کر سکے تمام اولیا کی یہ آرزو تھی لیکن وہ بھی نافذ کرنے میں کامیاب نہ ہو سکے وہ اس بزرگوار کے ہاتھوں ظہور پذیر ہو جائے لہذا اس معنی میں (حضرت صاحب ۔ ارواحنا لہ الفداء)

سکھ کہتا ہے کہ دنیا میں کامیاب ترین انسان محمدؐ مصطفیٰ ہیں۔

ہندو کہتا ہے کہ دنیا میں کامیاب ترین انسان محمدؐ مصطفیٰ ہیں۔

بدھ مت کہتا ہے کہ دنیا میں کامیاب ترین انسان محمدؐ مصطفیٰ ہیں۔

عیسائی کہتا ہے کہ دنیا میں کامیاب ترین انسان محمدؐ مصطفیٰ ہیں۔

یہودی کہتا ہے کہ دنیا میں کامیاب ترین انسان محمدؐ مصطفیٰ ہیں۔

دلو رام کوثری کہتا کہ ہے دنیا میں کامیاب ترین انسان محمدؐ مصطفیٰ ہیں۔

بہادر سو جگوی کہتا ہے کہ دنیا میں کامیاب ترین انسان محمدؐ مصطفیٰ ہیں۔

ڈاکٹر مائیکل ہارڈ کہتا ہے دنیا میں کامیاب ترین انسان محمدؐ مصطفیٰ ہیں۔

ڈاکٹر ایم این رائے کہتا ہے کہ دنیا میں کامیاب ترین انسان محمدؐ مصطفیٰ ہیں۔

جوزف کہتا ہے کہ دنیا میں کامیاب ترین انسان محمدؐ مصطفیٰ ہیں۔

اور خمینی الدجال (اللہ کی بے شمار لعنتیں ہوں) کہتا ہے کہ

(معاذ اللہ) محمدؐ مصطفیٰ کامیاب نہ ہو سکے۔



من حيث يَطلع الفجر فمِن ثَمَّ تطلع الشّمس ، وليس عليك مِن حَرَج أن تنام إذا كنت قد ذكرت اللهَ عزَّ وجلَّ)) .

صح ﴿١٣١٢﴾ ١٦٨ - محمّد بن عليّ بن محبوب ، عن محمّد بن الحسين ، عن محمّد بن سِنان ، عن عمّار بن مروانَ ، عن المُنَخَّل بن جميل ، عن جابر ، عن أبي جعفر عليه السلام ((قال : إذا انحرفت عن صلاة مكتوبة فلا تنحرِف إلاّ بانصراف لَعْنِ بني أُميّة)) [1] .

صح ﴿١٣١٣﴾ ١٦٩ - محمّد بن يحيي ، عن محمّد بن الحسين ، عن محمّد بن- إسماعيلَ بنِ بَزيع ، عن الحسين بن ثُوَيْر ؛ وأبي سَلَمة السّرّاج ((قالا : سمعنا أباعبدالله عليه السلام وهو يلعن في دُبُرِ كلِّ مكتوبة أربعة من الرّجال وأربعاً من النّساء التيميَّ والعَدَويَّ وفُعلانَ ومعاويةَ - يسمّيهم - وفلانَةَ وفلانَةَ وهِنْدَ وأمَّ الحكم أختَ معاوية)) .

صح ﴿١٣١٤﴾ ١٧٠ - أحمد بن محمّد ، عن الحسين بن سعيد ، عن النّضر بن- سُوَيد ، عن هِشام بن سالم ، عن سليمانَ بنِ خالد ((قال : قال أبو عبدالله عليه السلام : إذا انصرف الإمام فلا يصلّي في مقامه ركعتين حتّى ينحرف عن مقامه ذلك)) .

↑ ٣٢١

صح ﴿١٣١٥﴾ ١٧١ - أحمد بن أبي عبدالله ، عن القاسم بن يحيي [2] ، عن جدّه الحسن بن راشد ، عن أبي بصير ، عن أبي عبدالله ، عن آبائه عليهم السلام ((أنّ أميرالمؤمنين عليه السلام قال : إذا فرغ أحدكم من الصّلاة فليرفع يدَيه إلى السّماء ولينصب في الدّعاء، فقال ابن سَبا : يا أميرالمؤمنين ! أليس اللهُ في كلِّ مكان ؟ فقال : بلى ، قال : فَلِمَ يرفع يديه إلى السّماء ؟ قال : أما تقرء ((وَ في السَّماءِ رِزْقُكُمْ وَ ما تُوعَدُونَ [3])) فمِن أين يطلب الرّزق إلاّ من موضِعه ، وموضع الرّزق وما وعد الله السّماء)) .

صح ﴿١٣١٦﴾ ١٧٢ - أحمد بن محمّد ، عن الحسن بن محبوب ، عن معاوية بن-

---

← حال الغفلة . ولم يعلم الرّاوي أنّ طلوع الفجر دليل على مطلع الشّمس .

١ - أي بالانصراف عن الصّلاة مع لعنهم . والمراد الغاصبون وأياديهم لا كلّ من نسب إلى أُميّة .

٢ - قاسم بن يحيي بن حسن بن راشد مولى المنصور،ضعيف له كتاب فيه آداب أميرالمؤمنين عليه السلام .

٣ - الذاريات : ٢٢ .

تهذيب الأحكام

في شرح المقنعة للشيخ المفيد رضوان الله عليه

تأليف

شيخ الطائفة أبي جعفر محمد بن الحسن الطوسي قدّه

المتوفى ٤٦٠ هـ



وقال النبيّ صلى الله عليه وآله وسلم لعليّ عليه السلام: «يا عليّ، أنت المظلوم بعدي، من ظلمك فقد ظلمني، ومن أنصفك فقد أنصفني، ومن جحدك فقد جحدني، ومن والاك فقد والاني، ومن عاداك فقد عاداني، ومن أطاعك فقد أطاعني، ومن عصاك فقد عصاني». ٣٣٠ ـ ٣٣١

واعتقادنا فيمن جحد إمامة أميرالمؤمنين عليّ والأئمّة من بعده عليهم السلام أنّه بمنزلة من جحد نبوّة جميع الأنبياء عليهم السلام. ٣٣١

واعتقادنا فيمن أقرّ بأميرالمؤمنين وأنكر واحداً من بعده من الأئمّة، أنّه بمنزلة من أقرّ بجميع الأنبياء وأنكر نبوّة نبيّنا محمّد صلى الله عليه وآله وسلم. ٣٣٢

وقال الصادق عليه السلام: «المنكر لآخرنا، كالمنكر لأوّلنا». ٣٣٢

وقال النبيّ صلى الله عليه وآله وسلم: «الأئمّة من بعدي اثنا عشر، أوّلهم أميرالمؤمنين عليّ بن أبي طالب وآخرهم القائم، طاعتهم طاعتي، ومعصيتهم معصيتي، من أنكر واحداً منهم فقد أنكرني». ٣٣٢ ـ ٣٣٣

وقال الصادق عليه السلام: «من شكّ في كفر أعدائنا والظالمين لنا، فهو كافر». ٣٣٣

وقال أميرالمؤمنين عليه السلام: «ما زلت مظلوماً منذ ولدتني أمّي، حتّى أنّ عقيلاً كان يصيبه الرمد فيقول: لا تذرّوني حتّى تذرّوا عليّاً؛ فيذرّوني وما بي رمد». ٣٣٣ ـ ٣٣٤

واعتقادنا فيمن قاتل عليّاً عليه السلام قول النبيّ صلى الله عليه وآله وسلم: «من قاتل عليّاً فقد قاتلني».

وقوله: «من حارب عليّاً فقد حاربني، ومن حاربني فقد حارب الله».

وقوله صلى الله عليه وآله وسلم لعلي وفاطمة والحسن والحسين عليهم السلام: «أنا حرب لمن حاربكم، وسلم لمن سالمكم». ٣٣٤ ـ ٣٣٥

وأمّا فاطمة ـ صلوات الله عليها ـ فاعتقادنا فيها أنّها سيّدة نساء العالمين، من الأوّلين والآخرين.

وأنّ الله يغضب لغضبها، ويرضى لرضاها، وأنّها خرجت من الدنيا ساخطة على ظالميها وغاصبيها، ومانعي إرثها. ٣٣٥ ـ ٣٣٩

وقال النبي صلى الله عليه وآله وسلم: «إنّ فاطمة بضعة منّي، فمن آذاها فقد آذاني، ومن غاظها فقد غاظني، ومن سرّها فقد سرّني». ٣٣٩

وقال صلى الله عليه وآله وسلم: «إنّ فاطمة بضعة منّي، وهي روحي الّتي بين جنبيّ، يسوؤني ما ساءها، ويسرّني ما سرّها». ٣٤٠

واعتقادنا في البراءة أنّها واجبة من الأوثان الأربعة، ومن الإناث الأربع، ومن جميع أشياعهم وأتباعهم، وأنّهم شرّ خلق الله.

ولا يتمّ الإقرار بالله وبرسوله وبالأئمّة إلّا بالبراءة من أعدائهم. ٣٤٠ ـ ٣٤١

كتاب

الاعتقادات

(بلا هوامش وتعليقات)

تأليف

الشيخ الثقة الجليل الأعظم

والمحدث المتكلم الفقيه الأقدم

الصدوق

أبي جعفر محمد بن علي بن الحسين بن بابويه القمي

المتوفى ٣٨١ هـ

تصحيح

مؤسسة الإمام الهادي عليه السلام قم المقدسة

شیعہ کے نزدیک مرزا غلام احمد قادیانی اور ابو بکرؓ میں کوئی فرق نہیں (معاذ اللہ)

غلام حسین نجفی کنجر کی اولاد اپنی کتاب جاگیر فدک میں جناب صدیق اکبرؓ کی شان میں بد ترین توہین کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ اگر اہل دنیا نے ثلاثہؓ کو امام بنایا ہے تو مرزا غلام احمد قادیانی کو بھی اہل دنیا نے امام بنایا ہے جناب ابو بکرؓ اور مرزا صاحب میں کوئی فرق نہیں کیونکہ دونوں کو اہل دنیا نے منصب امامت دیا ہے اگر بندوں کو ایسا اختیار ہے تو دونوں کو مانو، فرق کرنا بے انصافی ہے اور ہم اہل تشیع نے دونوں کو ٹھکرایا ہے

جاگیر فدک ص ۵۰۹

قرانِ مجید کا اٹل فیصلہ کہ ظالم امام نہیں ہو سکتا

ثبوت ملاحظہ ہو

اہل نہیں۔ اگر اہل دنیا نے ثلاثہ کو امام بنایا ہے تو مرزا غلام احمد قادیانی کو بھی اہل دنیا نے امام بنایا ہے۔ جناب ابو بکر اور مرزا صاحب میں کوئی فرق نہیں کیونکہ دونوں کو اہل دنیا نے منصب امامت دیا ہے۔ اگر بندوں کو ایسا اختیار ہے تو دونوں کو مانو، فرق کرنا بے انصافی ہے۔ اور ہم اہلِ تشیع نے دونوں کو ٹھکرایا ہے۔

... نے کفر کیا وہ ظالم ہے۔ بقول تعالیٰ والکٰفرون ھم الظالمون اور ...

نبی کریم کے اعلان نبوت سے پہلے ... کافر ...
قرآن امامت کے لائق نہ رہے۔ ہماری دشمنی ان تینوں سے ذاتی نہیں بلکہ ہم حکم قرآن کے سامنے سر جھکاتے ہیں۔ پس بت پرست بحکم قرآن ظالم ہیں اور امامت کے اہل نہیں۔ اگر اہل دنیا نے ثلاثہ کو امام بنایا ہے تو مرزا غلام احمد قادیانی کو بھی اہل دنیا نے امام بنایا ہے۔ جناب ابو بکر اور مرزا صاحب میں کوئی فرق نہیں کیونکہ دونوں کو اہل دنیا نے منصب امامت دیا ہے۔ اگر بندوں کو ایسا اختیار ہے تو دونوں کو مانو، فرق کرنا بے انصافی ہے۔ اور ہم اہلِ تشیع نے دونوں کو ٹھکرایا ہے۔

خلیفہ کے بلا اجرت وکیل شاہ عبدالعزیز کا ایک لنگڑا عذر

ثبوت :۔ تحفہ اثنا عشریہ باب ہفتم ص۲۲۱ مطبوعہ سہیل اکیڈمی۔ لاہور،
وقد تقرر فی الاصول ان المشتق فیما قام بہ المبدأ فی الحال

کتاب لاجواب
دُرِّ بیضاء فی اثبات حق الزہراء علیہا السلام
المعروف
جاگیرِ فدک



غلام حسین نجفی

شیعہ کے نزدیک سنی ولد الزنا سے بدتر اور کتے سے زیادہ ذلیل ہے

ملا باقر مجلسی اپنی کتاب حق الیقین کے صفحہ ۸۲۷ پر لکھتا ہے جس جگہ ولد الزنا (حرامی) غسل کرے اس جگہ غسل نہ کرو اور نہ اس جگہ غسل کرو جہاں ناصبی (سنی) غسل کرتا ہے کیونکہ وہ ولد الزنا سے بھی بدتر ہے۔ اللہ تعالی نے اپنی مخلوق میں سے سب سے ذلیل کتے کو پیدا کیا ہے اور ناصبی (سنی) کتے سے بھی زیادہ ذلیل ہے

حق الیقین ص ۸۲۷

حسین ﷷ را استخفافی کند قولاً یا فعلاً مثل آنکه العیاذ بالله به آن استنجاء نماید، یا نسبت به کتب حدیث شیعه استخفاف کند، و بعضی کتب فقه شیعه را نیز چنین می‌دانند، یا به یکی از عبادات که ضروریِ دین است استهزاء و استخفاف نماید، یا بت یا غیر بت را معبود خود قرار دهد و آن را به قصد عبادت سجده کند، یا شعار کفار را که متضمن اظهار کفر باشد ظاهر گرداند مثل آنکه زنار ببندد به این قصد، و یا پیشانی خود را به روش هنود زرد کند [illegible]

واز حضرت صادق ﷷ منقول است که: غسل مکن در جایی که در آن جمع می‌شود غسالۀ حمام زیراکه در آن غسالۀ ولد زنا می‌باشد و غسالۀ ناصبی می‌باشد و آن بدتر است از ولد زنا، به درستی حق تعالی خلقی بدتر از سگ نیافریده است و ناصبی نزد خدا خوارتر است از سگ(۱).

[illegible] حلول کرده [illegible] ایشان را خالق عالم دانند بنا بر بعضی از احادیث، و نواصب که عداوت با [illegible] باشند [illegible] ضروری دین اسلام است.

واز حضرت صادق ﷷ منقول است که: غسل مکن در جایی که در آن جمع می‌شود غسالۀ حمام زیراکه در آن غسالۀ ولد زنا می‌باشد و غسالۀ ناصبی می‌باشد و آن بدتر است از ولد زنا، به درستی حق تعالی خلقی بدتر از سگ نیافریده است و ناصبی نزد خدا خوارتر است از سگ(۱).

و مجسّمه که خدا را جسم می‌دانند از بلور یا به صورت پسر ساده می‌دانند، ایشان نیز کافر و مخلّد در آتش‌اند و در غیر اینها از فرق مخالفان دو قسمند:

اول متعصبی چندند که حجت بر ایشان تمام شده است و علم به بطلان مذهب خود دارند واز برای تعصب و اغراض دنیویّه انکار حق می‌نمایند، یا به اعتبار متابعت آباء

حق الیقین

دراعتقادات و معارف اسلامی

با تصحیح و استخراج منابع

علامه محمد باقر مجلسی



تین صحابہ کے علاوہ باقی تمام صحابہؓ اہل تشیع کے نزدیک مرتد ہیں (معاذاللہ)

امام جعفر صادقؒ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ حضورؐ کے انتقال کے بعد تین آدمیوں کے علاوہ تمام صحابہؓ مرتد ہو گئے تھے (معاذاللہ) راوی کہتا ہے میں نے دریافت کیا وہ تین کون تھے فرمایا مقداد بن الاسودؓ، ابوذر غفاریؓ اور سلمان الفارسیؓ

رجال الکشی ص ۱۴

١ – سلمان الفارسي أبو الحسن وأبو إسحاق[1]

حمدويه وإبراهيم ابنا نصير قالا: حدثنا محمد بن عثمان عن حنان بن سدير عن أبيه عن أبي جعفر عليه السلام قال: كان الناس أهل الردة بعد النبي إلا ثلاثة. فقلت: ومن الثلاثة؟ فقال: المقداد بن الأسود، وأبو ذر الغفاري، وسلمان الفارسي. ثم عرف الناس بعد يسير وقال: هؤلاء الذين دارت عليهم الرحا وأبوا أن يبايعوا لأبي بكر حتى جاؤوا بأمير المؤمنين عليه السلام مكرهاً فبايع، وذلك قول الله عزّ وجل: ﴿ وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ [illegible] أَفَإِن مَّاتَ أَوْ قُتِلَ انقَلَبْتُمْ عَلَىٰ أَعْقَابِكُمْ ﴾ الآية[2].

جبرائيل بن أحمد الفاريابي قال: حدثني [illegible] قال: حدثني ابن فضال عن ثعلبة بن ميمون عن زرارة عن أبي جعفر عليه السلام عن أبيه عن جده [illegible]

[illegible]

النضري قال: سمعت عبد الملك بن أعين يسأل أبا عبد الله عليه السلام قال: فلم يزل يسأله حتى قال له: فهلك الناس إذاً؟ فقال: إي والله يابن أعين هلك الناس أجمعون. قلت: من في الشرق ومن في الغرب؟ قال: فقال إنها [إن بقوا] فتحت على الضلال. أي والله هلكوا إلا ثلاثة ثم لحق أبو ساسان وعمار وشتيرة وأبو عمرة فصاروا سبعة.

(١) ويقال له أبو عبد الله وكان يعرف بسلمان الخير وسلمان المحمدي، أصله من ((رامهرمز)) من

رجال الكشي

لأبي عمرو محمد بن عمر بن عبد العزيز الكشي

منشورات
مؤسسة الأعلمي للمطبوعات
بيروت - لبنان

حمدويه وإبراهيم ابنا نصير قالا: حدثنا محمد بن عثمان عن حنان بن سدير عن أبيه عن أبي جعفر عليه السلام قال: كان الناس أهل الردة بعد النبي إلا ثلاثة. فقلت: ومن الثلاثة؟ فقال: المقداد بن الأسود، وأبو ذر الغفاري، وسلمان الفارسي. ثم عرف

بقول شیعہ تحریف قرآن پر تقریباً دوہزار مستند روایات شاہد ہیں (نعمت اللہ جزائری، باقر مجلسی)

تحریف القران کی روایات بکثرت ہیں یہاں تک کہ نعمت اللہ جزائری نے اپنی تصنیفات میں کہا ہے جو کہ ان سے نقل کیا گیا ہے کہ وہ اخبار و روایات جو تحریف قرآن پر دلالت کرتی ہیں دوہزار سے بھی بڑھ کر ہیں ان روایات کو ایک جماعت نے روایات مشہور کہا ہے جن میں شیخ مفید، محقق داماد اور علامہ باقر مجلسی وغیرہ شامل ہیں بلکہ شیخ نے تو تبیان میں ان روایات کو دوہزار سے بھی زیادہ بتایا ہے اور ان کے متواتر ہونے کا دعوی ایک جماعت نے کیا ہے جن کا ذکر اس بحث کے آخر میں آرہا ہے جو کچھ لوگوں نے ان روایات پر بطور اعتراض کیے ہیں حالانکہ ایسے اعتراض انہیں کرنے نہیں چاہئیں تھے کیونکہ ایک تو وہ ضعیف ہیں دوسرے ان کی تعداد نہ ہونے کے برابر ہے تیسرے یہ کہ وہ جس مقصد کے لیے ذکر ہوئے اس پر دلالت نہیں کرتے اور چوتھے یہ کہ وہ اخبار مشہورہ کے خلاف ہیں تمہیں یہ بھی معلوم ہونا چاہئے کہ وہ روایات جو کہ ان حضرات نے تحریف قرآن کے ضمن میں پیش کی ہیں وہ ان کتابوں سے منقول ہیں جن پر ہمارے اہل تشیع اصحاب کا احکام شرعیہ اور آثار نبویہ کے ثابت کرنے کا دارومدار ہے

فصل الخطاب ص۱۹۹،۱۹۸

بالحكم التصور المتقدم وهي كثيرة جدا حتى قال السيد نعمة الله الجزائري في بعض مؤلفاته كما حكي عنه ان الاخبار الدالة على ذلك تزيد على الفي حديث وادعى استفاضتها جماعة كالمفيد والمحقق الداماد والعلامة المجلسي وغيرهم بل الشيخ ايضا صرح في التبيان بكثرتها بل ادعى تواترها جماعة يأتي ذكرهم في آخر البحث

فصل الخطاب

في تحريف كتاب رب الأرباب

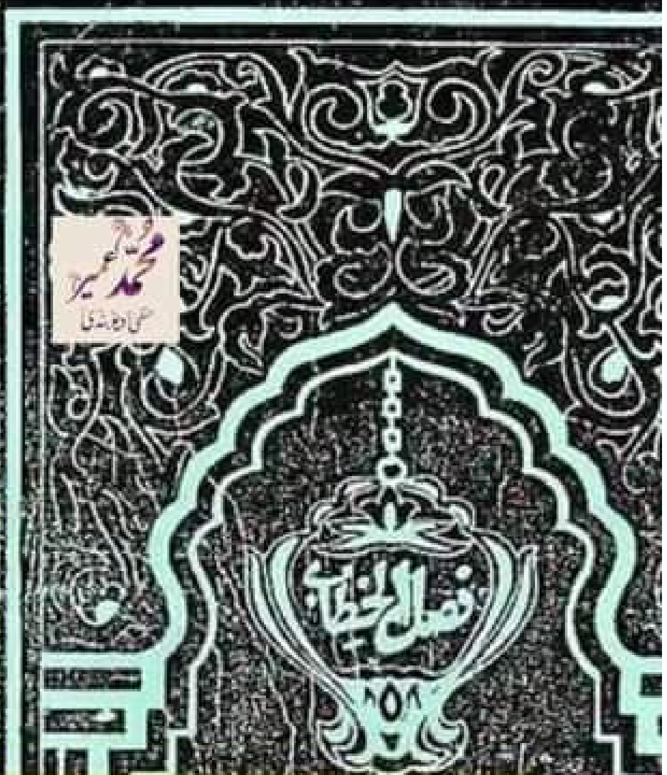
حسين بن محمد تقي النوري الطبرسي

بقول علامہ نوری طبرسی تحریف قرآن کا عقیدہ رکھنا ہی شیعہ کی نجات کے لئے کافی ہے

گنہگار بندہ حسین بن محمد تقی النوری الطبرسی اللہ تعالی اسے اپنے دروازے پر کھڑا ہونے والوں میں کرے اور اپنی کتاب سے تمسک کرنے والوں سے بنائے کہتا ہے کہ یہ کتاب بڑی لطیف اور گراں قدر ہے میں نے اس میں تحریف قرآن کا مسئلہ اور ظالموں کی برائیاں بیان کی ہیں اور اس کا نام رکھا ہے فصل الخطاب فی تحریف کتاب رب الارباب۔ میں نے اس میں تین مقدمات اور دو باب رکھے ہیں اور میں نے اس کتاب میں عجیب حکمتیں بیان کی ہیں جنہیں دیکھ کر آنکھیں ٹھنڈی ہوں گی اور میں خدا سے امید کرتا ہوں اس کی رحمت کی جس کے گنہگار لوگ منتظر ہیں کہ یہ کتاب مجھے قیامت کے دن نفع دے گی جس روز مال اور اولاد کچھ نفع نہ دیں گے

فصل الخطاب ص ۲

الى يوم ينفخ في الصور ويبعث من في القبور **وبعد** فيقول العبد المذنب المسيء حسين بن محمد تقي
النوري الطبرسي جعله الله تعالى من الواقفين ببابه المتمسكين بكتابه هذا كتاب لطيف وسفر شريف
عملته في اثبات تحريف القرآن وفضائح اهل الجور والعدوان وسميته فصل الخطاب في تحريف كتاب
رب الارباب وجعلت له ثلث مقدمات وبابين واودعت فيه من بدايع الحكمة ما تقر به كل عين وارجو
ممن ينتظر رحمته المسيئون ان ينفعني به في يوم لا ينفع مال ولا بنون **المقدمة الاولى** في ذكر ما



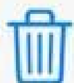
خالفتهای اینها با گفته های پیغمبر اسلام محتاج یک کتابست هر کس بخواهد مجملی
از آنرا ببیند بکتاب فصول المهمه تألیف علامهٔ بزرگوار السید شرف الدین العاملی
رجوع کند

۱. در آنموقع که پیغمبر خدا صلی الله علیه وآله درحال احتضار ومرض موت
ود جمع کثیری در محضر مبارکش حاضر بودند پیغمبر فرمود بیائید برای شما یک
چیزی بنویسم که هرگز ضلالت نبینید عمر بن الخطاب گفت (هجر رسول الله) واین
روایت را مورخین واصحاب حدیث از قبیل بخاری ومسلم واحمد باختلافی در لفظ
از نقل کردند وجملهٔ کلام آنکه این کلام یاوه از ابن خطاب یاوه سرا صادر شده است و
[illegible] تقابلت برای مسلم غیور کفایت میکند الحق خوب قدردانی کردند از پیغمبر خدا
که برای ارشاد وهدایت آنها آنهمه خون دل خورد وزحمت کشید انسان باشرف
دیندار [illegible] میداند روح مقدس این نور پاک باچه حالی پس از شنیدن این کلام از ابن
خطاب از این دنیا رفت واین کلام یاوه که از اصل کفر وزندقه ظاهر شده مخالف است
باآیاتی از قرآن کریم ـ سورهٔ نجم (آیهٔ ۳) وَ ما یَنطِقُ عَنِ الهَوی اِن هُوَ اِلّا
وَحیٌ یُوحی عَلَّمَهُ شَدیدُ القُوی ـ پیغمبر نطق نمیکند از روی هوای نفس کلام او
نیست مگر وحی خدائی که جبرئیل یا خدا باو تعلیم میکند و مخالف است با آیهٔ اطیعوا الله
واطیعوا الرسول و با آیهٔ وما آتیکم الرسول فخذوه وآیهٔ وما صاحبکم بمجنون و
[illegible] آن از آیات دیگر

از مجموع این مادهها معلوم شد مخالفت کردن شیخین از قرآن








EE 17:16 62%

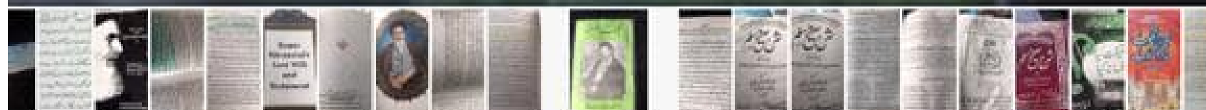
2 June
18:50

Edit

LIVE

کشف الأسرار











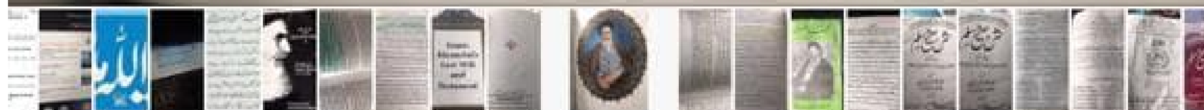


EE 17:18 59%

2 June
18:41

Edit

LIVE











EE 17:17 59%

2 June
18:40

Edit

LIVE

Imam Khomeini's Last Will and Testament













... wake up they will be pushed aside because this mass of millions has awakened to the ... of Islam and is always on the scene and, Allah willing, will implement these ideals and [in the process] the deviants and the critics will not be able to withstand the moving [and angry] flood of the people].

With conviction, I claim that the millions of masses of Iranian people are better [more committed ot Islam] than the people of Hijaz during the time of the Prophet S.A.W.A.W.S., and the people of Kufah and Iraq during the times of Ameer ul Mu'meneen ('Ali Ibn Abi Taleb) and Hossein Ibn 'Ali (S.A.). In Hijaz during the time of the Prophet (S.A.W.A.W.S.) Muslims did not obey the Prophet and, with various excuses, would not go to Jihad and Allah ta'ala has chastized them in Surah Taubah and promised them sufferings. These people said so many lies about the Prophet that, according to narrations, he cursed them on the Minbar. And then there are the people of Iraq and Kufah who mistreated Ameer ul Mu'meneen ('Ali Ibn Abi Taleb, A.S.) and disobeyed him so much that the complaints of the Hadrat ('Ali, A.S.) against them have been recorded in the books of tradition and history. Finally there are the Muslims of Iraq and Kufah who did what they did to the Lord of the martyrs (i.e. Hossein Ibn 'Ali, A.S.). Those among them that did not bloody their hands with [his] martyrdom itself either escaped the scene or sat still and did nothing and allowed that historic crime to take place. Today we are witnessing how the people of Iran, from the armed forces, Revolutionary Guards, the tribal militia and volunteers in the war front, and the people behind the front lines are making sacrifices enthusiatically and we see the electrifying acts of heroism they create. We witness how the people, all over the country, provide such valuable assistance [to the war]. We see how the families of the martyrs and those who have been hurt and injured by the War and their relatives encounter U.S. with such open and heroic faces, enthusiastic and reassurring dialogue and behavior. All this is the result of their love for Allah and their immense belief in Him, in Islam, and in the ever-lasting life. This is so even when they are neither in the presence of the Holy Prophet S.A.W.A.W.S. nor in the presence of the Ma'soom Imam, therefor, their motivation is their belief and certainty in the Unseen. This the secret of success in various dimension. Islam should be proud that it has raised such children and we are all honored to live in this day and age and in the pres-







